خصائصِ مرتضوی

(مترجم اردو)

تالیف

حافظ ابو عبد الرحمن احمد ابن شعیب
صاحب صحیح نسائی معروف بہ امام نسائی

مع ترجمہ

علامہ محمد انور الکشمیری صاحب فیض الباری علی صحیح البخاری

نسخهٔ خطّی کلام الله مجید منسوب به امیرالمؤمنین علی بن ابیطالب علیه السّلام

امام ابو عبد الرحمٰن نسائی

سنہ ۲۱۴ھ یا سنہ ۲۱۵ھ ..... متوفی ۳۰۳ھ

نام ونسب: آپ کا نام احمد اور ابو عبد الرحمٰن کنیت تھی، سلسلہ نسب یہ ہے، احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار بن نسائی الخراسانی۔ لیکن بعض نے احمد بن علی بن شعیب نام ذکر کیا ہے۔ یہ درست نہیں اس کے برعکس صحیح وہی ہے، جسے اکثر اصحاب الطبقات اور مورخین نے نقل کیا ہے۔

پیدائش: اصحاب الطبقات اور مورخین نے آپ کے سن پیدائش میں اختلاف کیا ہے۔ بعض نے سنہ ۲۱۴ھ اور بعض نے سنہ ۲۱۵ھ بیان کیا ہے اور بعض نے سنہ ۲۲۵ھ بھی ذکر کیا ہے۔ جیسا کہ مولانا ضیاء الدین صاحب نے شذرات اور حسن المحاضرہ کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔ لیکن شذرات کا حوالہ دینا درست نہیں، کیونکہ علامہ ابن العماد نے امام نسائیؒ کی وفات سنہ ۳۰۳ھ ذکر کرتے ہوئے کہا ہے ولہ ثمان وثمانون سنۃ اس لحاظ سے ان کی پیدائش سنہ ۲۲۵ھ میں کسی صورت میں بھی نہیں بنتی۔

محدث مبارکپوریؒ نے امام نسائیؒ سے نقل کیا ہے۔

یشبہ ان یکون مولدی فی سنہ ۲۱۵ ھ[6]

جس سے سنہ ۲۱۴ھ یا سنہ ۲۱۵ھ کا تردد بھی ختم ہو جاتا ہے، غالباً لفظ یشبہ ہی سے بعض نے ان کی پیدائش سنہ ۲۱۴ھ میں بتائی ہے۔ واللہ اعلم۔

وطن: امام نسائیؒ نے اگرچہ بعد میں مستقل سکونت مصر ہی میں اختیار کر لی تھی، لیکن آپ کی پیدائش خراسان کے مشہور شہر "نساء" میں ہوئی۔ جو حرف نون اور سین کی فتح کے ساتھ اور ہمزہ مقصورہ کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ اور کبھی عرب لوگ اس ہمزہ کو واؤ بدل کر نسبت کرتے وقت "نسوی" بھی کہا کرتے ہیں اور قیاس بھی یہی چاہتا ہے۔ لیکن مشہور نسائی ہے۔ (البستان)

رحلت وسفر: امام نسائیؒ کی ابتدائی تعلیم کا پتہ نہیں چل سکا، صرف آپ کے طلب حدیث کے لیے دور دراز کے اسفار کے تذکرے ملتے ہیں۔ جن میں حجاز، عراق، شام، جزائر اور خراسان شامل ہیں، آپ کا پہلا سفر خراسان کی طرف تھا وہاں کے مشائخ سے استفادہ کے بعد بغداد کو شرف ورود بخشا، وہاں امام قتیبہ کے پاس ایک سال دو ماہ رہے۔ لیکن اس رحلت کے سن میں اختلاف ہے محدث مبارکپوریؒ امام نسائیؒ سے نقل فرماتے ہیں:

ان رحلتی الی قتیبۃ کانت فی سنۃ خمس وثلاثین[1]۔

علامہ سبکی طبقات شافعیہ میں لکھتے ہیں:

---

[1] التذکرہ ص ۲۴۱/ج۲ طبقات الشافعیہ ص ۸۳/ج۲ بستان ص ۱۹۷ وغیرہ [2] البدایہ ص ۱۲۳ وفیات الاعیان ۱۲ [3] بستان البدایہ ۱۱ التذکرہ۔ التہذیب، طبقات شافعیہ وغیرہ [4] تذکرۃ المحدثین ص ۲۷۲ [5] شذرات ص ۲۳۹/ج۲ [6] مقدمہ تحفہ ص ۶۵ [7] مقدمہ تحفہ ص ۶۶ ومقدمہ نسائی ص ۲۱

رحل الی قتیبة وھو ابن خمسة عشرة سنة[2]۔

حافظ ابن کثیر آپ کی رحلت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔ (البدایہ ص ۱۲۳)

رحل الی الآفاق واشتغل بسماع الحدیث والاجتماع بالائمة الحذاق" البدایہ ص ۱۲۳ ج ۱۱

اساتذہ کے اوطان سے اسفار کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے، اور ان کے طبقات سے کچھ ترتیب بھی قائم کی جا سکتی ہے۔

شیوخ: امام نسائی کو جن مشائخ سے استفادہ کا موقع میسر ہوا ہے۔ ان میں امام محمد بن اسمٰعیل بخاری، امام ابو داؤد، امام احمد وابنہ عبد اللہ، الحارث بن مسکین، محمد عبد الاعلی، علی بن خشرم، ابراہیم بن یعقوب الجوزجانی، احمد بن بکار، عمرو بن زرارہ، محمد بن بشار، عمرو بن الفلاس، یعقوب بن ابراہیم الدورقی، عبد اللہ بن سعید الکندی عباس بن عبد العظیم العنبری، محمد بن المثنی، زیاد بن یحییٰ الحسانی، اسحٰق بن راہویہ، قتیبہ بن سعد، علی بن حجر، ہشام بن عمار خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

تلامذہ: امام نسائی کے حلقہ درس میں شریک ہونے والے اصحاب کو "امامت" کے سے ممتاز لقب کا شرف حاصل ہوا ہے آپ کے مشہور تلامذہ میں (۱) ابو القاسم طبرانی، (۲) حافظ ابو عوانہ (۳) امام ابو جعفر طحاوی (۴) امام ابو البشر الدولابی (۵) امام ابو جعفر عقیل (۶) امام ابراہیم بن محمد بن صالح (۷) ابو علی حسین بن محمد نیشاپوری (۸) حمزہ بن محمد الکنانی (۹) محمد بن عبد اللہ بن حیویہ (۱۰) حسن بن الخضر السیوطی (۱۱) ابو بکر السنی (۱۲) ابو بکر الحداد الفقیہ وغیرہم خاص نمایاں ہیں۔

مؤخر الذکر ابو بکر ابن الحداد المصری ایسے شخص ہیں، جنہوں نے امام نسائیؒ کے علاوہ کسی اور سے روایت نہیں کی امام دار قطنیؒ فرماتے ہیں۔

کان ابن الحداد کثیر الحدیث ولم یحدث عن غیر النسائی وقال جعلتہ حجة بینی وبین اللہ تعالیٰ ۱۲ (طبقات الشافعیہ ص ۱۱۳ ج ۲ التذکرہ ص ۲۲۳ البدایہ ص ۱۲۳ ج ۱۱)

علامہ سبکیؒ نے ۱۲ صفحات میں ابن الحداد کا ترجمہ پھیلایا ہے۔

قدرت نے امام نسائیؒ کو غیر معمولی قوت حفظ سے نوازا تھا۔ یہاں تک کہ علامہ ذہبیؒ نے انہیں امام مسلمؒ سے احفظ کہا ہے۔ علامہ سبکی لکھتے ہیں۔

حفظ و اتقان:

سالت شیخنا اباعبد اللہ الذہبی الحافظ وسألتہ ایھما احفظ مسلم بن الحجاج صاحب الصحیح او النسائی فقال النسائی" (طبقات الشافعیہ ص ۸۴ ج ۲)

علامہ سیوطیؒ نے آپ کو ان الفاظ سے خراج تحسین پیش کیا ہے۔

الحافظ احد الحفاظ المتقنین "حسن المحاضرہ ص ۱۴۰ ج ۱۔ تذکرة المحدثین ص ۳۷۳)

ابن یونس فرماتے ہیں:۔

کان النسائی اماما فی الحدیث ثقة ثبتا حافظا۔ (ہدایہ ص ۱۲۳)

اصحاب علم و کمال نے آپ کے علم کا اعتراف کیا ہے اور آپ کو مسلمانوں کا مقتدیٰ و امام تسلیم کیا ہے امام دار قطنی رقمطراز ہیں:۔

ابو عبد الرحمٰن مقدم علی کل من یذکر بھذا العلم من اھل عصرہ۔

التذکرہ، البدایہ، التہذیب، طبقات الشافعیہ")

---

[2] طبقات الشافعیہ ص ۸۴ ج ۲ التذکرہ ص ۲۱۹ ج ۲ :۔

حافظ ابو علی فرماتے ہیں :۔

"ھو الامام فی الحدیث بلا مدافعة"

امام حاکم ہامون مصری سے نقل کرتے ہیں:

خرجنا مع ابی عبد الرحمٰن الی طرسوس سنة للغدا[1] فاجتمع جماعة من مشائخ الاسلام واجتمع من الحفاظ عبد اللہ بن احمد بن حنبل ومحمد بن ابراھیم مربع وابو زاذان وکلیجة وغیرھم فتشاوروا من ینتقی[2] لھم علی الشیوخ فاجتمعوا علی ابی عبد الرحمٰن النسائی وکتبوا کلھم بانتخابه :۔ (معرفت علوم الحدیث ص۸۲)

ابن عدی کا بیان ہے کہ میں نے منصور فقیہ اور احمد بن محمد طحاوی سے سنا کہ وہ مسلمانوں میں سے یکتا ہیں۔ الغرض امام موصوف کے کمال وفضل کا اعتراف جملہ محدثین اور اصحاب الطبقات کے ہاں مسلم ہے ۔ حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں ۔

وکذلک اثنیٰ علیہ غیر واحد من الائمة وشھد واله بالفضل والتقدم فی ھذا الشان

(علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں)

ھو احذق بالحدیث وعلله ورجاله من مسلم والترمذی وابی داؤد وھو جار فی مضمار البخاری وابی زرعة ۔ (توضیح الافکار از امیر یمانی ج۱ ص۲۲)

ورع وتقویٰ:۔ امام نسائیؒ کی عملی زندگی کا اندازہ محمد بن المظفر کے اس قول سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے جسے علامہ ذہبیؒ نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے ۔

"سمعت مشائخنا بمصر یصفون اجتھاد النسائی فی العبادة باللیل والنھار وانه خرج الی الغزو مع امیر مصر فوصف فی شھامته واقامته السنن الماثورة فی فداء المسلمین واحترازه عن مجالس السلطان الذی خرج معه ۔ (التذکرہ)

ابن اثیر جامع الاصول میں فرماتے ہیں کہ امام نسائیؒ کے ورع وتقویٰ پر اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہوسکتی ہے ۔ کہ اپنے استاذ حارث بن مسکین سے انہوں نے جس حالت میں سماع کیا اس کو اسی انداز "یعنی قرأة علیه" وانا اسمع "سے بیان کیا ، دیگر مشائخ سے اخذ کردہ روایات کی طرح حدثنا واخبرنا کے الفاظ استعمال نہیں کیے ، اس کے بعد حافظ ابن اثیر نے اس کی دو وجہیں بیان کی ہیں ، کہ امام نسائیؒ اور امام الحارثؒ کے درمیان ناراضگی تھی اور دوسری وجہ یہ کہ ان کو شبہ ہوا تھا کہ شاید یہ بادشاہ کا جاسوس ہے ، کیونکہ ان کے سر پر بڑی ٹوپی اور بدن پر طویل جبہ تھا ، جس کی وجہ سے انہوں نے آپ کو اپنی مجلس میں نہ حاضر ہونے دیا ، زبان زد عام اگرچہ یہی ہے ، جو ابن اثیر نے نقل کیا ہے ۔ اس سے گو ہمیں من وجہ اتفاق ہے تاہم یہ محل نظر ہے ۔ کیونکہ الحارث بن مسکین سے ان لفظوں سے روایت کرنے میں صرف امام نسائی منفرد نہیں ہیں بلکہ امام ابوداؤدؒ بھی ان سے انہی الفاظ سے روایت کرتے ہیں ، چنانچہ کتاب الطب کے آخری ابواب میں اور کتاب السنہ کے باب (فذراری المشرکین) میں امام ابوداؤدؒ نے بھی قرئ علی الحارث بن مسکین کے الفاظ سے روایت کی ہے تو کیا انہیں بھی جاسوس قرار دیں گے یا استاد وشاگرد میں منافرت کا سبب قرار دیں گے ؟

چنانچہ صحیح وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ ان کی مجلس میں پڑھنے والا ان کا ایک ہی شاگرد ہوتا تھا ۔ بنا بریں دیگر تلامذہ قرئ علی الحارث بن مسکین کے الفاظ سے روایت بیان کرتے ، واللہ تعالیٰ اعلم :۔

---

[1] : بالاصل "النداء" محرف عن "الغداء" [2] : بالاصل "یفتی" کذا کما قال الاستاذ الدکتور السید معظم حسین فی تعلیقہ علی معرفة علوم الحدیث ۱۲

عادات و ازواج و اولاد :- امام صاحب کی چار بیویاں اور دو لونڈیاں تھیں، لیکن افسوس مؤرخین نے ان کی اولاد کا کوئی تذکرہ نہیں کیا، البتہ حافظ ابن حجرؒ نے آپ کے تلامذہ میں آپ کے بیٹے عبدالکریم نامی کا ذکر کیا ہے آپ بڑے خوش پوش اور اعلیٰ خوراک کے والدادہ تھے، تذکرہ نویسوں نے بیان کیا ہے کہ آپ روزانہ ایک مُرغ کھاتے اور اس کے بعد نبیذ پیتے، جس سے آپ کی معاشی و معاشرتی زندگی کا نمایاں ہونا واضح ہوتا ہے۔ ابن العماد کے بیان کے مطابق وہ نہایت شریف، رئیس، اور عظیم المرتبت شخصیت کے حامل تھے۔

تصانیف :-

امام صاحب کی جن تصانیف کا ہمیں علم ہو سکا ہے وہ ذیل میں درج کی جاتی ہیں :-

(۱) خصائص علی[1] (۲) فضائل صحابہ[2] (۳) مسند علی[3]
(۴) مسند مالک[4] (۵) کتاب التمیز[5] (۶) کتاب المدلسین[6]
(۷) کتاب الضعفاء والمشرکین (۸) کتاب الاخوہ (۹) مسند منصور بن رازان
(۱۰) مشیخۃ النسائی (۱۱) ما اغرب شعبہ علی سفیان وسفیان علی شعبہ (۱۲) اسماء الرواۃ[7]
(۱۳) مناسک حج

اس کا ذکر کرتے ہوئے علامہ جزری لکھتے ہیں:-

ولہ مناسک الفہا علی مذہب الشافعی (۱۴) کتاب الجرح والتعدیل

اس کا ذکر حافظؒ نے لسان میں متعدد مقامات پر کیا ہے ملاحظہ ہو (ص ۳۶۲، ج ۳۱۵/۳۰، ۳۲۲)

اور یہ کتاب کتاب الضعفاء سے علیحدہ ہے، چنانچہ موصوف غالب بن عبیداللہ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں۔

[1] التذکرہ وطبقات ص ۳/۳ [2] کشف الظنون ص ۹۵ [3] مفتاح السنہ ص ۳۱۵/۲ [4] مقدمہ طبع سلفیہ [5] جامع الاصول ص ۱۱۶/۹ [6] بستان ص ۱۹۷ مترجم [7] التذکرہ والبدایہ ص ۱۲۳/۱۱ ، کتاب الضعفاء ۱۳۲۵ھ میں ہندوستان سے مطبع انوار احمد سے کتاب الضعفاء امام بخاری امام مسلم کی کتاب المنفردات اور ابن ابی حاتم کی مراسیل کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔

قال النسائی فی الجرح والتعدیل لیس بثقۃ ولا یکتب وقال فی الضعفاء متروک الحدیث

(۱۵) السنن الکبریٰ (۱۶) السنن الصغریٰ المسمی بہ المجتبیٰ

(المجتبیٰ کی وجہ تسمیہ) امام صاحب کی جملہ تصانیف میں سب سے مشہور یہی المجتبیٰ ہے اصحاب شرح و حواشی جب کبھی اخرجہ النسائی کہتے ہیں تو یہی مراد ہوتی ہے اور اسے المجتبیٰ بھی کہا جاتا ہے، جب امام صاحب سنن کبریٰ کی تصنیف سے فارغ ہوئے تو امیر رملہ نے دریافت کیا کہ آپ کی یہ تصنیف تمام تر صحیح ہے تو آپ نے فرمایا نہیں اس میں صحیح اور حسن دونوں قسمیں موجود ہیں، اس امیر نے عرض کی کہ ان تمام احادیث میں جو صحت کے اعلیٰ درجے تک پہنچتی ہیں ان کو علیحدہ ایک مجموعہ کی شکل میں میرے لیے منتخب فرما دیجئے تو آپ نے المجتبیٰ جمع کی۔ (بستان ص ۱۹۷ مترجم)

احوال امام نسائی

مختصر حال امام نسائی کا یہ ہے کہ نام ان کا ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب صاحب سنن نسائی ہے۔ اپنے زمانہ کے مقتدا اور پیشوا تھے اور حدیث کے بڑے امام اور حافظ تھے اور ثقہ اور ثبت تھے۔ سنہ ۲۱۵ھ (دو سو پندرہ ہجری) میں مقام نسائی میں کہ ایک شہر ہے ملک خراسان میں پیدا ہوئے۔ خراسان اور عراق اور حجاز اور شام اور مصر وغیرہ شہروں کے علماء سے حدیث حاصل کی اور بہت لوگوں نے ان سے علم سیکھا، پہلے مصر میں رہتے تھے پھر اخیر عمر میں دمشق جا رہے۔ وہاں لوگوں نے ان سے پوچھا کہ آپ معاویہ کے حق میں کیا کہتے ہیں اور ان کی فضیلت میں کیا چیز وارد ہوئی ہے، کہا کہ میں اس کی فضیلت میں اس کے سوا کوئی حدیث نہیں جانتا کہ ما اشبع اللّٰہ بطنہ یعنی خدا اس کا پیٹ نہ بھرے۔ سو لوگوں نے ان کی نہایت بے عزتی کی اور ایسا پیٹا کہ مسجد سے باہر نکال دیا۔ پھر اسی مار کے سبب سے بیمار ہوئے اور کہا کہ مجھ کو مکہ کی طرف اٹھا لے چلو، سو لوگ ان کو مکہ کی طرف اٹھا لے گئے۔ سو اسی بیماری سے مکہ میں انتقال ہوا، وفات ان کی ماہ شعبان سنہ ۳۰۳ھ ہجری میں ہوئی اور قبر ان کی صفا اور مروہ کے درمیان ہے۔ انکی تصنیف کردہ متعدد کتابیں ہیں از آں جملہ سنن نسائی ہے کہ حدیث میں بڑی معتبر کتاب ہے اور از آں جملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضائل میں ہے کذا فی تہذیب الکمال واشعۃ اللمعات ووفیات۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ

اما بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح رہے کہ امام نسائی صاحب سنن نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل اور مناقب میں یہ کتاب تالیف کی ہے اور اس کا نام کتاب خصائص علی رض رکھا ہے لیکن چونکہ یہ کتاب عربی میں ہے اور ہر ایک کو اس کا سمجھنا مشکل ہے اس لیے جناب فیض مآب مولوی فقیر اللہ صاحب تاجر کتب لاہور نے فرمائش کی کہ اگر اس کتاب کا اردو زبان میں ترجمہ ہو جاوے تو نفع تام اور فائدہ عام ہو، لہٰذا حسب فرمائش جناب موصوف کے اس کتاب خصائص نسائی کا ترجمہ کیا گیا۔ خدائے تعالیٰ اس سے سب مسلمانوں کو فائدہ پہنچاوے آمین ثم آمین!

اور جاننا چاہیئے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل بہت بے شمار اور بے حد ہیں اور جو مناقب ان کے حدیث کی کتابوں میں مذکور ہیں زیادہ ہیں بہ نسبت مناقب اور اصحاب کے۔

امام نسائی نے کہا:

حضرت علیؓ کی نماز کا بیان

حدیث (۱)

اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَعْنِی ابْنَ الْمَهْدِیِّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ کُهَیْلٍ قَالَ سَمِعْتُ حَبَّةَ الْعُرَنِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ یَقُوْلُ اَنَا اَوَّلُ مَنْ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: امام نسائی نے کہا کہ خبر دی ہم کو محمد بن مثنے نے، اس نے کہا خبر دی ہم کو عبدالرحمن یعنی ابن مہدی نے، اس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہؓ نے، اس نے روایت کی سلمہ بن کہیل سے، اس نے کہا کہ میں نے حبہ عرنی سے سُنا، کہتا تھا کہ میں نے علیؓ سے سُنا فرماتے تھے کہ میں وہ شخص ہوں جس نے سب سے پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی یعنی میں سب سے پہلے اسلام لایا ہوں۔

حدیث (۲)

اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَنْبَانَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوَّلُ مَنْ صَلّٰی مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلِیٌّ رضؓ

ترجمہ: خبر دی ہم کو محمد بن مثنیٰ نے اس نے کہا خبر دی ہم کو عبدالرحمن نے اس نے کہا خبر دی ہم کو شعبہؓ نے، اس نے روایت کی عمر بن مرہ سے اس نے ابی حمزہؓ سے، اس نے زید بن ارقمؓ سے کہا کہ جس نے سب سے

پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی وہ علیؓ ہیں۔

اِس حدیث کے ناقلین کے اختلاف کا بیان

حدیث (۳)

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ غُنْدُرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِ ابْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضـ قَالَ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضـ۔

ترجمہ:۔ امام نسائیؒ نے کہا کہ خبر دی ہم کو محمد بن مثنے کے بیٹے نے، اس نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن جعفر نے اس نے روایت کی غندر سے اس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے، اس نے روایت کی عمرو بن مرہ سے، اس نے ابی حمزہ سے، اس نے زید بن ارقمؓ سے کہا کہ جو سب سے پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لایا وہ علیؓ ہیں۔

حدیث (۴)

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ مَوْلَى الْأَنْصَارِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رضـ يَقُوْلُ أَوَّلُ مَنْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ رضـ وَقَدْ قَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ أَسْلَمَ عَلِيٌّ رضـ

ترجمہ: خبر دی ہم کو عبداللہ بن سعید نے، اُس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ادریس نے، اُس نے کہا کہ سُنا میں نے ابا حمزہ غلام آزاد شدہ انصار سے، کہا، سُنا میں نے زید بن ارقمؓ سے، کہتے تھے کہ جس نے سب سے پہلے حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی وہ حضرت علیؓ ہیں اور دوسری جگہ میں کہا کہ جو سب سے پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لایا وہ علیؓ ہیں۔

حدیث (۵)

اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ خُثَیْمٍ عَنْ اَسَدِ بْنِ عُبَیْدَۃَ الْبَجَلِیِّ عَنْ یَحْیَی بْنِ عَفِیْفٍ عَنْ عَفِیْفٍ قَالَ جِئْتُ فِی الْجَاہِلِیَّۃِ اِلٰی مَکَّۃَ فَنَزَلْتُ عَلَی الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمَّا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَحَلَقَتْ فِی السَّمَاءِ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَی الْکَعْبَۃِ اَقْبَلَ شَابٌّ فَرَمٰی بِبَصَرِہٖ اِلَی السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْکَعْبَۃَ فَقَامَ مُسْتَقْبِلَہَا فَلَمْ یَلْبَثْ حَتّٰی جَاءَ غُلَامٌ فَقَامَ عَنْ یَمِیْنِہٖ فَلَمْ یَلْبَثْ حَتّٰی جَاءَتِ امْرَاَۃٌ فَقَامَتْ خَلْفَہُمَا فَرَکَعَ الشَّابُّ فَرَکَعَ الْغُلَامُ وَالْمَرْاَۃُ فَرَکَعَ الشَّابُّ فَرَفَعَ الْغُلَامُ وَالْمَرْاَۃُ فَخَرَّ الشَّابُّ سَاجِدًا فَسَجَدَ مَعَہٗ فَقُلْتُ یَا عَبَّاسُ اَمْرٌ عَظِیْمٌ فَقَالَ تَدْرِیْ مَنْ ہٰذَا الشَّابُّ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ہٰذَا ابْنُ اَخِیْ ہَلْ تَدْرِیْ مَنْ ہٰذَا الْغُلَامُ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ ہٰذَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ہٰذَا ابْنُ اَخِیْ ہَلْ تَدْرِیْ مَنْ ہٰذِہِ الْمَرْاَۃُ الَّتِیْ خَلْفَہُمَا فَقُلْتُ لَا قَالَ ہٰذِہٖ خَدِیْجَۃُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ زَوْجَۃُ ابْنِ اَخِیْ ہٰذَا حَدَّثَنِیْ اَنَّ رَبَّہٗ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَمَرَہٗ بِہٰذَا الَّذِیْ ہُوَ عَلَیْہِ وَلَا وَاللّٰہِ عَلٰی

ظَهرِ الْاَرْضِ كُلِّهَا اَحَدٌ عَلٰى هٰذَا الدِّيْنِ غَيْرُ هٰٓؤُلَآءِ الثَّلَاثَةِ.

ترجمہ:۔ خبر دی ہم کو محمّد بن عبید بن محمّد نے، اُس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن خثیم نے اسد بن عبیدہ سے، اس نے روایت کی یحییٰ بن عفیف سے، اس نے عفیف سے کہا کہ جاہلیت کے وقت میں مکہ میں آیا یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہونے سے پہلے اور عباس رضؓ بن عبد المطلب کے پاس اُترا، سو جب سورج بلند ہوا اور آسمان میں حلقہ کیا یعنی ظہر کا وقت ہوا اور میں کعبہ کی طرف دیکھتا تھا تو ایک جوان آیا اور آسمان کی طرف دیکھا پھر کعبہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوا، سو کچھ دیر نہ ہوئی کہ ایک لڑکا آیا اور اس کی داہنی طرف کھڑا ہوا، پھر کچھ دیر نہ ہوئی کہ ایک عورت آئی اور ان کے پیچھے کھڑی ہوئی۔ سو اس جوان نے رکوع کیا اور اس کے ساتھ اس لڑکے اور عورت نے بھی رکوع کیا پھر اس جوان نے رکوع سے سر اٹھایا اور لڑکے اور عورت نے بھی سر اُٹھایا، پھر وہ جوان سجدہ میں گرا اور اس کے ساتھ اُس لڑکے اور عورت نے بھی سجدہ کیا۔ سو میں نے کہا کہ اے عباس رضؓ یہ امر عظیم ہے یعنی بڑی عجب بات ہے کہ کبھی دیکھنے سُننے میں نہیں آئی۔ عباس رضؓ نے کہا، تو جانتا ہے یہ جوان کون ہے میں نے کہا نہیں۔ کہا یہ محمّد بن عبد اللہ بن عبد المطلب میرا بھتیجہ ہے۔ کیا تو جانتا ہے یہ لڑکا کون ہے، میں نے کہا نہیں۔ کہا یہ علی بن ابی طالب بن عبد المطلب میرا بھتیجہ ہے۔ کیا تو جانتا ہے یہ عورت کون ہے۔ میں نے کہا نہیں کہا یہ خدیجہ خویلد کی بیٹی میرے اس بھتیجے کی بی بی ہے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی، میرے اس بھتیجے نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ اس کا رب

رب آسمانوں اور زمین کا ہے اور یہ دین کہ وہ اس پر ہے اس کا حکم اسکے
رب نے اس کو کیا۔ قسم ہے خدا کی کہ تمام زمین پر ان تینوں کے سوا کوئی اس
دین پر نہیں۔

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ اسلام میں سب سے مقدم ہیں کہ وہ سب سے
پہلے اسلام لائے کہ اُس وقت حضرت خدیجہؓ کے سوا کوئی آدمی مسلمان نہ ہوا تھا۔

حدیث (۶)

أَنْبَانَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّهَاوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ
اللهِ بْنُ مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْمِنْهَالِ
بْنِ عَمْرٍو عَنْ عِبَادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رضؓ أَنَا
عَبْدُ اللهِ وَ اَخُوْرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاَنَا الصِّدِّيْقُ الْاَكْبَرُ لَا يَقُوْلُهَا ذٰلِكَ غَيْرِيْ اِلَّا كَاذِبٌ
صَلَّيْتُ قَبْلَ النَّاسِ سَبْعَ سِنِيْنَ

ترجمہ: خبر دی ہم کو احمد بن سلیمان زہادی نے، اس نے کہا حدیث بیان کی ہم
سے عبید اللہ بن موسیٰ نے، اس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علاد بن صالح
نے منہال بن عمرو سے، اس نے روایت کی عباد بن عبد اللہ سے، کہا کہ
حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کے رسول کا بھائی
ہوں اور میں صدیق اکبر ہوں میرے بعد کوئی یہ بات نہ کہے گا مگر جھوٹا۔
میں نے سات برس لوگوں سے پہلے نماز پڑھی۔

ف۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ اسلام میں سب سے مقدم ہیں کہ
سات برس پہلے اسلام لائے اور نماز پڑھی۔

حضرت علیؓ کی عبادت کا بیان

حدیث (۷)

اَنبَانَا عَلِیُّ بنُ المُنذِرِ الکُوفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو فُضَیلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الاَجلَحُ عَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ اَبِی الھُذَیلِ عَن عَلِیٍّ قَالَ مَا اَعرِفُ اَحَدًا مِن ھٰذِہِ الاُمَّۃِ عَبَدَ اللّٰہَ تَعَالٰی بَعدَ نَبِیِّھَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ غَیرِی عَبَدتُ اللّٰہَ قَبلَ اَن یَّعبُدَہٗ اَحَدٌ مِّن ھٰذِہِ الاُمَّۃِ تِسعَ سِنِینَ۔

ترجمہ: خبر دی ہم کو علی بن منذر کوفی نے، اُس نے کہا حدیث کی ہم سے ابو فضیل نے، اُس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اجلح نے اس نے روایت کی عبداللہ بن ابی ہذیل سے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اپنے سوا اس اُمّت میں کسی کو نہیں جانتا کہ میرے برابر خدا کی عبادت کی ہو کہ میں نے اللہ کی نو برس عبادت کی پہلے اس سے کہ عبادت کرے اس کی کوئی اس اُمت میں سے۔

حضرت علیؓ کے مرتبے کا بیان

حدیث (۸)

اَخبَرَنِی ھِلَالُ بنُ بِشرِ البَصرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِی مُوسٰی بنُ یَعقُوبَ قَالَ حَدَّثَنِی مُھَاجِرُ بنُ مسمار عَن عَائِشَۃَ بِنتِ سَعدٍؓ قَالَت سَمِعتُ اَبِی یَقُولُ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ

يَوْمَ الْجُحْفَةِ وَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي وَلِيُّكُمْ قَالُوا صَدَقْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَرَفَعَهَا فَقَالَ هٰذَا وَلِيِّي وَالْمُؤَدِّي عَنِّي وَإِنَّ اللهَ مُوَالِي مَنْ وَالَاهُ وَمُعَادِي مَنْ عَادَاهُ۔

ترجمہ:۔ خبر دی مجھ کو ہلال بن بشر بصری نے، اس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خالد نے، اس نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے موسیٰ بن یعقوب نے، اس نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے مہاجر بن سمکد نے، اس نے روایت کی عائشہ بنت سعد سے، اس نے کہا، سنا میں نے اپنے باپ سے کہتا تھا سنا میں نے حضرت صلعم سے جحفہ (ایک جگہ کا نام ہے دو میل مکہ سے) کے دن، اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑا سو خدا کی تعریف کی ثنا کی پھر فرمایا کہ اے لوگو! میں تمہارا دوست ہوں، لوگوں نے عرض کی کہ یا حضرتؐ آپ نے سچ فرمایا۔ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا اور فرمایا کہ یہ میرا دوست ہے اور میری طرف سے احکام الٰہی پہونچانے والا ہے سو جو علیؓ کو دوست رکھے اللہ اس کو دوست رکھتا ہے اور جو اس کو دشمن رکھے اللہ اس کو دشمن رکھتا ہے۔

حدیث (۹)

أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ أَنْبَأَنَا مُسْهِرُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عِيْسَى بْنِ عُمَرَ وَعَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

کے ساتھ گئے (یعنی یس کفار سے لڑے اور ان کے لڑکے اور عورتیں بندی پکڑے) سو علی رضؓ نے بندی میں سے ایک لونڈی کو لے لیا۔ سو لوگوں نے اس پر انکار کیا اور اصحاب میں سے چار آدمی نے آپس میں عہد کیا کہ جب ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملیں تو علی کی شکایت کریں گے اور جو کچھ اس نے کیا آپ کو اس کی خبر دیں گے۔ اور دستور تھا کہ جب مسلمان جنگ وغیرہ سے پھرتے تھے تو پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آتے تھے اور آپ کو سلام کہتے تھے پھر اپنے گھروں کی طرف جاتے تھے سو جب لشکر آیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور ان چار میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یا حضرتؐ آپ کو معلوم نہیں کہ علی رضؓ نے ایسا ایسا کیا، سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیرا، پھر دوسرا کھڑا ہوا اور اس نے بھی اسی طرح کہا پھر تیسرا کھڑا ہوا اور اس نے بھی اسی طرح کہا پھر چوتھا کھڑا ہوا اور اس نے بھی اسی طرح کہا، سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف متوجہ ہوئے اس حال میں آپؐ کے چہرہ سے غصہ معلوم ہوتا تھا، فرمایا کہ تم علی رضؓ سے کیا ارادہ رکھتے ہو کہ علی مجھ سے ہے اور میں اس سے اور وہ دوست ہے ہر ایمان دار کا پیچھے میرے۔

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ وَلِيُّكُمْ مُرْتَضًى مِّنْ بَعْدِيْ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا بیان کہ علی رضؓ تمہارا دوست میرے

اور پسندیدہ ہے پیچھے میرے ۔

حدیث (٩٠)

حَدَّثَنَا (اَخبرنا) اَحْمَدُ بْنُ شُعَیبٍ قَالَ اَخْبَرنَا وَاصِلُ
ابْنُ عَبْدِ الْاَعْلَی الْکُوْفِیُّ عَنْ اَبِی فُضَیلٍ (ابن فضیل)
عَنِ الْاَصْلِحِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ
بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْیَمَنِ
مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ وَبَعَثَ عَلِیًّا عَلٰی جَیْشٍ اٰخَرَ وَقَالَ
اِنِ الْتَقَیْتُمَا فَعَلِیٌّ کَرَّمَ اللهُ وَجْهَهٗ عَلَی النَّاسِ
وَاِنْ تَفَرَّقْتُمَا فَکُلٌّ وَّاحِدٍ مِّنْکُمَا عَلٰی حِدَۃٍ فَلَقِیْنَا
بَنِیْ زُبَیْدٍ مِنْ اَهْلِ الْیَمَنِ وَظَهَرَ الْمُسْلِمُوْنَ
عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ فَقَاتَلْنَا الْمُقَاتِلَۃَ وَسَبَیْنَا الذُّرِّیَّۃَ
فَاصْطَفٰی عَلِیٌّ جَارِیَۃً لِّنَفْسِہٖ مِنَ (منهن) السبی
فَکَتَبَ بِذٰلِکَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَنَالَ مِنْهُ قَالَ فَدَفَعْتُ
الْکِتَابَ اِلَیْہِ وَنِلْتُ مِنْ عَلِیٍّ فَتَغَیَّرَ (وَجْہُ رَسُوْلِ
اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) وَجْهُهٗ اَیِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ هٰذَا مَکَانُ الْعَائِذِ بَعَثْتَنِیْ
مَعَ رَجُلٍ وَّاَلْزَمْتَنِیْ بِطَاعَتِہٖ فَبَلَّغْتُ مَا اُرْسِلْتُ
بِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (لِیْ لَا
تَبْغُضَنَّ) یَا بُرَیْدَۃُ فِیْ عَلِیٍّ فَاِنَّ عَلِیًّا مِّنِّیْ وَاَنَا
مِنْهُ وَهُوَ وَلِیُّکُمْ بَعْدِیْ ۔

ترجمہ :- بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو
خالد بن ولید کے ساتھ یمن کی طرف بھیجا اور علی رضؓ کو دوسرے لشکر
پر سردار کر کے بھیجا اور فرمایا کہ جب دونوں لشکر مل جاؤ تو علیؓ سردار
ہیں سب لوگوں کے اور اگر تم جُدے جُدے رہو تو تم دونوں میں ہر
ایک جُدا جُدا سردار ہے، سو ملے ہم بنی زبید کو اہل یمن میں سے یعنی
اس نے مقابلہ کیا سو مسلمان مشرکوں پر غالب ہوئے سو ہم نے بڑوں
کو قتل کیا اور چھوٹوں کو قید کیا اور علیؓ نے اپنے لئے بندی میں سے
ایک لونڈی چُن لی۔ سو خالد بن ولید نے یہ بات حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی طرف لکھی اور حکم کیا مجھ کو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
پہونچاؤں، اس نے کہا سو میں نے وہ خط حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس پہونچایا اور علیؓ کی شکایت کی سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
چہرہ متغیر ہوا، میں نے عرض کی پناہ مانگتا ہوں پیغمبر کے غضب سے
آپ نے مجھ کو ایک مرد کے ساتھ بھیجا تھا اور اس کی فرمانبرداری مجھ پر
لازم کی تھی، سو پہونچائی میں نے وہ چیز کہ بھیجا گیا تھا میں ساتھ
اس کے، سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بریدہ علیؓ کی
شکایت نہ کر اس واسطے کہ نفر علی مجھ سے ہے اور میں اس سے
اور وہ دوست ہے تمہارا بعد میرے۔

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي

یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا بیان کہ جس نے علیؓ کو

بڑا کہا اس نے مجھ کو بُرا کہا:

حدیث (۹۱)

اَنبَانَا اَحمَدُ بنُ شُعَیبٍ قَالَ اَخبَرَنَا العَبَّاسُ بنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِیُّ قَالَ حَدَّثَنِی یَحیَی بنُ (زَکَرِیَّا) اَبِی بُکَیرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسرَائِیلُ عَن اَبِی اِسحَاقَ عَن اَبِی عَبدِ اللّٰہِ الجَدَلِیِّ قَالَ دَخَلتُ عَلَی اُمِّ سَلَمَۃَ رضؓ فَقَالَت اَتَسُبُّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَقُلتُ سُبحَانَ اللّٰہِ اَو مَعَاذَ اللّٰہِ قَالَت سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ مَن سَبَّ عَلِیًّا فَقَد سَبَّنِی۔

ترجمہ:۔ عبداللہ جدلی سے روایت ہے کہ میں حضرت ام سلمہؓ کے پاس آیا سو اس نے کہا کہ تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا کہتا ہے میں نے کہا اللہ پاک ہے یا کہا کہ پناہ مانگتا ہوں میں اللہ سے، امّ سلمہؓ نے کہا کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے فرماتے تھے جس نے علیؓ کو بڑا کہا اس نے مجھ کو بُرا کہا۔

ف۔ مقتضا اس حدیث کا یہ ہے کہ ہو بُرا کہنا علی کا کفر، اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ محمول ہے وعید پر۔

حدیث (۹۲)

اَنبَانَا اَحمَدُ بنُ شُعَیبٍ قَالَ اَخبَرَنَا عَبدُ الاَعلٰی ابنُ وَاصِلِ بنِ عَبدِ الاَعلٰی الکُوفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَعفَرُ بنُ عَونٍ عَن (سعد) شَقِیقِ بنِ اَبِی عَبدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِی جَعفَرُ بنُ اَبِی بَکرٍ (ابو بکر بن خالد بن عرفطۃ)

قَالَ رَاَیْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ بِالْمَدِیْنَةِ

فَقَالَ ذُكِرَ لِیْ اَنَّكُمْ لَتَسُبُّوْنَ عَلِیًّا قُلْتُ قَدْ فَعَلْنَا

قَالَ لَعَلَّكَ سَبَبْتَهٗ قُلْتُ مَعَاذَ اللهِ قَالَ لَا تَسُبَّهٗ فَلَوْ

وُضِعَ الْمِنْشَارُ عَلٰی مِفْرَقِیْ لَا اُسُبُّ عَلِیًّا

مَا اَسُبُّهٗ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّرْغِیْبُ لِمُوَالَاتِهٖ وَالتَّرْهِیْبُ

عَنْ مُعَادَاتِهٖ۔

ترجمہ:۔ جعفر بن ابی بکر سے روایت ہے کہ میں نے سعد بن مالک کو مدینہ میں دیکھا سو سعد نے کہا کہ کسی نے مجھ سے ذکر کیا کہ مقرر تم علیؓ کو برا کہتے ہو میں نے کہا کہ بیشک ہم برا کہتے ہیں، شاید کہ تو نے اس کو گالی دی ہو میں نے کہا کہ پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے اس سے سعدؓ نے کہا برا نہ کہو علی کو، اگر آرہ میری چوٹی پر رکھا جائے اس پر کہ برا کہوں علی کو تو نہ برا کہوں میں اس کو بعد اس کے کہ سنا میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رغبت دلانا بیچ دوستی اس کی کے اور ڈرانا دشمنی اس کی سے۔

حدیث (۹۳)

اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ

هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَغْدَادِیُّ الْجَبَالِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا

مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ حَدَّثَنَا فِطْرُ (مطرف) بْنُ

خَلِیْفَةَ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاؤدَ قَالَ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا فِطْرُ (مطرف)

عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ قَالَ جَمَعَ عَلِیٌّ النَّاسَ
فِی الرَّحْبَةِ فَقَالَ اُنْشِدُ بِاللّٰهِ کُلَّ امْرِیٍٔ مَا سَمِعَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ (قَالَ) فِی غَدِیْرِ
خُمٍّ فَقَامَ اُنَاسٌ فَشَهِدُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ غَدِیْرِ خُمٍّ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ
اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ اَخَذَ
بِیَدِ عَلِیٍّ فَقَالَ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ
وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ قَالَ اَبُوالطُّفَیْلِ
فَخَرَجْتُ وَفِیْ نَفْسِیْ مِنْهُ شَیْئٌ فَلَقِیْتُ زَیْدَ بْنَ
اَرْقَمَ رض اَخْبَرْتُهُ فَقَالَ مَا تُنْکِرُ (وَمَا تَشْکُو) اَنَا
سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَاللَّفْظُ لِاَبِیْ دَاؤدَ۔

ترجمہ:۔ عامر بن واثلہ رض سے روایت ہے کہ حضرت علی رض نے ایک جگہ لوگ
جمع کیے اور کہا کہ میں قسم دیتا ہوں اللہ کی ہر مرد کو سنا ہو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے بیچ غدیر خم کے جو کچھ کہ سنا
ہو، سو کئی لوگ کھڑے ہوئے اور گواہی دی کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے غدیر خم (ایک جگہ کا نام ہے تین کوس جحفہ سے مکہ اور مدینہ
کے) کے دن فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ میں نزدیک تر اور دوست تر
ہوں ساتھ مومنوں کے ان کے نفسوں سے اور آپ کھڑے تھے
پھر علی رض کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ جس کا میں دوست ہوں اس کا علی رض
بھی دوست ہے الٰہی دوست رکھ اس شخص کو کہ دوست رکھے علی رض کو

اور دشمن رکھ اس کو کہ دشمن رکھے اس کو۔ ابوطفیل نے کہا کہ میں نکلا اس حال میں کہ میرے دل میں علیؓ کی طرف سے کوئی چیز تھی کہ آیا یہ حدیث ٹھیک ہے یا نہیں سو میں زید بن ارقم سے ملا اور میں نے اس کو اس کی خبر دی، زید نے کہا کہ کیا تو انکار کرتا ہے، میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے اور لفظ ابوداؤد کا ہے۔

حدیث (۹۴)

أَنبَانَا أَحمَدُ بنُ شُعَيبٍ قَالَ أَخبَرَنِي أَبُو عَبدِ الرَّحمٰنِ زَكَرِيَّا بنُ يَحيَى السَّجِستَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ الرَّحِيمِ قَالَ أنبَانَا إِبرَاهِيمُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعنٌ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بنِ يعقوب الْمُهَاجِرِينَ سَمَارٍ (مسمار) عَن عَائِشَةَ بِنتِ سَعدٍ وَعَامِرِ بنِ سَعدٍ عَن سَعدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَقَالَ أَمَّا بَعدُ أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنِّي وَلِيُّكُم قَالُوا صَدَقتَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَرَفَعَهَا ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَلِيِّي وَالْمُؤَدِّي عَنِّي وَالِ اللّٰهُمَّ مَن وَالَاهُ وَعَادِ اللّٰهُمَّ مَن عَادَاهُ۔ (وَالِ الله مَن وَالاه وعاد الله)

ترجمہ:۔ سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا سو فرمایا کہ — بعد حمد و صلوٰۃ کے اے لوگو! پس میں تمہارا دوست ہوں، اصحاب نے عرض کی آپ نے سچ کہا ہے، پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کا ہاتھ پکڑا اور ان کو اٹھایا پھر فرمایا یہ دوست میرا ہے اور میری طرف سے پیغام الٰہی پہونچانے والا ہے

الٰہی دوست رکھ اس شخص کو کہ دوست رکھے علی رض کو اور دشمن رکھ اس کو کہ دشمن رکھے علی رض کو۔

حدیث (۹۵)

اَنبَانَا اَحمَدُ بنُ عُثمَانَ (البَصرِیُّ اَبُو الجَوزَا قَالَ اَخبَرَنَا ابنُ عَثمَۃَ بِنتِ سَعدٍ عَن سَعدٍ) قَالَ حَدَّثَنَا ابنُ عُیَینَۃَ وَھُوَ ھدبنِ خَالِدِ البَصرِیُّ عَن عَائِشَۃَ بِنتِ سَعدٍ عَن سَعدٍ رض قَالَ اَخَذَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ بِیَدِ عَلِیٍّ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰہَ تَعَالیٰ وَاَثنیٰ عَلَیہِ ثُمَّ قَالَ اَلَستُم تَعلَمُونَ (ن۔ اَلَم تَعلَمُونَ) اِنِّی اَولیٰ بِکُم مِّن اَنفُسِکُم قَالُوا نَعَم صَدَقتَ یَارَسُولَ اللّٰہِ ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِ عَلِیٍّ فَرَفَعَھَا وَقَالَ مَن کُنتُ مَولَاہُ فَھٰذَا وَلِیُّہٗ وَ اِنَّ اللّٰہَ یُوَالِی مَن وَّالَاہُ وَ یُعَادِی مَن عَادَاہُ۔

ترجمہ:۔ سعد رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رض کا ہاتھ پکڑا اور خطبہ پڑھا اور خدا کی تعریف کی اور ثنا کہی پھر فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ میں نزدیک تر ہوں ساتھ تمہارے نفسوں تمہارے سے۔ اصحاب نے عرض کی کہ ہاں یا حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے سچ فرمایا، پھر آپ نے علی رض کا ہاتھ پکڑا اور ان کو اٹھایا اور فرمایا کہ جس کا میں دوست ہوں اس کا علی رض بھی دوست ہے اور بیشک اللہ دوست رکھتا ہے اس شخص کو کہ دوست رکھے علی رض کو اور دشمن رکھتا ہے اس کو کہ دشمن رکھے علی کو۔

حدیث (۹۶) اَنبَانَا اَحمَدُ بنُ شُعَیبٍ قَالَ اَخبَرَنَا

زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ
اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ مُهَاجِرِ بْنِ سِمَارٍ (مِسْمَارٍ) قَالَ
اَخْبَرَنِيْ عَائِشَةُ بِنْتُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَرِيْقِ
مَكَّةَ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ اِلَيْهَا فَلَمَّا بَلَغَ غَدِيْرَ خُمٍّ وَقَفَ
النَّاسَ ثُمَّ رَدَّ مَنْ مَضٰى وَلَحِقَهٗ مَنْ تَخَلَّفَ فَلَمَّا
اجْتَمَعَ النَّاسُ اِلَيْهِ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ هَلْ بَلَّغْتُ
قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ يَقُوْلُهَا
ثُمَّ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ وَلِيُّكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
اَعْلَمُ ثَلٰثًا ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَاَقَامَهٗ فَقَالَ مَنْ
كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلِيَّهٗ فَهٰذَا وَلِيُّهٗ اَللّٰهُمَّ وَالِ
مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ ۔

ترجمہ:۔ سعدؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ مکے کی راہ میں تھے اس حال میں کہ آپؐ مکہ کی طرف
جاتے تھے سو جب آپؐ غدیر خم (ایک بستی کا نام ہے) میں پہنچے
تو لوگوں کو ٹھہرا لیا پھر جو آگے بڑھا تھا اس کو آپ نے پھیرا اور جو
پیچھے تھا وہ آپ کو آملا، سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس
سب لوگ جمع ہوئے تو فرمایا اے لوگو! کیا میں نے خدا کا پیغام
پہونچایا۔ لوگوں نے عرض کی ہاں بیشک آپ نے فرمایا۔ الٰہی گواہ ہو
یہ کلمہ آپ نے تین بار فرمایا، پھر فرمایا، اے لوگو! کون ہے دوست
تمھارا لوگوں نے عرض کی خدا اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔

تین بار آپ نے فرمایا پھر علیؓ کا ہاتھ پکڑا اور اسے کھڑا کیا اور فرمایا جس کا اللہ اور رسول دوست ہے اس کا علی بھی دوست ہے الٰہی دوست رکھ اس کو کہ دوست رکھے علیؓ کو اور دشمن رکھ اس کو کہ دشمن رکھے علیؓ کو۔

ذِكْرُ التَّرْغِيبِ فِي حُبِّ عَلِيٍّ ؓ وَذِكْرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ أَحَبَّهُ وَذِكْرُ دُعَائِهِ عَلَى مَنْ أَبْغَضَهُ

حضرت علیؓ کی محبت رکھنے کی ترغیب کا بیان اور بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعا کرنے کا واسطے اس شخص کے علیؓ کو دوست رکھے اور بد دعا کرنے کا واسطے اس کے کہ اس کو دشمن رکھے:——

حدیث (۹۷)

أَنْبَأَنَا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ (ابراهيم) بْنِ رَاهَوَيْهِ قَالَ أَنْبَأَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ عَبْدُ الْجَلِيلِ بْنُ عَطِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ لَمْ يَكُنْ (الم احد) مِنَ النَّاسِ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حَتّٰى أَحْبَبْتُ رَجُلًا مِّنْ قُرَيْشٍ لَا أُحِبُّهُ إِلَّا عَلٰى بُغْضِ عَلِيٍّ فَبَعَثَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ عَلٰى خَيْلٍ فَصَحِبْتُهُ وَمَا صَحِبْتُهُ إِلَّا عَلٰى بُغْضِ عَلِيٍّ فَأَصَابَ سَبْيًا

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ عِنْدَہٗ طَائِرٌ فَقَالَ اللّٰھُمَّ ائْتِنِیْ بِاَحَبِّ خَلْقِكَ بِاَکْلِ مَعِیْ ھٰذَا الطَّائِرَ فَجَاءَ اَبُوْبَکْرٍ وَّجَاءَ عُمَرُ ثُمَّ جَاءَ عَلِیٌّ فَاَذِنَ لَہٗ۔

ترجمہ: خبر دی ہم کو زکریا بن یحییٰ نے اُس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسین بن حماد نے، اس نے کہا خبر دی ہم کو مسہر بن عبد الملک نے، اس نے روایت کی عیسیٰ بن عمرو سے، اس نے سدی سے، اس نے انس رضؓ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جانور پرندہ بھنا ہوا یا پکّا ہوا تھا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی دُعا کی کہ الٰہی لا میرے پاس وہ شخص کہ تجھ کو بہت پیارا ہو سب خلقت سے کہ وہ میرے ساتھ یہ جانور کھاوے سو پہلے حضرت ابو بکر رضؓ آئے پھر حضرت عمرؓ آئے پھر حضرت علیؓ آئے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو آنے کے لیے اذن دیا یعنی پہلے دونوں صاحبوں کو اندر آنے کا اذن نہ دیا شاید وہ پلٹ گئے ہوں گے۔

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رضؓ خدا کے نزدیک سب خلق سے پیارے ہیں لیکن مراد تمام خلق علی العموم نہیں اس لیے کہ محبوب تر سب خلق سے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں بلکہ مراد اس سے محبوب ہونا ان کا بعض وجوہ سے ہے اور افضیلت باعتبار شرط ثواب کے منافات نہیں رکھتی، اور ایک حدیث میں آیا ہے ما طلعت الشمس علی خیر من عمر اور مسئلہ انضیلت کا ظنی ہے پس تنگی کرنے کی کچھ ضرورت نہیں۔

حدیث (۱۰)

اَنْبَاَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ الْبَلْخِیُّ وَھِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ بُکَیْرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ

فَكَتَبَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبْعَثَ
اِلَيْهِ مَنْ يُّخَمِّسُهٗ فَبَعَثَ اِلَيْنَا عَلِيًّا وَّ فِي السَّبْيِ
وَصِيْفَةٌ مِنْ اَفْضَلِ السَّبْيِ فَلَمَّا خَمَّسَهٗ صَارَتْ
فِي الْخُمُسِ ثُمَّ خَمَّسَ فَصَارَتْ فِيْ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَمَّسَ فَصَارَتْ فِيْ اٰلِ عَلِيٍّ
فَاَتَانَا وَرَاْسُهٗ يَقْطُرُ فَقُلْنَا مَا هٰذَا فَقَالَ اَلَمْ تَرَوْا
اِلَى الْوَصِيْفَةِ صَارَتْ فِي الْخُمُسِ ثُمَّ صَارَتْ فِيْ اَهْلِ بَيْتِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَارَتْ فِيْ اٰلِ عَلِيٍّ
فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا فَكَتَبَ وَبَعَثَنِيْ مُصَدِّقًا لِكِتَابِهٖ اِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَدِّقًا لِّمَا قَالَ فِيْ عَلِيٍّ
فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ عَلَيْهِ صِدْقًا وَّ يَقُوْلُ صَدَقَ فَاَمْسَكَ
بِيَدِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَتُبْغِضُ
عَلِيًّا فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لِيْ لَا تُبْغِضْهُ وَاِنْ كُنْتَ تُحِبُّهٗ
فَازْدَدْ لَهٗ حُبًّا فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَنَصِيْبُ اٰلِ عَلِيٍّ
فِي الْخُمُسِ اَفْضَلُ مِنْ وَّصِيْفَةٍ فَمَا كَانَ اَحَدٌ بَعْدَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبَّ (اَفْضَلَ)
اِلَيَّ مِنْ عَلِيٍّ رض قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ وَاللّٰهِ مَا كَانَ
فِي الْحَدِيْثِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
غَيْرُ اَبِيْ۔

ترجمہ :۔ بریدہ سے روایت ہے کہ نہ تھا کوئی لوگوں میں سے زیادہ تر
دشمن میرے نزدیک علیؓ سے یہاں تک کہ دوست رکھتا تھا میں ایک

مرد کو قریش میں سے یعنی خالد کو، نہ دوست رکھتا تھا میں اس کو مگر
اوپر دشمنی علی رضؓ کے یعنی اس واسطے کہ وہ بھی علی رضؓ کو دشمن رکھتا تھا
سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد کو ایک لشکر پر سردار کر کے
بھیجا سو میں اس کے ساتھ ہوا اور نہ ساتھ ہوا میں ان کے مگر اوپر
دشمنی علی رضؓ کے سو اس نے کافروں کی عورتیں بندی پکڑیں اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لکھا کہ آپ کسی کو اس کی طرف بھیجیں کہ اس
میں سے پانچواں حصہ لے یعنی وہ پانچواں حصہ کہ خدا اور رسول صلعم کا
حق ہے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے پاس علی رضؓ کو بھیجا اور بندیوں
میں سے ایک لونڈی تھی کہ وہ سب بندیوں سے زیادہ خوبصورت تھی
سو جب حضرت علی رضؓ نے پانچواں حصہ اس سے نکالا تو وہ لونڈی اسی
پانچویں حصہ میں آئی پھر اس پانچویں میں سے پانچواں حصہ نکالا سو وہ
لونڈی اہل بیت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچویں حصہ میں آئی،
پھر اسمیں سے پانچواں حصہ نکالا سو وہ لونڈی آلِ علی رضؓ کے پانچویں حصہ
میں آئی۔ سو علی رضؓ ہمارے پاس آئے اس حال میں کہ ان کے سر سے
پانی ٹپکتا تھا ہم نے کہا کہ یہ کیا معاملہ ہے علی رضؓ نے کہا کہ کیا تم نہیں
دیکھتے کہ وہ لونڈی خدا اور رسول کے پانچویں حصہ میں آئی پھر اہلبیت
کے خمس میں آئی پھر آل علی رضؓ کے خمس میں آئی سو میں نے اس
سے جماع کیا پھر غسل کیا یعنی پس اس واسطے میرے سر سے
پانی ٹپکتا ہے سو اس مرد نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
خط لکھا اور مجھ کو اپنے خط کی تصدیق کے لئے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس بھیجا اس حال میں کہ میں تصدیق کرنے والا تھا واسطے

اس چیز کے کہ کہا علیؓ کے حق میں سو میں نے علیؓ پر سچ سچ کہنا شروع کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ سچ کہا اس نے یعنی حضرت علیؓ نے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ کیا تو علیؓ کو دشمن رکھتا ہے میں نے کہا کہ ہاں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علیؓ کو دشمن نہ رکھ اور اگر تو اس کو دوست رکھتا ہو تو اس سے محبت زیادہ کر۔ سو قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ علیؓ کی آل کا حصہ خمس میں سے افضل ہے لونڈی سے یعنی اگر لونڈی سے کوئی چیز افضل نہیں تو بھی درست ہے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میرے نزدیک علیؓ سے کوئی محبوب تر نہیں تھا۔ عبداللہ بن بریدہ نے کہا کہ اس حدیث میں میرے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان میرے باپ کے سوا کوئی نہ تھا۔

حدیث (۹۸)

اَنبانا اَحمَدُ بنُ شُعَیبٍ قَالَ اَخبَرَنَا الحُسَینُ بنُ حُرَیثٍ المَروَزِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا الفَضلُ بنُ مُوسیٰ عَنِ الاَعمَشِ عَن اَبِی اِسحَاقَ عَن سَعِیدِ بنِ وَھبٍ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجھَہٗ فِی الرُّحبَۃِ اُنشُدُ بِاللّٰہِ مَن سَمِعَ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَومَ غَدِیرِ خُمٍّ یقول ان اللّٰہ ورسولہ (اللّٰہُ وَلِیِّی وَاَنَا) وَلِیُّ المُؤمِنِینَ وَمَن کُنتُ وَلِیَّہٗ فَھٰذَا وَلِیُّہٗ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَن وَالَاہُ وَعَادِ مَن عَادَاہُ وَانصُر مَن نَصَرَہٗ قَالَ فَقَالَ

سعید قام (قَالَ سَعِیْدٌ فَقَامَ) اِلَی جَنْبِیْ سِتَّۃٌ وَّ
قَالَ زَیْدُ بْنُ یُثَیْعٍ (مثیغ) قَامَ مَنْ عِنْدِیْ سِتَّۃٌ وَّقَالَ
عَمْرُو (بْنُ مُرَّۃَ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ) (ن. ذی مری) اُحِبُّ
مَنْ اَحَبَّہٗ وَاَبْغِضُ مَنْ اَبْغَضَہٗ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ. رَوَاہُ
اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عمرو ذی مری.

ترجمہ: سعید بن وہبؓ سے روایت ہے کہ علیؓ نے ایک جگہ میں سوائے مسجد کے کہا کہ میں قسم دیتا ہوں اللہ کی اس مرد کو کہ غدیر خم کے دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو فرماتے تھے کہ اللہ دوست میرا ہے اور میں دوست ہوں ہر ایمان دار کا اور جس کا میں دوست ہوں اس کا علیؓ بھی دوست ہے الٰہی دوست رکھ اس شخص کو کہ دوست رکھے علیؓ کو اور دشمن رکھ اس کو کہ دشمن رکھے اس کو اور مدد کر اس کی جو مدد کرے علی کی۔ سعید نے کہا سو میرے پہلو سے چھ آدمی کھڑے ہوئے اور زید بن یثیع نے کہا کہ میرے پاس سے چھ آدمی کھڑے ہوئے یعنی بس گواہی دی کہ ہم نے یہ حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور عمرو نے کہا کہ دوست رکھ اس شخص کو کہ دوست رکھے اس کو اور دشمن رکھ اس کو کہ دشمن رکھے اس کو، روایت کی یہ حدیث اسرائیل نے ابی اسحاق سے اس نے عمر ذی مری سے.

حدیث (۹۹)

اَنْبَانَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ
ابْنِ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ تَمِیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ
قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ عمرو ذِیْ مری قَالَ شَهِدْتُ

عَلِيًّا فِي الرَّحْبَةِ يُنْشِدُ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّكُمْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ مَا قَالَ فَقَامَ اُنَاسٌ فَشَهِدُوْا (اَنَّهُمْ سَمِعُوْا) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ (فَعَلِيٌّ) فَاِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَاَحِبَّ مَنْ اَحَبَّهُ وَاَبْغِضْ مَنْ اَبْغَضَهُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ (انصرہ)

ترجمہ :- عمرو ذی مری سے روایت ہے کہ میں حضرت علیؓ کے پاس ایک جگہ میں حاضر ہوا کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو قسم دیتے تھے کہ تم میں سے کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے جو کچھ کہ آپؐ نے غدیر خم کے دن فرمایا سو کئی آدمی کھڑے ہو گئے اور گواہی دی کہ ہم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ جس کا میں دوست ہوں اس کا علیؓ بھی دوست ہے الٰہی دوست رکھ اس شخص کو کہ دوست رکھے اس کو اور دشمن رکھ اس کو کہ دشمن رکھے اس کو اور محبوب رکھ اس کو کہ محبوب رکھے اس کو اور بغض رکھ اس سے کہ بغض رکھے ساتھ اس کے اور مدد کر اس کو کہ مدد کرے اسکی۔

ذِكْرُ الْفَرْقِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِ وَالْمُنَافِقِ

مومن اور منافق کے درمیان فرق کرنے کا بیان :——

حدیث (۱۰۰)

اَنْبَانَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ

مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ ثَابِتٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ (رض) كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ قَالَ وَاللّٰهِ الَّذِیْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَاَ النَّسَمَةَ اَنَّهٗ لَعَهِدَ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُحِبُّنِیْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا یُبْغِضُنِیْ اِلَّا مُنَافِقٌ۔

ترجمہ:۔ زر بن حبیش سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی کہ پھاڑا دانہ کو یعنی اس کو اُگایا اور پیدا کیا ہر جان دار کو تحقیق شان یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد کیا اور وصیت کی طرف میری کہ نہیں دوست رکھے گا مجھ کو مگر منافق یعنی مومن کامل مجھ سے محبت مشروع مطابق واقع کے رکھے گا بغیر زیادتی اور نقصان کے تاکہ نکل جاویں خارجی پس جس نے دوست رکھا حضرت علیؓ کو اور بغض رکھا شیخین سے مثلاً تو نہ دوستی رکھی اس نے اُن سے دوستی مشروع پس محبت علیؓ کی علامت ایمان کی ہے اور عداوت اُنکی نشانی نفاق کی۔

حدیث (۱۰۱)

اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی بْنِ وَاصِلِ الْکُوْفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ عَنْ عَلِیٍّ رض قَالَ عَهِدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ لَا یُحِبُّنِیْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا یُبْغِضُنِیْ اِلَّا مُنَافِقٌ۔

ترجمہ:۔ زر بن حبیش سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا

کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وصیت کی کہ نہیں دوست رکھے گا مجھ کو مگر ایمان دار اور نہیں دشمن رکھے گا مجھ کو مگر منافق۔

حدیث (۱۰۲)

اَنْبَانَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ اَنْبَانَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَانَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ زِرٍّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ اِنَّهٗ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ (الْاُمِّرْ اِلَيَّ) اَنَّهٗ لَا يُحِبُّكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ۔

ترجمہ :۔ زر بن حبیش سے روایت ہے کہ حضرت علی رضؓ نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ مجھ سے عہد کیا کہ نہ دوست رکھے گا تجھ کو مگر ایماندار اور نہ دشمن رکھے گا تجھ کو مگر منافق۔

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رضؓ سے دوستی رکھنی ایمان کی نشانی ہے اور ان سے عداوت رکھنی نفاق کی نشانی ہے۔

ذِكْرُ ضَرْبِ الْمَثَلِ الَّذِىْ ضَرَبَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رضؓ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا علی رضؓ کے لیے مثال بیان کرنا۔

حدیث (۱۰۳)

اَنْبَانَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَ

حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مَعِیْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرِ الْاَبَارِ
عَنِ الْحَکَمِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حُصَیْنٍ
عَنْ اَبِیْ صَادِقٍ عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ نَاجِدٍ عَنْ عَلِیٍّ رض قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا عَلِیُّ فِیْكَ
مَثَلٌ مِّنْ عِیْسٰی (عَلَیْهِ السَّلَامُ) اَبْغَضَتْهُ الْیَهُوْدُ حَتّٰی
اتَّهَمُوْا اُمَّهٗ وَاَحَبَّتْهُ النَّصَارٰی حَتّٰی اَنْزَلُوْهُ بِالْمَنْزِلَةِ
الَّتِیْ لَیْسَ لَهٗ.

ترجمہ: حضرت علی رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اے علی تجھ میں ایک مشابہت ہے عیسیٰ (علیہ السلام) سے کہ دشمن
رکھا ان کو یہود نے یعنی بہت یہاں تک کہ تہمت لگائی اُن کی ماں کو
یعنی حضرت مریم ع کو تہمت لگائی اور دوست رکھا ان کو نصاریٰ
نے یعنی حد سے زیادہ یہاں تک کہ اُتارا اُن کو اس مرتبہ پر کہ ثابت نہیں
ہے واسطے ان کے کہ ان کو اللہ یا ابن اللہ کہا۔

ف: اس سے معلوم ہوا کہ محبّت اسی قدر محمود ہے کہ حد سے نہ گزرے اور
موافق شرع کے ہو اور جو محبّت کہ حد سے زیادہ ہو گمراہی کی طرف
کھینچ لے جاتی ہے بس ہر ایماندار کو چاہیئے کہ میانہ روی اختیار کرے
اور افراط و تفریط سے بچے۔

ذِكْرُ مَنْزِلَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ وَقُرْبِهِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلُزُوقِهِ وَحُبِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ:

حضرت علی رض کے مرتبہ اور اُن کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نزدیک ہونے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کو دوست رکھنے کا بیان:۔

حدیث (۱۰۴)

أَنْبَانَا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْعَلَاءِ قَالَ سَالَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ كَانَ مِنَ الَّذِينَ تَوَلَّوْا يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ فَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا فَقَتَلُوهُ وَسَالَهُ عَنْ عَلِيٍّ رض فَقَالَ لَا تَسَالْ عَنْهُ أَلَا تَرَى قُرْبَ مَنْزِلِهِ مِنْ (رَسُولِهِ) رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ:۔ علاء رض سے روایت ہے کہ ایک مرد نے ابن عمر رض سے عثمان رض کا حال پوچھا ابن عمر رض نے کہا کہ تھے عثمان ان لوگوں میں سے کہ منہ پھیرا انھوں نے اس دن کہ ملے آپس میں دو گروہ یعنی مسلمان اور کافر، سو توبہ قبول کی خدا نے اوپر ان کے پھر ایک گناہ اُن سے ہوا سو

ف تَوَلَّوْا جنگ سے فرار کیا۔ (وصی محمد)

لوگوں نے اس کو قتل کیا پھر اس مرد نے ابن عمرؓ سے علیؓ کا حال پوچھا ابن عمرؓ نے کہا کہ اس کا حال نہ پوچھ، کیا تو اس کا مرتبہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک نہیں دیکھتا۔

حدیث (۱۰۵)

اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ ابْنِ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَیْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ عَزَارٍ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض فَقُلْتُ اَلَا تُحَدِّثُنِیْ عَنْ عَلِیٍّ وَّ عُثْمَانَ قَالَ اَمَّا عَلِیٌّ فَهٰذَا بَیْتُهٗ مِنْ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اُحَدِّثُكَ عَنْهُ بِغَیْرِ وَاَمَّا عُثْمَانُ فَاِنَّهٗ اَذْنَبَ ذَنْبًا عَظِیْمًا یَوْمَ اُحُدٍ فَعَفَی اللّٰهُ عَنْهُ وَاَذْنَبَ فِیْكُمْ ذَنْبًا صَغِیْرًا فَقَتَلْتُمُوْهُ۔

ترجمہ: عزار سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا کہ کیا تو مجھ کو علیؓ اور عثمانؓ کا حال نہیں بتلاتا ابن عمرؓ نے کہا لیکن علیؓ پس یہ گھر اُن کا ہے نزدیک گھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی حضرت علی کا گھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے نزدیک ہونا دلیل ہے اوپر کمال فضیلت ان کی کے اور اس کے سوا میں تجھ کو اور کچھ نہیں کہہ سکتا اور لیکن عثمانؓ سو اس نے جنگِ اُحد کے دن بڑا گناہ کیا یعنی جنگ سے پیٹھ پھیری سو خدا نے اس کا گناہ معاف کیا پھر عثمان نے تم میں چھوٹا گناہ کیا سو تم نے اس کو قتل کیا۔

سَعْدِ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَمَرَ مُعٰوِيَةُ سَعْدًا فَقَالَ
مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَسُبَّ اَبَا تُرَابٍ فَقَالَ اَمَّا مَا ذَكَرْتُ ثَلٰثًا
قَالَهُنَّ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ اَسُبَّهٗ
لَاَنْ تَكُوْنَ لِيْ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَهٗ
وَقَدْ خَلَّفَهٗ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَقَالَ لَهٗ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَتُخَلِّفُنِيْ مَعَ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ
مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرٍ
لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَرَسُوْلَهٗ وَ
يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ اُدْعُوْا لِيْ
عَلِيًّا فَاُتِيَ بِهٖ اَرْمَدَ فَبَصَقَ فِيْ عَيْنِهٖ وَدَفَعَ الرَّايَةَ
اِلَيْهِ وَاَمَّا نَزَلَتْ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ
الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا دَعَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا
وَحُسَيْنًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِيْ۔

ن اِلّا نبوّۃ

ن فاُتی بہ ارمد

ترجمہ: خبر دی ہم کو قتیبہ بن سعید بلخی اور ہشام بن عمار دمشقی نے انھوں نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے حاتم بن بکیر بن مسمار نے، اس نے روایت
کی عامر بن سعد بن وقاص سے، اُس نے اپنے باپ سے کہ معاویہ
نے اس سے کہا کہ تو علی کو برا کیوں نہیں کہتا اور گالی کیوں نہیں دیتا
اُس کو سعد نے کہا کہ جب تک مجھے وہ تین باتیں یاد ہیں جو رسول اللہ

حدیث (۱۰۶)

اَنبانا اَحمدُ بنُ شُعَیبٍ قَالَ اَخبرنا اَحمدُ بنُ سلیمان الرَّہاوِیُّ قَالَ حدَّثنا عُبَیدُ اللہِ قَالَ اَنبانا اِسرائیلُ عَن اَبِی اِسحاقَ عَنِ العلاءِ بنِ عزارٍ قَالَ سَالتُ ابنَ عُمرَ رض وھُوَ فِی مَسجِدِ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ علیہِ وَسلَّم عَن علیٍّ وَّ عُثمانَ فَقالَ اَمَّا علیٌّ رض فَلا تَسئَلنِی عَنہُ وَانظُر اِلی قُربِ مَنزِلِہٖ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ علیہِ وسلَّمَ مَا فِی المَسجِدِ بَیتٌ غَیرُ بَیتِہٖ وَاَمَّا عُثمانُ فَاِنَّہٗ اَذنَبَ ذَنبًا عَظِیمًا تَوَلّٰی یَومَ التَقَی الجَمعَانِ فَعَفَی اللہُ عَنہُ وَغَفَرَ لَکُم وَاَذنَبَ فِیکُم ذَنبًا دُونَ ذٰلِکَ فَقَتَلتُمُوہُ۔

ترجمہ :۔ علاء بن عزار سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر رض سے علی رض اور عثمان رض کا حال پوچھا اس حال میں کہ ابن عمر رض حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں بیٹھے تھے سو ابن عمر رض نے کہا کہ اپیر علی رض نہ پوچھ تو مجھ سے حال اس کا اور نظر کر طرف نزدیک ہونے گھر اس کے کی گھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ مسجد میں اس کے گھر کے سوا کوئی گھر نہیں یعنی علی کے گھر کا دروازہ مسجد میں ہے اور ان کے سوائے اور کسی صحابی کا دروازہ مسجد میں نہیں پس یہی دلیل کافی ہے اوپر بلندی مرتبہ ان کے اور یہ کہ عثمان رض سو اس نے بڑا گناہ کیا کہ جنگ احد کے دن پیٹھ پھیری سو خدا نے ان کا گناہ معاف کیا اور گناہ کیا بیچ تمھارے کم اس گناہ سے سو تم نے اس کو قتل کیا۔

معلوم ہوا کہ مسجد میں سوائے علی رض کے کسی کا گھر نہ تھا۔ پس ابن حجر وغیرہ غلط کہتے ہیں کہ وغیر علی بھی کسی کا در یا خوخہ تھا۔

حدیث (۱۰۷)

اَخْبَرَنِی اَحْمَدُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ یَعْقُوْبَ بْنِ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا (ابْنُ مُوْسٰی وَهُوَ مُحَمَّدٌ) اَبُوْ مُوْسٰی وَمُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَی بْنِ اَعْیَنَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِی عَنْ عَطَاءٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عُبَیْدَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی ابْنِ عُمَرَ فَسَاَلَهٗ عَنْ عَلِیٍّ رض فَقَالَ لَا تَسْئَلْنِی عَنْ عَلِیٍّ رض وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلٰی بَیْتِهٖ مِنْ بُیُوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنِّیْ اُبْغِضُهٗ قَالَ اَبْغَضَكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

ترجمہ: سعید بن عبیدہ رض سے روایت ہے کہ ایک مرد ابن عمر رض پاس آیا اور اس سے حضرت علی رض کا حال پوچھا۔ ابن عمر رض نے کہا کہ نہ پوچھ مجھ سے حال علی رض کا ولیکن نظر کر طرف نزدیک ہونے گھر ان کے کہ گھروں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے، اس مرد نے کہا کہ میں علی رض کو دشمن رکھتا ہوں ابن عمر رض نے کہا کہ خدا تجھ کو دشمن رکھے گا۔

حدیث (۱۰۸)

اَخْبَرَنِی اَحْمَدُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ ابْنِ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ عَیَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ سَاَلَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدٍ (قُثَمٍ) بْنِ الْعَبَّاسِ رض مِنْ اَیْنَ وَرِثَ عَلِیٌّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهٗ كَانَ اَوَّلَنَا بِهٖ لُحُوْقًا وَاَشَدَّنَا بِهٖ لُزُوْمًا۔ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ خَالَفَهٗ

زَيْدُ بْنُ اَبِي اُنَيْسَةَ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ قُثَمٍ۔

ترجمہ:۔ ابی اسحٰق رضؓ سے روایت ہے کہ ابو عبدالرحمٰن بن خالد رضؓ نے ابن عباس رضؓ سے پوچھا کہ علی کس سبب سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکہ کے وارث ہوئے اس نے کہا کہ تھے علی رضؓ اول ہمارے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے از روئے چلنے کے اور سخت تر ساتھ ان کے از روئے ہمیشہ رہنے کے، امام نسائیؒ نے کہا کہ مخالفت کی ابی اسحٰق کی زید بن ابی انیسہ نے پس کہا زید نے خالد بن قثم یعنی زید نے کہا کہ ابو عبدالرحمٰن نے خالد سے سوال کیا وہ خالد کا بیٹا نہیں۔

حدیث (۱۰۹)

اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ زَيْدٍ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ خَالِدِ بْنِ قُثَمٍ اَنَّهُ قِيْلَ لَهُ مَا لِعَلِيٍّ وَرِثَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَ جَدِّكَ وَهُوَ عَمُّهُ قَالَ اِنَّ عَلِيًّا كَانَ اَوَّلَنَا بِهٖ لُحُوْقًا وَاَشَدَّنَا بِهٖ لُزُوْقًا

ترجمہ:۔ خالد بن قثم رضؓ سے روایت ہے کہ کسی نے اس سے کہا کہ کیا سبب ہے کہ علی رضؓ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث ہوئے اور تیرے دادا یعنی عباس رضؓ ان کے وارث نہ ہوئے حالانکہ وہ یعنے عباس رضؓ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے۔ کہا تھے علی رضؓ اول ہمارے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے از روئے لاحق ہونے کے اور سخت تر ہمارے ساتھ ان کے از روئے ساتھ رہنے کے۔

حدیث (۱۱۰) اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي

عَبْدُ الرَّحِيمِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ أَنبَانَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَ أَنبَانَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ حُرَيْثٍ
عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ اسْتَاذَنَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ
عَالِياً وَهُوَ تَقُولُ وَاللهِ قَدْ (لَقَدْ) عَلِمْتُ أَنَّ عَلِيّاً
أَحَبُّ إِلَيْكَ مِنْ أَبِي فَاهْوَى إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ لِيَلْطِمَهَا
وَقَالَ يَا بِنْتَ فُلَانَةَ أُرَاكِ تَرْفَعِينَ صَوْتَكِ عَلَى
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَامْسَكَهُ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُغْضَباً فَقَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ كَيْفَ
رَأَيْتِنِي أَبْعَدْتُكِ مِنَ الرَّجُلِ ثُمَّ اسْتَاذَنَ أَبُو بَكْرٍ
بَعْدَ ذَلِكَ وَقَدِ اصْطَلَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعَائِشَةُ فَقَالَ أَدْخِلَانِي فِي السِّلْمِ كَمَا أَدْخَلْتُمَانِي فِي
الْحَرْبِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلْنَا.

ترجمہ:۔ نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ ابوبکرؓ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اذن چاہا یعنی اندر آنے کے لیے سو عائشہؓ کی آواز بلند سنی اس حال میں کہ وہ کہتی تھیں قسم ہے خدا کی تحقیق میں جانتی ہوں کہ علیؓ محبوب تر ہیں نزدیک آپ کے باپ میرے سے سو ابوبکرؓ نے چاہا کہ عائشہؓ کو طمانچہ ماریں اور کہا اے فلانے کی بیٹی میں دیکھتا ہوں کہ تو اپنی آواز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر بلند کرتی ہے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کو روکا اور ابوبکر غصے سے

نکلے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ تو نے میرے
تئیں دیکھا کہ میں نے تجھ کو کس طرح اس مرد سے بچایا۔ پھر ابو بکرؓ نے
اذن چاہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور عائشہ نے آپس میں صلح
کی تھی ابو بکرؓ نے کہا کہ مجھ کو بھی صلح میں داخل کرو جس طرح کہ تم نے
مجھ کو لڑائی میں داخل کیا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم نے
تم کو بھی صلح میں داخل کیا۔

حدیث (۱۱۱)

اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ
ابْنِ سُلَيْمَانَ الْمِصِّيْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْنِيْ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِيْهِ
عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ جُمَيْعٍ وَّهُوَ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ
مَعَ اَبِيْ (اُمِّيْ) عَلٰى عَائِشَةَ وَاَنَا غُلَامٌ فَذَكَرْتُ لَهَا عَلِيًّا
فَقَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَجُلًا كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ وَلَا امْرَاَةً اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِ امْرَاَتِهٖ۔

ترجمہ:۔ جمیع بن عمیرؓ سے روایت ہے کہ میں اپنے باپ کے ساتھ حضرت
عائشہؓ پاس گیا اس حال میں کہ میں لڑکا تھا سو میں نے اس پاس
علیؓ کا ذکر کیا عائشہؓ نے کہا کہ میں نے کوئی مرد نہیں دیکھا کہ محبوب تر
ہو نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علیؓ سے اور نہ کوئی عورت کہ
محبوب تر ہو نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بی بی ان کی سے یعنی
حضرت فاطمہؓ سے۔

حدیث (۱۱۲) اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا

عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ الْبَصَرِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ رَجَاءِ الزُّبَیْدِیُّ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ الشَّیْبَانِیِّ عَنْ جُمَیْعِ بْنِ عُمَیْرٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اُمِّیْ عَلٰی عَائِشَةَ رض (فَسَمِعْتُهَا مَا تَسْأَلُهَا) فَسَالَ مِنْ وَّرَاءِ الْحِجَابِ عَنْ عَلِیٍّ رض فَقَالَتْ سَأَلْتَنِیْ عَنْ رَّجُلٍ مَّا اَعْلَمُ اَحَدًا کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ وَلَا اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنِ امْرَاَتِهٖ۔

ترجمہ:۔ جمیع بن عمیر سے روایت ہے کہ میں اپنی ماں کے ساتھ حضرت عائشہ رض پاس گیا سو سنی میں نے وہ چیز کہ میری ماں نے اس سے پردے کے پیچھے پوچھی علی رض کے حال سے سو عائشہ رض نے کہا کہ تو نے مجھ سے اس مرد کا حال پوچھا کہ میں کسی کو نہیں جانتی کہ محبوب تر ہو نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سے اور نہ کوئی عورت کہ محبوب تر ہو نزدیک آپ ص کے عورت اس کی سے۔

حدیث (۱۱۳)

اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ زَکَرِیَّا بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَاذَانُ عَنْ جَعْفَرِ الْاَحْمَرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْ بُرَیْدَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی اَبِیْ فَسَالَهٗ اَیُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (قَالَ) کَانَ اَحَبَّ النَّاسِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النِّسَاءِ فَاطِمَةُ وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِیٌّ رض قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

ابْنُ عَطَاءٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيثِ۔

ترجمہ: ابی بریدہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد میرے باپ پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ سب لوگوں سے زیادہ تر پیارا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کون آدمی تھا اس نے کہا کہ سب لوگوں سے زیادہ تر پیارا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک عورتوں میں سے فاطمہؓ تھیں اور مردوں میں سے حضرت علیؓ تھے۔ امام نسائی نے کہا کہ ابن عطار حدیث میں قوی نہیں۔

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب مردوں سے پیارے علیؓ تھے اور عورتوں سے بہت پیاری فاطمہؓ تھیں پس اس حدیث سے ان کی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی۔

ذِكْرُ مَنْزِلَةِ عَلِيٍّ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ دُخُولِهِ مَسَائِبَتِهِ وَسُكُونِهِ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک علیؓ کے مرتبہ کا بیان کہ رات کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں داخل ہوتے تھے اور آرام کرتے تھے:۔

حدیث (۱۱۴)

اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدٌ عَنِ الْحرِثِ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَحْيَى اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ

كُنْتُ اُدْخُلُ عَلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ لَيْلَةٍ فَاِنْ كَانَ يُصَلِّيْ سَبَّحَ فَدَخَلْتُ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ يُصَلِّيْ اَذِنَ لِيْ فَدَخَلْتُ۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن یحییٰ سے روایت ہے کہ اس نے علیؓ سے سُنا کہتے تھے کہ میں ہر رات کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوا کرتا تھا سو اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہوتے تھے تو سبحان اللہ کہتے تھے سو میں اندر آجاتا اور اگر نماز میں نہ ہوتے تو مجھ کو اذن دیتے سو میں آپ پاس حاضر ہوتا۔

حدیث (۱۱۵)

اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ وَاَبُوْ كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ بْنِ الْحٰرِثِ عَنِ الْحَرْبِ الْعُكْلِيِّ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عُمَرَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَحْيٰى قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رضـ كَانَتْ لِيْ سَاعَةٌ مِنَ السَّحَرِ اَدْخُلُ فِيْهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنْ كَانَ فِيْ صَلٰوتِهٖ سَبَّحَ وَكَانَ اِذْنُهٗ لِيْ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْ صَلٰوةٍ اَذِنَ لِيْ۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن یحییٰ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے کہا کہ سحر کے وقت سے ایک ساعت میرے لیے مقرر تھی کہ میں اس میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کرتا تھا سو اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز میں ہوتے تو سبحان اللہ کہتے اور یہ آپؐ کا میرے لیے

اذن تھا اور اگر اپنی نماز میں نہ ہوتے تو مجھ کو اذن دیتے یعنی سو میں اندر آتا۔

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الْمُغِيْرَةِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

راویوں کے اختلاف کا بیان اس حدیث میں مغیرہ پر:۔

حدیث (۱۱۶)

اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ الْمَصِيْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ ابْنِ عَمْرٍو وَقَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ كَانَتْ لِيْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةٌ مِّنَ السَّحَرِ اٰتِيْهِ اِسْتَاْذَنْتُ وَاِنْ وَجَدْتُّهٗ يُصَلِّيْ سَبَّحَ وَاِنْ وَجَدْتُّهٗ فَارِغًا اَذِنَ لِيْ۔

ترجمہ:۔ حضرت علی رض سے روایت ہے کہ سحر کے وقت سے میرے لیے ایک ساعت مقرر تھی کہ میں اس میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوا کرتا تھا اور جب میں آپ کے دروازے پر آتا تو آپ سے اذن چاہتا اور اگر میں آپ کو نماز پڑھتے پاتا تو آپ سبحان اللہ کہتے اور اگر میں آپ کو فارغ پاتا تو آپ مجھے اذن دیتے۔

حدیث (۱۱۷)

اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ الْكُوْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ

عَنِ الْحٰرِثِ الْعُکْلِیِّ عَنِ ابْنِ یَحْیٰی قَالَ قَالَ عَلِیٌّ عَلَیْہِ السَّلَامُ کَانَ لِیْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَدْخَلَانِ مَدْخَلٌ بِاللَّیْلِ وَمَدْخَلٌ بِالنَّہَارِ فَکُنْتُ اِذَا دَخَلْتُ بِاللَّیْلِ تَنَحْنَحَ لِیْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ خَالَفَہٗ شُرَحْبِیْلُ بْنُ مُدْرِکٍ فِیْ اِسْنَادِہٖ وَوَافَقَہٗ عَلٰی قَوْلِہٖ تَنَحْنَحَ۔

ترجمہ:۔ ابن یحییٰ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میرے لیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آنے کے دو وقت تھے ایک وقت رات کو آنے کا اور ایک وقت دن کو آنے کا سو جب میں رات کو آتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے کھنکارتے۔ امام نسائی نے کہا کہ مخالفت کی حارث کی شرحبیل نے بیچ اسناد اس کے کی اور موافقت کی اس کی اوپر لفظ تنحنح کے۔

حدیث (۱۱۸)

اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَکَرِیَّا بْنِ دِیْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ قَالَ حَدَّثَنِیْ شُرَحْبِیْلُ یَعْنِیْ بْنَ مُدْرِکٍ الْجُعْفِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یَحْیَی الْحَضْرَمِیُّ عَنْ اَبِیْہِ وَکَانَ صَاحِبَ مِطْھَرَۃِ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ رضؓ کَانَتْ لِیْ مَنْزِلَۃٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ لِاَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ فَکُنْتُ اٰتِیْہِ کُلَّ سَحَرٍ فَاَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ فَاِنْ تَنَحْنَحَ اِنْصَرَفْتُ اِلٰی اَھْلِیْ وَاِلَّا دَخَلْتُ اِلَیْہِ۔

ترجمہ:۔ یحییٰ سے روایت ہے اور وہ حضرت علیؓ کا لوٹا اٹھانے والا

صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضہ کے حق میں فرمائی ہیں تو ان کو ہرگز کبھی
برا نہیں کہوں گا البتہ اُن میں سے ایک چیز کا حاصل ہونا محبوب تر ہے
مجھ کو سرخ اونٹوں سے، میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ
علی رضہ کو فرماتے تھے اس حال میں کہ ان کو بعض جنگوں میں اپنا خلیفہ کیا
تھا سو علی رضہ نے آپؐ سے عرض کی کہ یا حضرت کیا آپ مجھ کو عورتوں اور
لڑکوں میں خلیفہ کرتے ہیں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے
فرمایا کہ کیا تو خوش نہیں اس سے کہ ہو رتبہ تیرا میرے نزدیک جیسے ہارون
کا رتبہ ہو موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھا مگر اتنا فرق ہے کہ میرے
بعد نبوت نہیں اور میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جنگ خیبر
کے دن فرماتے تھے کہ مقرر میں کل نشان دوں گا اس مرد کو کہ خدا اور
رسول کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور رسول اس کو دوست رکھتے ہیں
یعنی علی مرتضیٰ کو سو ہم نے اس کے لیے ہاتھ دراز کیے یعنی ہر ایک شخص
اس کا امیدوار تھا کہ یہ دولت مجھ کو نصیب ہو سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ علی رضہ کو بلاؤ سو علی رضہ آئے اس حال میں کہ ان کی آنکھیں
دکھتی تھیں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب مبارک ان کی آنکھ پر
لگایا اور اسی وقت ان کو صحت ہو گئی پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ان کو نشان دیا اور جب یہ آیت اتری کہ سوا اس کے نہیں کہ ارادہ کرتا ہے
اللہ یہ کہ دور کرے تم سے ناپاکی گناہوں کی اے اہلبیت نبوۃ اور پاک کرے
تم کو پاک کرنا، تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضہ اور فاطمہ رضہ اور حسن رضہ اور حسین رضہ
کو بلایا اور فرمایا کہ الٰہی یہ ہیں میرے اہل بیت۔

ف۔ اس حدیث سے حضرت علی رضہ کی کمال فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی ثابت ہوا

تھا، کہا کہ علی رضؓ نے فرمایا کہ میرے لیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
نزدیک ایسا مرتبہ تھا کہ وہ کسی کے لیے مخلوق میں سے نہ تھا سو میں
ہر سحر کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتا تھا سو کہتا تھا میں
السلام علیک یا رسول اللہ یعنی اذن چاہتا تھا پس اگر حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کھنکھارتے یعنی ساتھ جواب سلام کے یا بدون اس کے تو پھرتا
میں طرف گھر والوں اپنے کی یعنی یہ سمجھ کر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کسی کام میں مشغول ہیں اور اگر نہ کھنکھارتے تو میں حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پاس حاضر ہوتا۔

ف۔ یہ مرتبہ حضرت علی رضؓ کے سوا اور کسی کو حاصل نہ تھا اس لیے کہ وہ بہت قریب
ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے اور اخوت اور مصاحبت رکھتے تھے
بہ سبب نسبت فاطمہ رضؓ کے۔

حدیث (۱۱۹)

اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ
قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الْمُسَاوِرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ
بْنِ عَمْرٍو بْنِ (ھِنْدِ الْبَجَلِیُّ قَالَ) ھُذَیْلِ الْبَجَلِیُّ عَنْ
عَلِیٍّ قَالَ عَلِیٌّ کُنْتُ اِذَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اعطانی وَ اِذَا سَکَتُّ اِبْتَدَانِی۔

ترجمہ: ہذیل بجلی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضؓ نے کہا کہ جب میں
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز مانگتا تھا تو مجھ کو دیتے تھے اور
جب میں چپ رہتا تھا تو مجھ کو بے سوال دیتے تھے۔

حدیث (۱۲۰)

اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ (اَبُوْمُعٰوِيَة) قَالَ حَدَّثَنِى الْاَعْمَشُ بْنُ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ اَبِى الْبَخْتَرِىِّ عَنْ عَلِىٍّ رض قَالَ كُنْتُ اِذَا سَاَلْتُ اُعْطِيْتُ وَاِذَا سَكَتُّ اُبْتُدِيْتُ۔

ترجمہ:۔ ابی البختری رض سے روایت ہے کہ حضرت علی رض نے فرمایا کہ جب میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگتا تھا تو مجھ کو دیتے تھے اور جب میں خاموش رہتا تو مجھ کو بے سوال دیتے۔

حدیث (۱۲۱)

اَخْبَرَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا (حَجَّاجُ عَنْ اَبِىْ جُرَيْج) حَجَّاجُ بْنِ خَرَيج قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْحَرْبٍ عَنْ اَبِى الْاَسْوَدِ وَرَجُلٍ اٰخَرَ عَنْ زَاذَانَ قَالَ قَالَ عَلِىٌّ رض كُنْتُ وَاللّٰهِ اِذَا سَاَلْتُ اُعْطِيْتُ وَاِذَا سَكَتُّ اُبْتَدِيْتُ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنُ جُرَيْجٍ لَّمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِىْ حَرْبٍ۔

ترجمہ:۔ زاذان رض سے روایت ہے کہ حضرت علی رض نے فرمایا کہ قسم خدا کی جب میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگتا تھا تو دے دیتے تھے اور جب میں چپ رہتا تو بے سوال دیا جاتا

ذِكْرُ مَا خُصَّ بِهٖ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٌّ رض مِنْ صُعُوْدِهٖ عَلٰى مَنْكَبَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنُهُوْضُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت علی رض کے اس خاصہ کا بیان کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مونڈھوں پر چڑھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اُٹھا کر کھڑے ہوئے :۔

حدیث (۱۲۲)

اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَكِيْمِ الْمَدَائِنِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْيَمَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رض اِنْطَلَقْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتَيْنَا الْكَعْبَةَ فَصَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَنْكِبَيَّ فَنَهَضْتُ بِهٖ فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُعْفِيْ قَالَ لِيَ اجْلِسْ فَجَلَسْتُ فَنَزَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسَ لِيْ وَقَالَ اصْعَدْ عَلٰى مَنْكِبَيَّ فَصَعِدْتُّ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ فَنَهَضَ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِنَّهٗ (اِنَّهٗ) لَيُخَيَّلُ اِلَيَّ اَنِّيْ لَوْ شِئْتُ لَنِلْتُ اُفُقَ السَّمَاءِ فَصَعِدْتُّ عَلَى الْكَعْبَةِ تِمْثَالٌ مِنْ صُفْرٍ اَوْ نُحَاسٍ فَجَعَلْتُ اُعَالِجُهٗ لِاُزِيْلَهٗ يَمِيْنًا (يَمِيْنًا وَشِمَالًا وَقُدَّامًا) وَشِمَالٍ وَقُدَّامِهٖ

اَوْ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہٖ حَتّٰی اِذَا اسْتَمْکَنْتُ مِنْہُ (فیہ) قَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْذِفْہُ فَقَذَفْتُ بِہٖ فَتَکَسَّرَ کَمَا تَنْکَسِرُ الْقَوَارِیْرُ (ان فکسرتہ کما یکسر) ثُمَّ نَزَلْتُ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَسْتَبِقُ حَتّٰی تَوَارَیْنَا بِالْبُیُوْتِ خَشْیَۃَ اَنْ نَلْقٰی (یلقانا احدٌ) اَحَدًا مِنَ النَّاسِ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

ترجمہ:۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا یہاں تک کہ ہم کعبہ میں آئے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے مونڈھوں پر چڑھے سو میں ان کو اٹھا کر کھڑا ہوا سو جب حضرتؐ نے میرا ضعف دیکھا تو مجھ کو فرمایا کہ بیٹھ جا سو میں بیٹھ گیا۔ سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اترے اور میرے لیے بیٹھے اور فرمایا کہ میرے مونڈھوں پر چڑھ سو میں آپؐ کے مونڈھوں پر چڑھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے لے کر کھڑے ہوئے اور حضرت علیؓ نے کہا کہ مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ اگر میں چاہوں تو آسمان کے کنارہ پر پہونچ جاؤں سو میں کعبہ پر چڑھا اور اس پر تصویریں تھیں پیتل سے یا تانبے سے سو میں ان کو اُٹھانے لگا تاکہ دُور کروں میں ان کو دائیں سے اور بائیں سے اور آگے سے اور پیچھے سے یہاں تک کہ جب میں ان پر قابو پا چکا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو پھینک دے سو میں نے ان کو پھینک دیا پس ٹوٹ گئیں جیسے کہ ٹوٹ جاتے ہیں شیشے۔ پھر میں اُترا اور میں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے جلدی جلدی چلے یہاں تک کہ گھروں میں چھپے اس خوف سے کہ مُبادا کوئی آدمی ہم کو ملے اور یہ راز

ظاہر ہو اور اللہ خوب جانتا ہے۔

ف۔ اس حدیث سے حضرت علیؓ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ ان کے سوا کسی کو حاصل نہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مونڈھوں پر چڑھے اور آسمان کے پاس پہونچ گئے۔

ذِكْرُ مَا خصّ بِهٖ رضؓ دُوْنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبضعةً (بَضع) مِنْهُ وَسَيِّدَةِ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ

اس چیز کا بیان کہ خاص کیے گئے ساتھ اس کے حضرت علیؓ سوا پہلے اور پچھلے لوگوں کے فاطمہ بنت محمد رسول اللہؐ کے سے اور وہ ایک ٹکڑا ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بہشت کی عورتوں کی سردار ہیں سوا مریمؑ بیٹی عمران کے

حدیث (۱۲۳)

اَنْبَانَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الْحَرِيْرُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ اَنْبَانَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُوْسٰى عَنْ وَّاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَطَبَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا صَغِيْرَةٌ فَخَطَبَهَا عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَزَوَّجَهَا مِنْهُ

ترجمہ:۔ بریدہؓ سے روایت ہے کہ پیغام بھیجا نسبت کا ابوبکرؓ اور عمرؓ نے حضرت فاطمہؓ سے یعنی تاکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کا نکاح ہم سے کر دیں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ چھوٹی ہیں یعنی اور تمہاری عمر بڑی ہے پس یہ میل ٹھیک نہیں، پھر حضرت علیؓ نے نکاح کا پیغام بھیجا سو نکاح کر دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہؓ کا علیؓ سے۔

حدیث (۱۲۴)

أَنبَأَنَا أَبُو سَعِيدٍ إِسْمٰعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ ابْنُ وَرْدَانَ (دَاوُدَ) قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ (أَبِي يَزِيدَ الْمَدَنِيِّ) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ كُنْتُ فِي زِفَافِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ الْبَابَ فَفَتَحَتْ لَهُ أُمُّ أَيْمَنَ يُقَالُ كَانَ فِي لِسَانِهَا لَثْغَةٌ فَقَالَ ادْعِي أَخِي قَالَتْ هُوَ أَخُوكَ وَ تُنْكِحُهُ قَالَ نَعَمْ يَا أُمَّ أَيْمَنَ وَسَمِعَ النِّسَاءُ صَوْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحَّيْنَ قَالَ اخْتَبَأْتُ فَاخْتَبَأْتُ أَنَا فِي نَاحِيَةٍ قَالَتْ فَجَاءَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَضَحَ عَلَيْهِ بِالْمَاءِ ثُمَّ قَالَ ادْعُوا إِلَى فَاطِمَةَ فَجَاءَتْ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَعَلَيْهَا خِرْقَةٌ مِنَ الْحَيَاءِ فَقَالَ لَهَا قَدْ أَنْكَحْتُكِ أَحَبَّ أَهْلِ بَيْتِي إِلَيَّ وَدَعَا لَهَا وَ نَضَحَ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ فَخَرَجَ رَسُولُ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَاٰی سَوَادًا فَقَالَ مَنْ ھٰذَا قَالَتْ قُلْتُ اَسْمَاءُ بِنْتِ عُمَیْسٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ کُنْتُ فِیْ زِفَافِ فَاطِمَۃَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُکْرِمِیْنَھَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَدَعَالِیْ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ (اَبُوْعَبْدِ الرَّحْمٰنِ) خَالَفَہٗ سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عُرْوَۃَ (عروبہ) فَرَوَاہُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض۔

ترجمہ:۔ اسمار بنتِ عمیس سے روایت ہے کہ میں فاطمہ بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں تھی سو جب ہم نے صبح کی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور دروازے پر چوٹ ماری سو ام ایمنؓ نے آپ کے لیے دروازہ کھولا اور ام ایمن کی زبان میں تتلاپن تھا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ میرے بھائی کو بلا اس نے کہا کہ وہ آپ کا بھائی ہے اور آپ اس سے اپنی بیٹی کا نکاح کرتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اے ام ایمنؓ۔ اور عورتوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سُنی اور چھپ گئیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو بھی چھپ سو میں بھی ایک گوشہ میں چھُپ گئی سو حضرت علیؓ آئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دُعا کی اور ان پر پانی چھڑکا پھر فرمایا فاطمہ کو بُلاؤ سو حضرت فاطمہؓ آئیں اس حال میں کہ ان پر کپڑا تھا حیا کے سبب سے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ نکاح کر دیا میں نے تیرا اس شخص سے کہ میرے سب اہلِ بیت سے میرے نزدیک بہت پیارا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے بھی دُعا کی اور ان پر پانی چھڑکا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور

ایک وجود دیکھا فرمایا یہ کون ہے میں نے کہا اسماء، فرمایا عمیس کی بیٹی میں نے کہا ہاں فرمایا تو فاطمہ بیٹی رسول اللہ کے نکاح میں آئی تھی ان کی تعظیم کے لیے میں نے عرض کی ہاں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے دُعا کی۔ امام نسائی نے کہا کہ مخالفت کی حاتم کی سعید بن ابی عروبہ نے پس روایت کی یہ حدیث ایوب سے اس نے عکرمہؓ سے اس نے ابن عباسؓ سے۔

حدیث (۱۲۵)

اَنْبَانَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَدْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ خَلَّادِ الْعَبْدِيّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عُرْوَةَ (عروبة) عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ السَّجِسْتَانِيِّ عَنْ عَكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ لَمَّا زَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّؑ كَانَ فِيْمَا اَهْدٰى سَرِيْرٌ مَّشْرُوْطٌ وَّوِسَادَةٌ مِّنْ اَدِيْمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ وَقِرْبَةٌ فَقَالَ وَجَاءُوْا بِبَطْحَاءِ الرَّمْلِ فَبَسَطُوْهُ فِي الْبَيْتِ وَقَالَ لِعَلِيٍّؑ اِذَا اَتَيْتَ بِهَا فَلَا تَقْرَبْهَا حَتّٰى اٰتِيَكَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَقَّ الْبَابَ فَخَرَجَتْ اِلَيْهِ اُمُّ اَيْمَنَ فَقَالَ لَنَا ثَمَّ اَخِيْ قَالَتْ وَكَيْفَ يَكُوْنُ اَخُوْكَ وَقَدْ زَوَّجْتَهُ ابْنَتَكَ قَالَ فَاِنَّهُ اَخِيْ قَالَ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى الْبَابِ وَرَاٰى سَوَادًا فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالَتْ اَسْمَاءُ ابْنَتُ عُمَيْسٍ فَاَقْبَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهَا جِئْتِ تُكْرِمِيْنَ ابْنَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ فَدَعَا لَهَا خَيْراً ثُمَّ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ الْيَهُوْدُ يَأْخُذُوْنَ (يوحذون) الرَّجُلَ مِنِ امْرَأَتِهٖ إِذَا دَخَلَ بِهَا قَالَ فَدَعَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْرٍ مِّنْ مَّاءٍ فَتَفَلَ فِيْهِ وَعَوَّذَ فِيْهِ ثُمَّ دَعَى عَلِيًّا فَرَشَّ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ عَلٰى وَجْهِهٖ وَصَدْرِهٖ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ دَعَا فَاطِمَةَ فَأَقْبَلَتْ تَعْثُرُ فِيْ ثَوْبِهَا حَيَاءً مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَعَلَ بِهَا مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ لَهَا يَا ابْنَتِيْ وَاللّٰهِ إِنِّيْ مَا أَرَدْتُ أَنْ أُزَوِّجَكِ إِلَّا خَيْرَ أَهْلِيْ ثُمَّ قَامَ وَخَرَجَ۔

ترجمہ:۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہؓ کا نکاح علیؓ سے کیا جو کچھ آپؐ نے فاطمہؓ کو جہیز دیا اس میں تو کچھ بیچ اس چیز کے کہ جہیز دیا ایک چارپائی بنی ہوئی اور ایک توشک چمڑے کی کہ روئی اس کی کھجور کا چمڑا تھا اور ایک مشک تھی' ابن عباسؓ نے کہا کہ سو لوگ میدان سے ریت لائے اور گھر میں بچھائی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کو فرمایا کہ فاطمہؓ کے نزدیک نہ جائیو یہاں تک کہ میں تیرے پاس آؤں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور دروازہ پر دستک دی سو اُمّ ایمن آپ کی طرف نکلیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا بھائی اس جگہ ہے۔ اُمّ ایمن نے کہا کہ وہ آپ کا بھائی کس طرح ہوگا حالانکہ آپؐ نے اس کو اپنی بیٹی نکاح کر دی ہے فرمایا وہ میرا بھائی ہے۔ ابن عباسؓ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

دروازہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ایک وجود دیکھا فرمایا یہ کون ہے۔ اُمِّ ایمن نے کہا کہ یہ اسماء بنت عمیس ہے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کو فرمایا کہ تو رسولُ اللہ کی بیٹی کی تعظیم کو آئی تھی اس نے عرض کی ہاں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے دعائے خیر فرمائی پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہوئے ابن عباسؓ نے کہا کہ اور یہود کا دستور تھا کہ بند کرتے تھے مرد کو اس کی عورت سے جبکہ داخل ہوتا تھا مرد پاس عورت اپنی کے یعنی اس کو منع کرتے تھے کہ اپنی عورت سے جماع نہ کرے) سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا پیالہ منگوایا اور اس میں لب ڈالی اور اعوذ پڑھا پھر علیؓ کو بلایا اور اس پانی میں سے اس کے منہ اور سینے اور بازوؤں پر چھڑکا پھر فاطمہؓ کو بلایا سو سامنے آئیں اس حال میں کہ اپنے کپڑے میں گرگر پڑتی تھیں واسطے حیا کرنے کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ بھی اسی طرح کیا یعنی اس کے منہ اور سینے پر پانی چھڑکا پھر اس کو فرمایا کہ اے میری بیٹی قسم ہے خدا کی نہیں ارادہ کیا میں نے یہ کہ نکاح کردوں تجھ کو مگر ساتھ بہتر اہل بیت اپنے کے۔ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور باہر نکلے۔

ف۔ اس حدیث سے حضرت علیؓ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی اس کو نکاح کردی اور اس کو سب اہل بیت میں سے بہتر فرمایا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنی بیٹی کو جہیز دینا سُنّت ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نکاح کے وقت دُلہن کی تعظیم کے لئے عورتوں کا جمع ہونا درست ہے۔

حدیث (۱۲۶) اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ

وہ خلافت کے لیاقت بیشک رکھتے تھے کہ اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب صحابہ رضؓ
کرام ان کے ہاتھ پر بیعت کرتے تو بیشک وہ اس کے لائق تھے لیکن چونکہ سب مہاجرین
اور انصار کے اتفاق سے خلافت کی بیعت صدیق کے ہاتھ پر واقع ہوئی تو خلیفہ برحق
حضرت ابوبکر رضؓ ہوئے کیونکہ حضرتؐ نے فرمایا میری امت گمراہی پر اتفاق نہ کرے گی اور
اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ معاویہ حضرت علی رضؓ کو برا کہتے تھے بلکہ لوگوں کو بھی اُنکے
برا کہنے کی ترغیب دیتے تھے اور یہ ان کی خطا اجتہادی ہے کہ انھوں نے اپنے خیال میں
حضرت علی رضؓ کو خطا پر سمجھ رکھا تھا اور اصل میں حق حضرت علی رضؓ کے موافق تھا۔ لیکن مجتہد
کو خطا اجتہادی میں بھی ایک ثواب ملتا ہے۔

حدیث (۱۱)

اَنْبَاَنَا حَرَمِيُّ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ الطَّرْسُوْسِيُّ قَالَ
حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ مُوْسَى
الصَّغِيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ سَعْدٍ رضؓ قَالَ
كُنْتُ جَالِسًا فَتَنَقَّصُوْا عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رضؓ فَقُلْتُ لَقَدْ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنَّ لَهٗ
خِصَالًا ثَلٰثًا لَاَنْ يَّكُوْنَ لِيْ وَاحِدَةٌ مِّنْهُنَّ اَحَبُّ اِلَيَّ
مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ
غَدًا رَجُلًا يُّحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔

ترجمہ: خبر دی ہم کو حرمی بن یونس بن محمد طرسوسی نے، اس نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے ابو غسان نے، اس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالسلام
نے اس نے روایت کی موسیٰ صغیر سے، اس نے عبدالرحمن بن سابط

عِمرَانُ بنُ بکار عن (ابن) راشد قَالَ حَدَّثَنَا اَحمَدُ بنُ
خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ بنِ اَبِی نَجِیحٍ عَن
اَبِیهِ اَنَّ مُعٰوِیَةَ ذَکَرَ عَلِیَّ بنَ اَبِی طَالِبٍ فَقَالَ سَعدُ بنُ
اَبِی وَقَاصٍ وَاللّٰهِ لَاَن یَّکُونَ (اِلَیَّ اِحدٰی) لی احد من
خِصَالِهِ الثَّلٰثِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِن اَن یَّکُونَ لِی مَا طَلَعَت عَلَیهِ
الشَّمسُ لَاَن یَّکُونَ لِی مَا قَالَهٗ (فِی غَزوَةِ تَبُوکَ) بن
راده من تبوک اَمَا ترضٰی اَن تَکُونَ مِنِّی بِمَنزِلَةِ
هَارُونَ مِن مُوسٰی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعدِی اَحَبَّ اِلَیَّ
مِن اَن یَّکُونَ لِی مَا طَلَعَت عَلَیهِ الشَّمسُ لَاَن یَّکُونَ لِی
مَا قَالَهٗ یَومَ خَیبَر لَاُعطِیَنَّ الرَّایَةَ رَجُلًا یُحِبُّ اللّٰهَ
وَرَسُولَهٗ یَفتَحُ اللّٰهُ عَلٰی یَدَیهِ کَرَّارٌ لَیسَ بِفَرَّارٍ
اَحَبُّ اِلَیَّ مِن اَن یَّکُونَ لِی مَا طَلَعَت عَلَیهِ الشَّمسُ لَاَن
اَکُونَ صِهرَهٗ عَلٰی ابنَتِهٖ وَلِی مِنَ الوَلَدِ مِنهَا مَا لَهٗ
اَحَبُّ اِلَیَّ مِن اَن یَّکُونَ لِی مَا طَلَعَت عَلَیهِ الشَّمسُ۔

ترجمہ: ابی نجیح سے روایت ہے کہ معاویہ نے علی رضؓ کو ذکر کیا یعنی
اس کو بُرا کہا سو سعدؓ نے کہا کہ قسم ہے خدا کی البتہ حاصل ہونا ایک
خصلت کا تین خصلتوں اس کی سے محبوب تر ہے مجھ کو اس سے کہ ہو
میرے لئے وہ چیز کہ چڑھتا ہے اس پر سورج یعنی تمام دُنیا اور جو
کچھ کہ دُنیا میں ہے البتہ یہ کہ ہو میرے لیے وہ چیز کہ فرمائی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے (بیچ حق علیؓ کے) جب کہ پھیرا اس کو جنگِ
تبوک سے کیا تو راضی نہیں اس سے کہ ہو رتبہ تیرا میرے نزدیک

جیسے ہارونؑ کا رتبہ موسیٰؑ کے نزدیک تھا مگر اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں محبوب تر ہے نزدیک میرے اس چیز سے کہ چڑھتا ہے اس پر آفتاب پر البتہ ہو میرے لیے وہ چیز کہ فرمائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دن خیبر کے کہ مقرر میں دوں گا نشان اس مرد کو خدا اور رسولؐ کو دوست رکھتا ہے اس کے ہاتھ پر خدا فتح کرے گا حملہ کرنے والا ہے بھاگنے والا نہیں محبوب تر ہے نزدیک میرے اس سے کہ ہو میرے لیے وہ چیز کہ چڑھتا ہے اس پر آفتاب البتہ یہ کہ ہوں میں داماد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ کی بیٹی پر اور ہو میرے لیے اس سے اولاد جو کچھ کہ علیؓ کے لئے محبوب تر ہے نزدیک میرے اس چیز سے کہ چڑھتا ہے اس پر آفتاب۔

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ الْمَأْثُوْرَةِ بِأَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ

ان حدیثوں کا بیان جن میں یہ ذکر ہے کہ حضرت فاطمہؓ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہشت کی سب عورتوں کی سردار ہیں سوائے مریمؑ بیٹی عمران کے۔

حدیث (۱۲۷)

اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ

قَالَتْ مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ فَاَكَبَّتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَّهَا فَبَكَتْ ثُمَّ اَكَبَّتْ عَلَيْهِ فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا فَقَالَتْ لَمَّا اَكْبَبْتُ عَلَيْهِ اَوَّلًا اَخْبَرَنِيْ اَنَّهٗ سَيَمُوْتُ مِنْ وَّجَعِهٖ فَبَكَيْتُ ثُمَّ اَكْبَبْتُ عَلَيْهِ اُخْرٰى فَاَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ اَسْرَعُ بِهٖ لُحُوْقًا وَّاَنِّيْ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَضَحِكْتُ۔

ترجمہ:۔ عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے سو فاطمہ رضؓ آئیں اور حضرتؐ پر جھکیں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بات کی ان سے پوشیدہ سو روئیں فاطمہ رضؓ پھر آپ جھکیں پھر آپؐ نے ان سے پوشیدہ بات کی پس ہنسیں فاطمہ رضؓ سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو میں نے فاطمہ رضؓ سے رونے اور ہنسنے کا سبب پوچھا فاطمہ رضؓ نے کہا کہ جب میں پہلی بار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکی تو آپ نے مجھ کو خبر دی کہ وہ وفات پاویں گے اسی بیماری سے، پھر میں دوسری بار جھکی سو آپؐ نے خبر دی کہ میرے اہلِ بیت میں سے اوّل تو ہی مجھ کو ملے گی یعنی جلدی اس جہان سے جاوے گی اور یہ کہ تو سردار ہے بہشت کی سب عورتوں کی سوا مریم بنتِ عمران کے سو میں نے اپنا سر اٹھایا اور ہنسی۔

حدیث (۱۲۸) اَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

خَلَفٍ قَالَ اَخْبَرَنِی مُوسَی بْنُ یَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنِیْ هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ وَهْبٍ اَنَّ اُمَّ سَلَمَۃَ رض اَخْبَرَتْہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعٰی فَاطِمَۃَ فَنَاجَاھَا فَبَکَتْ ثُمَّ حَدَّثَھَا فَضَحِکَتْ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ فَلَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُھَا عَنْ بُکَائِھَا وَضِحْکِھَا فَقَالَتْ اَخْبَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّمُوْتُ فَبَکَیْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِیْ اَنِّیْ سَیِّدَۃُ نِسَاءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ بَعْدَ مَرْیَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ فَضَحِکْتُ۔

ترجمہ: ام سلمہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رض کو بلایا اور ان سے پوشیدہ بات کی سو فاطمہ رض روئیں پھر ان کو اپنی طرف کھینچا یعنی اور ان سے پھر پوشیدہ بات کی سو فاطمہ رض ہنسیں۔ ام سلمہ رض نے کہا کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو میں نے فاطمہ رض سے رونے اور ہنسنے کا سبب پوچھا۔ فاطمہ رض نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو خبر دی کہ وہ وفات پائیں گے سو میں روئی پھر مجھ کو خبر دی کہ میں بہشت کی سب عورتوں کی سردار ہوں بعد مریم ع بیٹی عمران کے سو میں ہنسی۔

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فاطمہ رض کو دنیا کی سب عورتوں پر فضیلت حاصل ہے سوائے مریم علیہا السلام کے لیکن عائشہ رض کی حدیث میں مریم ع کا بھی استثنا نہیں سو احتمال ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتدریج اطلاع ہوئی ہے اور فضیلت فاطمہ رض کے ساتھ وحی کے تو آخر کو عموم فضل ان کا تمام عالم کی عورتوں پر ثابت ہوا۔

حدیث (۱۲۹)

حَدَّثَنَا (اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمُ) اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مُخْلِدِ بْنِ رَاهُوِیَہ قَالَ اَنْبَانَا جَرِیْرٌ عَنْ (یَزِیْدَ) یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ زِیَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ نُعَیْمٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَفَاطِمَۃُ سَیِّدَۃُ نِسَاءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اِلَّا مَا کَانَ مِنْ فَضْلِ مَرْیَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ۔

ترجمہ:۔ ابی سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسنؓ اور حسینؓ دونوں سردار ہیں بہشت کے جوانوں کے یعنی سردار ہیں اہلِ جنّت کے اور فاطمہ سردار ہیں بہشت کی عورتوں کی سوائے مریم بنت عمران کے۔

حدیث (۱۳۰)

(انبانا منصورُ الطوسیؒ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ الزُّبَیْرِیُّ) اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الطَّبْعِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا الرھیری عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْجَعْفَرٍ وَاسْمُہٗ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْحَازِمٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اَبْطَا عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا صَدْرَ النَّھَارِ فَلَمَّا کَانَ الْعِشَاءُ قَالَ لَہٗ قَائِلُنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ شَقَّ عَلَیْنَا (لَمْ تَرَکَ) تَرَکْتَنَا الْیَوْمَ قَالَ اِنَّ مَلَکًا مِنَ السَّمَاءِ لَمْ یَکُنْ رَاٰنِیْ فَاسْتَاْذَنَ اللّٰہَ تَبَارَکَ

فِیْ زِیَارَتِیْ فَاَخْبَرَنِیْ وَ بَشَّرَنِیْ اِنَّ فَاطِمَۃَ اِبْنَتِیْ سَیِّدَۃُ نِسَاءِ اُمَّتِیْ وَ اِنَّا حَسَنًا وَّحُسَیْنًا سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ۔

ترجمہ:۔ ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک دن صبح کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر دیر کی سو جب عشار کا وقت ہوا تو ہم میں سے کسی نے عرض کی کہ یا حضرت آپؐ کا دیر کرنا ہم پر شاق گزرا سو آپؐ کیوں تشریف نہ لائے. فرمایا آسمان کے ایک فرشتے نے مجھ کو نہ دیکھا تھا سو اس نے میری زیارت کے لئے خدا سے پروانگی چاہی سو اس نے مجھ کو خبر دی کہ فاطمہ میری بیٹی سردار ہے عورتوں بہشت کی اور حسنؓ اور حسینؓ دونوں سردار ہیں اہل بہشت کے۔

حدیث (۱۳۱)

اَنْبَانَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ زَکَرِیَّا قَالَ حَدَّثَنَا زَکَرِیَّا عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ اَقْبَلَتْ فَاطِمَۃُ رض کَاَنَّ مِشْیَتَھَا مِشْیَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا یَا بِنْتِیْ ثُمَّ اَجْلَسَھَا عَنْ یَمِیْنِہٖ اَوْ عَنْ شِمَالِہٖ ثُمَّ اَسَرَّ اِلَیْھَا حَدِیْثًا فَبَکَتْ فَقُلْتُ لَھَا اسْتَخَصَّکِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِحَدِیْثِہٖ وَتَبْکِیْنَ ثُمَّ اِنَّہٗ اَسَرَّ اِلَیْھَا حَدِیْثًا فَضَحِکَتْ فَقُلْتُ مَا رَاَیْتُ مِثْلَ الْیَوْمِ فَرَحًا اَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ وَ سَاَلْتُھَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ مَا کُنْتُ لِاُفْشِیَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَا قُبِضَ سَاَلۡتُھَا فَقَالَتۡ اِنَّہٗ
اَسَرَّ اِلَیَّ اَوَّلًا فَقَالَ اِنَّ جِبۡرَئِیۡلُ کَانَ یُعَارِضُنِیۡ
بِالۡقُرۡاٰنِ کُلَّ سَنَۃٍ مَرَّۃً وَ اِنَّہٗ قَدۡ عَارَضَنِیۡ بِہِ الۡعَامَ
مَرَّتَیۡنِ وَمَا اُرَانِیۡ اِلَّا وَقَدۡ حَضَرَ اَجَلِیۡ وَ اَنۡتِ
اَوَّلُ اَھۡلِ بَیۡتِیۡ لِحَاقًا بِیۡ وَنِعۡمَ السَّلَفُ اَنَا لَکِ
قَالَتۡ فَبَکَیۡتُ لِذٰلِکَ ثُمَّ قَالَ اَمَا تَرۡضٰی اَنۡ تَکُوۡنَ
سَیِّدَۃَ نِسَآءِ ھٰذِہِ الۡاُمَّۃِ اَوۡ نِسَآءِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ قَالَتۡ
فَضَحِکۡتُ۔

ترجمہ :۔ عائشہؓ سے روایت ہے کہ فاطمہؓ آئیں ان کی چال حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی چال کی طرح تھی سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا فراخی ہو بیٹی میری کو پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
کو اپنے دائیں یا بائیں بٹھایا پھر اس کے ساتھ چپکی بات کی سو
فاطمہؓ روئیں سو میں نے ان سے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
تجھ کو اپنی بات سے ہنسانا چاہا اور تم روتی ہو، پھر حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے اس کے ساتھ چپکی بات کی سو فاطمہؓ ہنسیں میں نے کہا
نہیں دیکھی میں نے مثل آج کے دن کی خوشی زیادہ تر نزدیک غم
سے یعنی خوشی کا غم کے بعد جلدی پیدا ہونا یا بالعکس اس طرح
کبھی نہیں دیکھا اور میں نے فاطمہؓ سے پوچھا کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے تجھ کو کیا فرمایا۔ فاطمہؓ نے کہا کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا بھید ظاہر نہ کروں گی۔ یہاں تک کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے وفات پائی تو میں نے فاطمہؓ سے وہ بات پوچھی سو فاطمہؓ

نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پہلی بار چپکی کہا کہ جبرئیل مجھ سے ہر برس میں قرآن کا ایک دور کرتے تھے اور تحقیق جبرئیل نے دور کیا مجھ سے قرآن کا اس سال میں دوبارہ اور میں نہیں دیکھتا اپنے تئیں مگر کہ نزدیک پہونچی اجل میری اور میرے اہل بیت میں سے تو مجھ کو پہلے ملے گی اور اچھا پیشوا ہوں میں واسطے تیرے، کہا فاطمہ رضؓ نے سو میں اس واسطے روئی، پھر فرمایا کیا تو خوش نہیں اس سے کہ ہو تو سردار بہشت کی سب عورتوں کی یا فرمایا مومنوں کی عورتوں کی سو میں ہنسی۔

حدیث (۱۳۲)

اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ الْبَحْرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ رضؓ قَالَتْ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْعًا مَّا يُغَادَرُ مِنَّا وَاحِدَةٌ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِيْ وَلَا وَاللّٰهِ اِنْ تَخْطِىْ مِشْيَتُهَا مِنْ مِّشْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَهَتْ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهَا مَرْحَبًا يَا بُنَيَّتِيْ فَاَقْعَدَهَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ اَوْ عَنْ يَّسَارِهٖ ثُمَّ سَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيْدًا ثُمَّ سَارَّهَا بِشَيْءٍ فَضَحِكَتْ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهَا مَا خَصَّكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِنَا بِالسِّرَارِ وَاَنْتِ تَبْكِيْنَ اَخْبِرِيْنِيْ مَا قَالَ لَكِ قَالَتْ مَا كُنْتُ لِاُفْشِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسِرِّهِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ قُلْتُ لَهَا اَسْأَلُكِ
بِالَّذِيْ لِيْ عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ مَا سَارَّكِ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَمَّا الْاٰنَ فَنَعَمْ سَارَّنِيْ
الْمَرَّةَ الْاُوْلٰى فَقَالَ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ كَانَ يُعَارِضُنِيْ
بِالْقُرْاٰنِ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَرَّةً وَّاِنَّهُ عَارَضَنِيْ بِهِ الْعَامَ
مَرَّتَيْنِ وَلَا اُرٰى اِلَّا اَجَلُ (الاجل الا) قَدِ اقْتَرَبَ
فَاتَّقِي اللّٰهَ تَعَالٰى وَاصْبِرِيْ فَبَكَيْتُ ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا
فَاطِمَةُ اَمَا تَرْضِيْنَ اَنْ تَكُوْنَ (اَنَّكِ تَكُوْنِيْ) سَيِّدَةَ
نِسَاءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَسَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ فَضَحِكْتُ۔

ترجمہ:۔ عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہم سب بی بیاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی تھیں ہم میں سے کوئی باقی نہ تھی سو فاطمہؓ آئیں اور قسم خدا کی فاطمہؓ کی چال اور روش حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چال اور روش کے مشابہ تھی یعنی دونوں صاحب ایک ہی طرح چلتے تھے، یہاں تک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس پہونچیں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ فراخی ہو بیٹی میری کو سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے دائیں یا بائیں بٹھایا پھر اس سے چپکی کچھ بات کی سو فاطمہؓ بہت شدت سے روئیں پھر اس سے چپکی کچھ بات کی سو فاطمہؓ ہنسیں۔ سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے یہاں وہاں سے چلے گئے تو میں نے فاطمہؓ سے کہا کہ کیا ہے وہ چیز کہ خاص کیا تجھ کو ساتھ اس کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان ہمارے سے ساتھ پوشیدگی کے اور تو روئی مجھ کو بتا کہ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ کو کیا کہا تھا، فاطمہ رضؓ نے کہا کہ نہیں ہوں
میں کہ ظاہر کردوں بھید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ سو جب حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو میں نے فاطمہ رضؓ کو کہا کہ سوال کرتی ہوں
میں تجھ کو اس چیز کے کہ میرے لئے ہے اوپر تیرے حق سے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے تجھ کو کیا بات کہی تھی۔ فاطمہ رضؓ نے کہا کہ اب پر اس
وقت بس کہتی ہوں جو کچھ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چپکی
کہا پہلی بار مجھ سے چپکی بات کہی سو فرمایا کہ جبرئیل مجھ سے ہر برس
میں قرآن کا ایک بار دَور کرتے تھے اور تحقیق کہ جبرئیل نے دور کیا
قرآن کا مجھ سے اس سال میں دوبار اور نہیں گمان کرتا میں مگر کہ میری
اجل نزدیک پہونچی بس ڈر اللہ سے اے فاطمہ رضؓ اور صبر کر بس میں
دی پھر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اے فاطمہ رضؓ کیا تو خوش نہیں
اس سے کہ ہو تو سردار بہشت کی عورتوں کی سو میں ہنسی۔

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ الْمَاثُوْرَةِ بِاَنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان ان حدیثوں کا جن میں یہ ذکر ہے کہ فاطمہ رضؓ میرے گوشت کا ٹکڑا ہے:-

حدیث (۱۲۳)

اَنْبَانَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ بْنِ
سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ
بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے اس نے سعدؓ سے کہ میں بیٹھا تھا سو لوگوں نے حضرت علیؓ پر طعن کیا۔ میں نے کہا میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے فرماتے تھے کہ علیؓ میں تین خصلتیں ہیں، البتہ ان میں سے ایک کا حاصل ہونا مجھ کو محبوب تر ہے سُرخ اونٹوں سے۔ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے فرماتے تھے کہ اس کا رتبہ میرے نزدیک ایسا ہے جیسے ہارونؑ کا رتبہ موسیٰؑ کے نزدیک تھا مگر فرق اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہوگا اور میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ مقرر میں کل نشان دوں گا اس مرد کو کہ خدا اور رسولؐ کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور رسولؐ اس کو دوست رکھتے ہیں، اور میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے فرماتے تھے کہ جس کا میں والی اور دوست ہوں اس کا علیؓ بھی والی اور دوست ہے۔

ف۔ اس حدیث میں مولیٰ کا لفظ واقع ہوا ہے، یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کا میں مولیٰ ہوں اس کا علی بھی مولیٰ ہے اور مولیٰ کے معنی والی اور دوست دونوں آئے ہیں اور اس حدیث میں دونوں معنی لینے درست ہیں پس اگر اس حدیث کے یہ معنی لئے جائیں کہ جس کا میں والی ہوں اس کا علی بھی والی ہے تو یہ بھی درست ہیں اور اگر یہ معنی لئے جاویں کہ جس کا میں دوست ہوں اس کا علی بھی دوست ہے تو بھی دُرست ہیں لیکن پہلے معنی لینے اولیٰ ہیں اس لیے کہ بہ تقدیر ثانی تخصیص کی کوئی وجہ نہیں مگر یہ کہا جاوے کہ مُراد یہ ہے کہ جو مجھ کو دوست رکھتا ہو علیؓ کو بھی دوست رکھے، واللہ اعلم بالصواب!

حدیث (۱۲)

اَخْبَرَنِیْ زَکَرِیَّا بْنُ یَحْیَی السِّجِسْتَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ

وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ اِنَّ بَنِيْ هَاشِمِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اِسْتَاذَنُوْنِيْ اَنْ يُّنْكِحُوْا ابْنَتَهُمْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍؓ فَلَا اٰذَنُ ثُمَّ لَا اٰذَنُ اِلَّا رَأْيٌ اَنْ يُّرِيْدَ بْنُ اَبِيْطَالِبٍؓ اَنْ يُّفَارِقَ (لِطَلِقٍ) ابْنَتِيْ وَاَنْ يَّنْكِحَ ابْنَتَهُمْ قَالَ (فَاِنَّمَا) هِيَ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ يُرِيْبُنِيْ مَا رَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا اٰذَاهَا وَمَنْ اٰذٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ۔

ترجمہ :۔ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ منبر پر فرماتے تھے کہ بنی ہشام بن مغیرہ مجھ سے اذن چاہتی ہیں یہ کہ نکاح کر دیں اپنی بیٹی یعنی ابوجہل کی بیٹی کا علی بن ابی طالبؓ سے اور نہیں اذن دیتا میں پھر نہیں اذن دیتا میں مگر یہ کہ ارادہ کرے بیٹا ابوطالبؓ کا یہ کہ طلاق دے بیٹی میری کو اور نکاح کرے بیٹی ان کی سے، فرمایا فاطمہؓ میرے گوشت کا ٹکڑا ہے یعنی وہ جزء ہے مجھ سے قلق میں ڈالتی ہے مجھ کو وہ چیز کہ قلق میں ڈالتی ہے فاطمہؓ کو اور ایذا دیتی ہے مجھ کو یعنی باطن میں وہ چیز کہ ایذا دیتی ہے اس کو اور جس نے ایذا دی رسول کو اس کا کیا اکارت ہوا۔

ذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِيْنَ لِهٰذَا الْخَبَرِ

بیانِ اختلاف ناقلین کا واسطے اس حدیث کے :۔

حدیث (۱۳۸)

اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ (سُلَيْمَانَ) قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ قَالَ سَمِعْتُ الْمِسْوَرَ بْنُ مَخْرَمَۃَ رض یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَکَّۃَ یَخْطُبُ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰہِ بَنِیْ ہِشَامٍ اسْتَاذَنُوْنِیْ اَنْ یَّنْکِحَ ابْنَتَھُمْ عَلِیًّا وَاِنِّیْ لَا اٰذَنُ اِلَّا اَنْ یُّرِیْدَ ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ اَنْ یُّفَارِقَ ابْنَتِیْ وَاَنْ یَّنْکِحَ ابْنَتَھُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ فَاطِمَۃَ بَضْعَۃٌ مِّنِّیْ یُوْذِیْنِیْ مَا اٰذَاھَا وَیَرِیْبُنِیْ مَا رَابَھَا وَمَا (لِاِبْنِ اَبِیْ طَالِب) کَانَ لَہٗ اَنْ یَّجْمَعَ بَیْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ؐ

ترجمہ:۔ مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مکہ میں خطبہ پڑھتے تھے پھر فرمایا کہ تحقیق ہشام کے بیٹے اذن چاہتے ہیں مجھ سے یہ کہ نکاح کریں اپنی بیٹی کا علیؑ سے اور نہیں اذن دیتا میں پھر نہیں اذن دیتا میں مگر یہ کہ ارادہ کرے بیٹا ابوطالبؓ کا یہ کہ طلاق دے بیٹی میری کو اور نکاح کرے بیٹی ان کی سے پھر فرمایا کہ مقرر فاطمہ رضؓ میرے بدن کا ٹکڑا ہے ایذا دیتی ہے مجھ کو وہ چیز کہ ایذا دیتی ہے اس کو اور قلق میں ڈالتی ہے مجھ کو وہ چیز کہ قلق میں ڈالتی ہے اس کو اور نہیں جائز علی رضؓ کو یہ کہ جمع کرے درمیان بیٹی دشمن خدا کے اور درمیان بیٹی رسولؐ خدا کے۔

ف۔ یہ حدیث لیث نے ابن ملیکہ سے روایت کی ہے اس نے مسور سے۔

حدیث (۱۳۵)

اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحٰرِثُ بْنُ مِسْکِیْنٍ قَرَأَ عَلَیْہِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ

اَبِی مُلَیْکَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِّنِّیْ مَنْ اَغْضَبَھَا اَغْضَبَنِیْ۔

ترجمہ:۔ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہؓ میرے گوشت کا ٹکڑا ہے جس نے اس کو غصے میں ڈالا اس نے مجھ کو غصے میں ڈالا۔

ف۔ یہ حدیث عمرو نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کی ہے اس نے مسورؓ سے۔

حدیث (۱۳۶)

انبانا محمد بن خالد قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ رضؓ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ رضؓ اَخْبَرَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ اَوْ بُضْعَةٌ مِّنِّیْ

ترجمہ:۔ مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہؓ میرے گوشت کا ٹکڑا ہے۔

ف۔ یہ حدیث مسورؓ سے علی بن الحسینؓ نے روایت کی ہے۔

حدیث (۱۳۷)

اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمِّیْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنِ الْوَلِیْدِ ابْنِ کَثِیْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ (طلحة) اَنَّہٗ حَدَّثَہٗ اَنَّ ابْنَ شِھَابٍ حَدَّثَہٗ اَنَّ عَلِیَّ ابْنَ الْحُسَیْنِ حَدَّثَہٗ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یَخۡطُبُ عَلٰی مِنۡبَرِہٖ ھٰذَا وَاَنَا یَوۡمَئِذٍ مُحۡتَلِمٌ فَقَالَ اِنَّ فَاطِمَۃَ رض بَضۡعَۃٌ مِّنِّیۡ۔

ترجمہ: مسور سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ اس منبر پر خطبہ فرماتے تھے اور میں اس وقت بالغ تھا۔ سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ میرے گوشت کا ٹکڑا ہے۔

ف۔ ابو جہل کی بیٹی مسلمان ہوئی تھی علی مرتضیٰ رض نے اس کے ساتھ نکاح کا ارادہ کیا تھا تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ میں حلال کو حرام نہیں کرتا اور حرام کو حلال نہیں کرتا یعنی ہر چند کہ دوسرا نکاح حلال ہے لیکن خوف تھا کہ حضرت فاطمہ رض سوکن کے رنج سے کہیں حضرت علی رض کی اطاعت میں توقف نہ کریں تو ان کے دین میں خلل پڑے اس واسطے کہ خاوند کی اطاعت جورو پر فرض ہے اس واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع فرمایا اور نیز یہ باعث تھا فاطمہ رض کی ایذا کا، اور ایذا پاتے اس سے نبی ؐ پس ہلاک ہوتے علی رض حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا سے۔ پس منع فرمایا ان کو بہ سبب شفقت کے اوپر ان کے اور شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرام ہے ایذا دینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہر حال اور ہر درجے اگرچہ پیدا ہو ایذا اس چیز سے کہ ہو اصل اس کے مباح اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خواص سے ہے۔

ذِكْرُ مَا خُصَّ بِهٖ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍؓ مِنَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ابْنَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَيْحَانَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَسَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا عِيْسٰى بْنِ مَرْيَمَ وَيَحْيٰى بْنُ زَكَرِيَّا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

بیان اس چیز کا کہ خاص کی گئی ساتھ اس کے حضرت علیؓ حسنؓ اور حسینؓ سے کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں اور آپ کے دو پھول ہیں دنیا سے یا اللہ کی رزق سے ہے جو آپ کو دنیا میں دیا اور سردار ہیں اہلِ بہشت کے سوا عیسےٰ بن مریم اور یحییٰ علیہما السلام کے۔

حدیث (۱۳۸)

اَنْبَانَا اَحْمَدُ بْنُ بَكَّارِ الْجَرَاعِيُّ (الحرانی) قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنْتَ يَا عَلِيُّ فَخَتَنِيْ وَاَبُوْ وَلَدَيَّ وَاَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ.

ترجمہ:۔ اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ اے علی پس تو میرا داماد ہے اور باپ ہے میرے دونوں بیٹوں کا اور تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ ابْنَايَ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا بیان کہ حسنؓ اور حسینؓ دونوں میرے بیٹے ہیں:

حدیث (۱۳۹)

اَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُوْسٰى هُوَ ابْنُ يَعْقُوْبَ الزَّمْعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُسْلِمُ بْنُ اَبِيْ سَهْلٍ النَّبَّالُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَرِيْرٌ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ حَارِثَةَ قَالَ طَرَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً لِبَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَرَجَ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰى شَيْءٍ لَا اَدْرِيْ مَا هُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِيْ قُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِيْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ فَكَشَفَ فَاِذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلٰى وَرِكَيْهِ فَقَالَ هٰذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِيْ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا۔

ترجمہ: اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ میں کسی کام کے لئے ایک رات

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے اس حال میں کہ کوئی چیز لپٹی تھی میں نہیں جانتا کہ وہ کیا تھی
سو جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا تو میں نے عرض کی کہ یہ کیا چیز
ہے جس کو آپ لپیٹے ہیں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا کھولا پس
ناگہاں وہ حسن رضؓ اور حسین رضؓ تھے آپ کے دونوں کولہوں پر سو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری
بیٹی کے بیٹے ہیں۔ الٰہی تو جانتا ہے کہ میں ان کو دوست رکھتا ہوں
سو تو بھی ان کو دوست رکھ۔

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ الْمَأْثُوْرَةِ فِيْ أَنَّ الْحَسَنَ رضؓ وَ الْحُسَيْنَ رضؓ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

ان حدیثوں کا بیان کہ وارد ہوئی ہیں اس باب میں کہ حسن رضؓ اور حسین رضؓ
دونوں سردار ہیں بہشت کے جوانوں کے:

حدیث (۱۴۰)

أَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ
قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَرْدَانَبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
بْنِ أَبِيْ نُعْمٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضؓ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنُ وَ
الْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

ترجمہ:۔ ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ حسنؓ اور حسینؓ دونوں سردار ہیں بہشت کے جوانوں کے۔

حدیث (۱۴۴۱)

اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ نُعَيْمٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ حَسَنًا وَحُسَيْنًا سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مَا اسْتَثْنَا مِنْ ذٰلِكَ۔

ترجمہ:- ابی سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسنؓ اور حسینؓ دونوں سردار ہیں بہشت کے جوانوں کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مرد کا استثنا نہیں کیا۔

حدیث (۱۴۴۲)

اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنْ مَرْوَانَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ نُعَيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا ابْنَيِ الْخَالَةِ عِيْسٰى وَيَحْيٰى ابْنِ زَكَرِيَّا۔

ترجمہ:- سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسنؓ اور حسینؓ دونوں سردار ہیں بہشت کے جوانوں کے سوا دو بیٹوں خالہ کے عیسیٰؑ اور یحییٰ کے۔

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَيْحَانَتَيَّ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا بیان کہ حسنؓ اور حسینؓ میرے دو پھول ہیں اس اُمت میں سے۔

حدیث (۱۴۳)

اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّغَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي اَنَسَ بْنَ مَالِكٍؓ قَالَ دَخَلْتُ اَوْ رُبَّمَا دَخَلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَنْقَلِبَانِ عَلَى بَطْنِهِ قَالَ وَيَقُوْلُ هُمَا رَيْحَانَتَيَّ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ.

ترجمہ: انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوا یا کہا کہ میں اکثر اوقات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوا اور حسنؓ اور حسینؓ دونوں آپ کے پیٹ پر کھیلتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ وہ میرے دو پھول ہیں اس امت میں سے۔

حدیث: (۱۴۴)

اَنْبَانَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجُرْجَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ اَنَّ اَبَاهُ مُعٰوِيَةَ (حَدَّثَهٗ) قَالَ سَمِعْتُ

مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ یَعْقُوْبَ عَنْ اَبِیْ نُعَیْمٍ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَاَتَاہُ رَجُلٌ یَسْاَلُہٗ عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ یَکُوْنُ فِیْ ثَوْبِہٖ وَیُصَلِّیْ فِیْہِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مِمَّنْ اَنْتَ قَالَ مِنْ اَھْلِ الْعِرَاقِ قَالَ مَنْ یَعْذِرُنِیْ مِنْ ھٰذَا یَسْاَلُنِیْ عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ ھُمَا رَیْحَانَتَیَّ مِنَ الدُّنْیَا۔

ترجمہ: ابی نعیمؒ سے روایت ہے کہ میں ابن عمرؓ پاس بیٹھا تھا سو ایک مرد آیا اور ابن عمرؓ سے پوچھا کہ اگر مچھر کا خون کپڑے میں لگا ہو اور کوئی اس میں نماز پڑھے تو اس کا کیا حکم ہے سو ابن عمرؓ نے کہا کہ تو کن لوگوں میں سے ہے اس نے کہا اہل عراق میں سے، ابن عمرؓ نے کہا کہ کون ہے کہ مجھ کو اس سے معذور رکھے کہ وہ مجھ کو مچھّر کے خون کا حکم پوچھتا ہے اور حالانکہ انھوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا قتل کیا اور میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے کہ مقرر حسنؓ اور حسینؓ میرے دُو پھول ہیں دُنیا سے۔

ذِکْرُ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ اَنْتَ اَعَزُّ اِلَیَّ مِنْ فَاطِمَۃَ وَ فَاطِمَۃُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْکَ۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث

بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوٗدَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ اَيْمَنَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ سَعْدًا رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَدْفَعَنَّ الرَّايَةَ اِلٰى رَجُلٍ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ يُفْتَحُ عَلٰى يَدَيْهِ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا اَصْحَابُهٗ فَدَفَعَهَا اِلٰى عَلِيٍّ۔

ترجمہ: سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر میں نشان دوں گا اُس مرد کو کہ خدا اور رسولؐ کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور رسول اس کو دوست رکھتے ہیں جس کے ہاتھ پر خدا فتح کرے گا، سو اصحاب نے اس کے لیے گردنیں بلند کیں یعنی ہر ایک شخص اس کا امیدوار ہوا سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ نشان علیؓ کو دیا۔

حدیث (۱۳)

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّهَاوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ اَنْبَانَا ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْحَكَمِ وَالْمِنْهَالِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ لِعَلِيٍّ وَكَانَ يَسِيْرُ مَعَهٗ اَنَّ النَّاسَ قَدْ اَنْكَرُوْا مِنْكَ اَنَّكَ تَخْرُجُ فِي الْبَرْدِ فِي الْمُلَاءِ وَتَخْرُجُ فِي الْحَرِّ فِي الْحَشْوِ وَالثَّوْبِ الْغَلِيْظِ قَالَ اَوَلَمْ تَكُنْ مَعَنَا بِخَيْبَرَ قَالَ بَلٰى قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا بَكْرٍ وَّعَقَدَ لَهُ الرَّايَةَ فَرَجَعَ وَبَعَثَ عُمَرَ وَعَقَدَ لَهٗ لِوَاءً فَرَجَعَ بِالنَّاسِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ كَرَّارًا

[Margin notes: ۷ الرهاوی ؛ ۷ انکروا ؛ ۷ الحشو ؛ ۷ لواء]

کا بیان جو علیؓ کے حق میں فرمائی کہ تو عزیز ہے نزدیک میرے فاطمہؓ سے اور فاطمہؓ محبوب تر ہے تجھ سے۔

حدیث (۱۴۵)

أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا عَلَى الْمِنْبَرِ بِالْكُوفَةِ يَقُولُ خَطَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَزَوَّجَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَمْ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْكَ وَأَنْتَ أَعَزُّ إِلَيَّ مِنْهَا۔

ترجمہ: ایک مرد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علیؓ سے سنا کوفہ کے منبر پر کہتے تھے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فاطمہؓ کے نکاح کا پیغام کیا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہؓ کا نکاح مجھ سے کر دیا۔ میں نے عرض کیا کہ یا حضرتؐ میں محبوب تر ہوں نزدیک آپ کے یا فاطمہؓ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہ مجھ کو تجھ سے محبوب تر ہے، اور تو مجھ کو اس سے عزیز تر ہے۔

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ مَا سَأَلْتُ لِنَفْسِي شَيْئًا إِلَّا وَقَدْ سَأَلْتُ لَكَ۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا بیان

جو حضرت علی کرم اللہ وجہ کے حق میں فرمائی کہ میں نے اپنے لیے کوئی چیز نہیں مانگی مگر کہ تیرے لئے بھی مانگی۔

حدیث ۱۴۶

اَنبَانَا عَبدُ الاَعلٰے بنُ وَاصِلِ بنِ عَبدِ الاَعلٰے قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بنُ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَنصُورُ بنُ اَبِی اَسوَدَ عَن یَزِیدَ بنِ اَبِی زِیَادٍ عَن سُلَیمَانَ بنِ اَبِی عَبدِ اللّٰہِ بنِ الحَربِ عَن جَدِّہٖ عَن عَلِیٍّ رض قَالَ مَرِضتُ فَعَادَنِی رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَیَّ وَاَنَا مُضطَجِعٌ فَاتَّکَی اِلٰی جَنبِی ثُمَّ سَجَّانِی بِثَوبِہٖ فَلَمَّا رَاٰی قَد ھَدَیتُ قَامَ اِلَی المَسجِدِ یُصَلِّی فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَہٗ جَاءَ فَرَفَعَ الثَّوبَ عَنِّی وَ قَالَ قُم یَا عَلِیُّ (فَقَد بَرَأتَ فَقُمتُ کَاَنَّ) فقدت نقمت بَرَأتُ کَاَنَّمَا لَم اَشتَکِ شَیئًا قَبلَ ذٰلِکَ فَقَالَ مَا سَاَلتُ رَبِّی شَیئًا فِی صَلَاتِی اِلَّا اَعطَانِی وَمَا سَاَلتُ لِنَفسِی شَیئًا اِلَّا قَد سَاَلتُہٗ لَکَ قَالَ عَبدُ الرَّحمٰن خَالَفَہٗ جَعفَرُ الاَحمَرُ فَقَالَ عَن یَزِیدَ بنِ اَبِی زِیَادٍ عَن عَبدِ اللّٰہِ بنِ حَربٍ عَن عَلِیٍّ۔

ترجمہ: حضرت علی رض سے روایت ہے کہ میں بیمار ہوا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری خبر کو آئے اور مجھ پر داخل ہوئے اور میں لیٹا تھا سو آپ نے میرے پہلو سے تکیہ کیا پھر مجھ کو اپنے کپڑے سے ڈھانکا سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ مجھ کو آرام ہوا

تو مسجد کی طرف کھڑے ہوئے سو جب نماز سے فارغ ہوئے تو پھر
آئے اور مجھ سے کپڑا اٹھایا اور فرمایا کھڑا ہو اے علی سو میں کھڑا ہوا
اس حال میں کہ تندرست تھا گویا کہ پہلے اس سے مجھ کو کچھ بیماری
نہ تھی۔ سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے نماز میں
اپنے رب سے کوئی چیز نہیں مانگی مگر کہ مجھ کو دی اور میں نے اپنے
لیے کوئی چیز نہیں مانگی مگر کہ وہ تیرے بھی مانگی۔ امام نسائی
نے کہا کہ مخالفت کی منصور کی جعفر احمر نے سو روایت کی یزید بن
ابی زیاد سے اس نے عبداللہ بن حرب سے اس نے علی رضہ سے۔

حدیث (۱۴۷)

أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ قَالَ لِي عَلِيٌّ
قَالَ وَجِعْتُ وَجَعًا شَدِيدًا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنَامَنِي فِي مَكَانِهِ وَقَامَ يُصَلِّي وَأَلْقَى عَلَيَّ
طَرَفَ ثَوْبِهِ ثُمَّ قَالَ قُمْ يَا عَلِيُّ فَقَدْ بَرِئْتَ لَا بَأْسَ
عَلَيْكَ وَمَا دَعَوْتُ اللهَ لِنَفْسِي شَيْئًا إِلَّا دَعَوْتُ لَكَ
بِمِثْلِهِ وَمَا دَعَوْتُ شَيْئًا إِلَّا قَدِ اسْتُجِيبَتْ لِي أَوْ
قَالَ أُعْطِيتُ إِلَّا أَنَّهُ قِيلَ لِي لَا نَبِيَّ بَعْدَكَ.

ترجمہ:۔ حضرت علی رضہ سے روایت ہے کہ میں سخت بیمار ہوا سو میں حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو
اپنی جگہ سُلایا اور آپ نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور اپنے کپڑے کا
کنارہ مجھ پر ڈالا پھر فرمایا کھڑا ہو اے علی رضہ کہ تو اچھا ہوا کچھ خوف نہیں
اوپر تیرے اور میں نے اپنے لئے کوئی چیز نہیں مانگی مگر کہ تیرے لئے

بھی اس کی مانند مانگی اور میں نے کوئی دعا نہیں مانگی مگر کہ میری دعا قبول ہوئی یا فرمایا کہ خدا نے مجھ کو وہ چیز دی مگر یہ کہ مجھ کو کہا گیا کہ تیرے بعد کوئی پیغمبر نہیں۔

ذِكْرُ مَا خَصَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ

بیان اس چیز کا کہ خاص کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے:

حدیث (۱۴۸)

اَنْبَانَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ (ابن قاسم) وَهُوَ ابْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا لِيْ سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ الْاَسَدِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رض اَنَّهُ اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الضَّالَّ قَدْ مَاتَ فَمَنْ يُّوَارِيْهِ قَالَ اذْهَبْ فَوَارِ اِيَّاكَ وَلَا تُحَدِّثَنَّ حَدِيْثًا حَتّٰى تَاْتِيَنِيْ قَالَ فَفَعَلْتُ ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَاَمَرَنِيْ اِنْ اَغْتَسِلَ وَدَعَا لِيْ بِدَعْوَاتٍ مَا يَسُرُّنِيْ مَا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ بِشَيْءٍ مِنْهُنَّ۔

ترجمہ: کعبؓ سے روایت ہے کہ علیؓ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کی کہ آپ کے چچا بوڑھے گمراہ مر گئے سو اس کو

دفنائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا اور اپنے باپ کو دفنا
اور کوئی بات نہ کر یہاں تک کہ تو میرے پاس آوے علیؓ نے کہا کہ
سو میں نے اس کو دفنایا پھر میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پاس آیا
سو مجھ کو حکم کیا نہانے کا اور میرے لیے کئی دعائیں کیں کہ نہیں
خوش لگتی مجھ کو وہ چیز کہ زمین پر ہے یعنی تمام دنیا بدلے کسی چیز
کے ان میں سے۔

حدیث (۱۴۹)

اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی عَنْ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ
اَخْبَرَنِیْ شُعْبَۃُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ فُضَیْلُ اَبُوْ مُعَاذٍ
عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَلِیٍّ رض قَالَ لَمَّا رَجَعْتُ اِلَی النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِیْ کَلِمَۃً مَا اُحِبُّ بِھَا
الدُّنْیَا۔

ترجمہ:۔ علیؓ سے روایت ہے کہ جب میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
پھرا تو آپ نے مجھ کو ایک بات کہی کہ نہیں دوست رکھتا میں بدلے
اس کے تمام دنیا کو۔

ذِکْرُ مَا خُصَّ بِہٖ عَلِیٌّ مِنْ صَرْفِ اَذَی الْحَرِّ وَالْبَرْدِ۔

بیان اس چیز کا کہ خاص کیے گئے ساتھ اس کے حضرت علیؓ بچنے ایذا
گرمی اور سردی کی سے:۔

حدیث (١٥٠)

اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی بْنِ اَیُّوْبَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ مَخْلَدِ الثَّقَفِیُّ عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی وَ هُوَ جَدِّیْ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ الصَّائِغِ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی اِنَّ عَلِیًّا رض خَرَجَ عَلَیْنَا فِیْ حَرٍّ شَدِیْدٍ وَعَلَیْهِ ثِیَابُ الشِّتَآءِ وَخَرَجَ عَلَیْنَا فِی الشِّتَآءِ وَ عَلَیْهِ ثِیَابُ الصَّیْفِ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَشَرِبَ ثُمَّ مَسَحَ الْعَرَقَ عَنْ جَبْهَتِهٖ فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰی اَبِیْهِ قَالَ یَا اَبَتِ اَرَاَیْتَ مَا صَنَعَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ کرم خَرَجَ عَلَیْنَا فِی الشِّتَآءِ وَعَلَیْهِ ثِیَابُ الصَّیْفِ وَخَرَجَ عَلَیْنَا فِی الصَّیْفِ وَعَلَیْهِ ثِیَابُ الشِّتَآءِ فَقَالَ اَبُوْ لَیْلٰی هَلْ تَطِیْبُ وَ اَخَذَ بِیَدِ ابْنِهٖ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَاَتٰی عَلِیًّا رض فَقَالَ لَهٗ عَلِیٌّ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ بَعَثَ اِلَیَّ وَ اَنَا اَرْمَدُ شَدِیْدُ الرَّمَدِ فَبَزَقَ فِیْ عَیْنَیَّ ثُمَّ قَالَ افْتَحْ عَیْنَیْكَ فَفَتَحْتُهُمَا فَمَا اشْتَکَیْتُهُمَا حَتّٰی السَّاعَةِ وَدَعَا لِیْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَ الْبَرْدَ فَمَا وَجَدْتُّ حَرًّا وَّلَا بَرْدًا حَتّٰی یَوْمِیْ هٰذَا۔

ترجمہ:۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلےٰ سے روایت ہے کہ نکلے ہم پر علی رض سخت گرمی میں اور ان پر سردی کے کپڑے تھے اور نکلے ہم پر

سردی میں اور ان پر گرمی کے کپڑے پھر علیؓ نے پانی منگایا اور
پیا پھر اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھا سو جب عبدالرحمٰن اپنے
باپ کی طرف پھرا تو کہا اے باپ بھلا بتلا تو امیر المومنینؓ نے کیا کیا
کہ ہم پر سردی میں نکلے اور ان پر گرمی کے کپڑے تھے اور ہم پر
گرمی میں نکلے اور ان پر سردی کے کپڑے تھے سو ابو لیلیٰ نے کہا
کہ کیا تو خوش طبعی کرتا ہے اور اپنے بیٹے کا ہاتھ پکڑا اور علیؓ پاس
آیا سو علیؓ نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی کو میرے پاس
بھیجا یعنی میرے بلانے کو اور میری آنکھیں بہت دکھتی تھیں سو
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لب میری آنکھ پر لگائی پھر فرمایا کہ
اپنی آنکھیں کھول سو میں نے آنکھیں کھولیں سو نہ شکایت کی میں
نے ان کی اب تک اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے دعا
کی سو فرمایا کہ الٰہی دور کر اس سے ایذا سردی اور گرمی کی سو بعد
اس کے آج تک نہ مجھ کو گرمی معلوم ہوئی اور نہ سردی.

ذِكْرُ مَا خُفِّفَ بِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ عَنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ:

بیان اس چیز کا کہ تخفیف کی گئی طفیل حضرت علیؓ کے اس امت سے:

حدیث (۱۵۱)

اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ
حَدَّثَنَا قَاسِمُ الْجَرْمِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُثْمَانَ

وَهُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰكُمْ صَدَقَةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رض مُرْهُمْ اَنْ يَتَصَدَّقُوْا قَالَ بِكَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِدِيْنَارٍ قَالَ لَا يُطِيْقُوْنَ قَالَ فَنِصْفُ دِيْنَارٍ قَالَ لَا يُطِيْقُوْنَ قَالَ فَبِكَمْ قَالَ بِشَعِيْرَةٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ لَزَهِيْدٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰكُمْ صَدَقٰتٍ اِلَى الْاٰخِرِ الْاٰيَةِ وَكَانَ عَلِيٌّ رض يَقُوْلُ بِيْ خُفِّفَ عَنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ۔

ترجمہ:۔ علی رض سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اُتری کہ اے ایمان والو جب سرگوشی کرو تم رسولؐ سے تو پہلے دو آگے سرگوشی اپنی کے صدقہ تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رض کو فرمایا کہ لوگوں کو حکم کریں کہ خیرات کریں علی رض نے عرض کی کہ کس قدر کے ساتھ صدقہ دیں فرمایا ایک دینار، علی رض نے عرض کی کہ لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدھی دینار صدقہ دیں۔ علی رض نے عرض کیا کہ اس کی بھی طاقت نہیں رکھتے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کس قدر کی طاقت رکھتے ہیں فرمایا ایک جو کی۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ تو بے رغبتی کرنے والا ہے دُنیا سے سو خدا تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ تم ڈرتے رہو اس سے کہ پہلے دو سرگوشی

اپنی سے صدقہ آخر تک۔ اور علیؓ کہتے تھے کہ میرے سبب سے خدا نے اس امت سے تخفیف کی۔

ذِكْرُ اَشْقَى النَّاسِ

سب لوگوں سے بدبخت آدمی کا بیان: ——————

حدیث (۱۵۲)

اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَمَاكٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍؓ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَعَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَفِيْقَيْنِ فِيْ غَزْوَةٍ فَلَمَّا نَزَلَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَقَامَ بِهَا رَاَيْنَا اُنَاسًا مِّنْ بَنِيْ مُدْلِجٍ يَعْمَلُوْنَ فِيْ عَيْنٍ لَهُمْ اَوْ فِيْ نَخْلٍ لَّهُمْ فَقَالَ لِيْ عَلِيٌّ يَا اَبَا الْيَقْظَانِ هَلْ لَّكَ اَنْ تَاْتِيَ هٰؤُلَاءِ فَتَنْظُرَ كَيْفَ يَعْمَلُوْنَ قَالَ قُلْتُ اِنْ شِئْتَ فَجِئْنَاهُمْ فَنَظَرْنَا اِلٰى عَمَلِهِمْ سَاعَةً ثُمَّ غَشِيَنَا النَّوْمُ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَعَلِيٌّ حَتّٰى اِضْطَجَعْتُ فِيْ ظِلِّ سَوْرٍ مِّنَ النَّخْلَةِ فِيْ دَقْعَاءٍ مِّنَ التُّرَابِ فَنِمْنَا فَوَاللهِ مَا انْتَبَهْنَا اِلَّا رَسُوْلُ اللهِ يُحَرِّكُنَا بِرِجْلِهِ وَقَدْ تَتَرَّبْنَا مِنْ تِلْكَ الدَّقْعَاءِ الَّتِيْ نِمْنَا عَلَيْهَا فَيَوْمَئِذٍ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رض يَا اَبَا تُرَابٍ لِمَا رَاٰى (يرى) مِمَّا عَلَيْهِ مِنَ التُّرَابِ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ بِاَشْقَى النَّاسِ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اُحَيْمِرُ ثَمُوْدَ الَّذِىْ عَقَرَ النَّاقَةَ وَالَّذِىْ يَضْرِبُكَ يَا عَلِيُّ عَلٰى هٰذِهٖ وَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى ضَرْبَةٍ حَتّٰى تَبَلَّ مِنْهَا هٰذِهٖ وَاَخَذَ بِلِحْيَتِهٖ۔

ترجمہ:۔ عمار بن یاسر رض سے روایت ہے کہ میں اور علی رض دونوں ایک جنگ میں رفیق تھے سو جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس جنگ میں اُترے اور وہاں ٹھہرے تو ہم نے بنی مدلج کے کچھ لوگ دیکھے کہ اپنی نہر یا کھجوروں میں کام کرتے تھے سو علی رض نے مجھ سے کہا کہ اے ابا یقظان (یہ عمار رض کی کنیت ہے) کیا تو چاہتا ہے کہ ان لوگوں پاس چلے اور دیکھے کہ کس طرح کام کرتے ہیں، عمار رض نے کہا کہ اگر تو چاہتا ہے تو چل سو ہم ان پاس گئے اور ان کا کام گھڑی تک دیکھتے رہے پھر ہم پر نیند غالب ہوئی سو میں اور علی رض دونوں چلے یہاں تک کہ ہم کھجوروں کی دیوار کے سائے میں لیٹے بیچ ڈھیلوں مٹی کے سو ہم سوئے سو قسم خدا کی نہ جگایا ہم کو کسی نے مگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اپنے پاؤں سے ہم کو ہلاتے تھے اور تحقیق خاک آلودہ ہوئے ہم ان ڈھیلوں سے کہ ان پر سوئے تھے سو اس دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رض کو کہا کھڑا ہو اے ابا تراب یعنی اے باپ مٹی کے اس سبب سے کہ تھی اس پر مٹی پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ بتلاؤں

لَیْسَ بِفَرَّارٍ فَاَرْسَلَ اِلَیَّ وَاَنَا اَرْمَدُ فَقُلْتُ اِنِّیْ اَرْمَدُ فَتَفَلَ فِیْ عَیْنَیَّ وَقَالَ اللّٰھُمَّ اکْفِہٖ اَذَی الْحَرِّ وَالْبَرْدِ قَالَ فَمَا وَجَدْتُ حَرًّا بَعْدَ ذٰلِکَ وَلَا بَرْدًا۔

ترجمہ:۔ ابی لیلیٰ رضؓ سے روایت ہے کہ وہ حضرت علیؓ کے ساتھ جاتے تھے یعنی سفر میں سو اس نے حضرت علیؓ سے کہا کہ لوگ تعجب کرتے ہیں آپ سے اس پر کہ آپ سردی میں پُرانے کپڑوں میں نکلتے ہو اور گرمی میں روئی کے کپڑوں اور موٹے کپڑوں میں نکلتے ہو یعنی نہ آپ کو سردی لگتی ہے نہ گرمی۔ فرمایا کیا تو جنگ خیبر میں ہمارے ساتھ نہیں تھا، اس نے کہا کیوں نہیں، کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے (پہلے) ابوبکرؓ کو نشان دیکر بھیجا سو وہ پھر آئے اور قلعہ فتح نہ ہوا، پھر عمرؓ کو نشان دے کر بھیجا سو وہ بھی لوگوں کے ساتھ پھر آئے یعنی اور قلعہ فتح نہ ہوا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر میں نشان دوں گا اس مرد کو خدا اور رسُول کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور رسول اس کو دوست رکھتے ہیں، بہت حملہ کرنے والا ہے بھاگنے والا نہیں۔ سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی آدمی میرے پاس بھیجا اور میری آنکھیں آئی تھیں میں نے عرض کی کہ میری آنکھیں دُکھتی ہیں سو آپؐ نے لعاب مبارک میری آنکھ پر لگایا اور فرمایا یعنی دُعا کی کہ الٰہی بچاؤ اس کو ایذا گرمی اور سردی سے سو بعد اس دُعا کے نہ تو مجھ کو کبھی گرمی معلوم ہوئی اور نہ سردی۔

ف۔ اس حدیث سے بھی حضرت علیؓ کی کمال فضیلت ثابت ہوئی کہ نہ اُن کو گرمی لگتی تھی اور نہ سردی اور یہ ایسی فضیلت ہے کہ ان کے سوا کسی کو حاصل نہیں ہوئی۔

میں تم کو بدبخت سب لوگوں میں ہم نے عرض کی کیوں نہیں فرمایا
بدبخت سب لوگوں میں دہ آدمی سرخ رنگ ثمود کا ہے جس نے صالح
پیغمبرؑ کی اونٹنی کی کونچیں کاٹیں اور وہ شخص کہ مارے گا تجھ کو اے علی
اس جگہ پر اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس جگہ پر رکھا
یہاں تک کہ تر ہو گی اس ضرب سے یہ داڑھی۔

ذِكْرُ اَحْدَثَ (اٰخر) النَّاسِ عَهْدًا بِرَسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا بیان کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت تازہ زمانہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کون تھا یعنی اخیر وقت میں حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے کس شخص سے بات چیت کی :-

حدیث (١٥٣)

اَنْبَانَا اَبُوالْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ اَنْبَانَا
جَرِيْرٌ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اُمِّ سَلَمَةَ
قَالَتْ اِنَّ اَحْدَثَ (اقرب) النَّاسِ عَهْدًا بِرَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ۔

ترجمہ :- ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
وفات کے اخیر وقت جس سے بات چیت کی وہ علی ہیں۔

حدیث (١٥٤)

اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ

عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اُمِّ مُوْسٰى قَالَتْ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ
وَالَّذِيْ يَحْلِفُ بِهٖ اُمُّ سَلَمَةَ اَنَّ اَقْرَبَ النَّاسِ
عَهْدًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ رض
قَالَ لَمَّا كَانَ غَدْوَةَ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا كَانَ اُرٰى فِيْ حَاجَةٍ اُظُنُّهٗ بَعَثَهٗ
فَجَعَلَ يَقُوْلُ جَاءَ عَلِيٌّ رض ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَجَاءَ
قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَلَمَّا جَاءَ عَرَفْنَا اَنَّ لَهٗ اِلَيْهِ
حَاجَةً فَخَرَجْنَا مِنَ الْبَيْتِ وَكَذَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ
فَكُنْتُ فِيْ اٰخِرِ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ ثُمَّ جَلَسْتُ
اَدْنَاهُنَّ مِنْ وَّرَاءِ الْبَابِ فَاَكَبَّ عَلِيٌّ رض فَكَانَ
اٰخِرَ النَّاسِ بِهٖ عَهْدًا فَجَعَلَ يُسَارُّهٗ وَيُنَاجِيْهِ.

ترجمہ :۔ ام سلمہ سے روایت ہے کہ وہ چیز کہ قسم کھالی ہے اس پر
ام سلمہ کہ اخیر وقت وفات کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سے
بات چیت کی وہ علی ہیں کہا کہ جب وہ صبح ہوئی کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے اس دن وفات پائی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو
علی رضہ کی طرف بھیجا اور علی رض کسی حاجت میں تھے میں گمان کرتا
ہوں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کسی کام سے بھیجا تھا،
سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہنے لگے کہ علی رض آیا ہے تین بار آپ
نے فرمایا سو علی آئے سورج نکلنے سے پہلے سو جب علی رض آئے
تو ہم نے پہچانا کہ آپ کو ان کے ساتھ کچھ کام ہے سو ہم سب گھر سے

نکلیں اور ہم اس دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس عائشہ کے گھر میں تھیں اور میں سب سے پیچھے نکلی پھر میں سب سے نزدیک دروازے کے پیچھے بیٹھی سو علی رضہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکے سو وفات کے وقت سب لوگوں سے پیچھے انھیں کے ساتھ بات چیت ہوئی سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم علی رضہ سے خفیہ اور چپکی بات کرنے لگے۔

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رضہ تُقَاتِلُ عَلٰى تَاوِيْلِ الْقُرْاٰنِ كَمَا قَاتَلْتُ عَلٰى تَنْزِيْلِهٖ

حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا بیان جو کہ علی رضہ کے حق میں فرمائی کہ تو قرآن موافق لڑے گا جیسے کہ میں لڑا اوپر اترنے قرآن کے۔

حدیث (۱۵۵)

أَنْبَانَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ وَاللَّفْظُ لَهٗ، عَنْ جَرِيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضہ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ اِلَيْنَا قَدِ انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهٖ فَرَمٰى بِهَا اِلٰى عَلِيٍّ رضہ فَقَالَ اِنَّ مِنْكُمْ مَنْ يُّقَاتِلُ عَلٰى تَاوِيْلِ الْقُرْاٰنِ كَمَا قَاتَلْتُ عَلٰى تَنْزِيْلِهٖ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا فَقَالَ

لَا فَقَالَ عُمَرُ اَنَا فَقَالَ لَا وَلٰکِنْ خَاصِفُ النَّعْلِ۔

ترجمہ:۔ ابی سعید خدری رضؓ سے روایت ہے کہ ہم بیٹھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے تشریف لائے اس حال میں کہ آپ کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ گیا تھا سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ جوتی علیؑ کی طرف پھینکی یعنی تاکہ ان کو ٹانکیں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق تم میں سے وہ شخص ہے کہ لڑے گا اوپر تاویل قرآن کے جیسے کہ لڑائی کی میں نے اُوپر اُترنے قرآن کے۔ ابوبکر رضؓ نے کہا کہ وہ میں ہوں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں، عمر رضؓ نے کہا کہ وہ میں ہوں فرمایا نہیں ولیکن وہ جوتا سینے والا ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ نُصْرَۃِ عَلِیٍّ رضؓ

حضرت علی کی مدد کے لئے رغبت دلانے کا بیان:۔

حدیث (۱۵۶)

اَنْبَاَنَا یُوْسُفُ بْنُ عِیْسٰی قَالَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ وَھْبٍ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ رضؓ فِی الرَّحْبَۃِ اُنْشِدُ بِاللّٰہِ مَنْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ غَدِیْرِ خُمٍّ اَللّٰہُ وَلِیِّیْ وَاَنَا وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ وَمَنْ کُنْتُ وَلِیَّہٗ فَھٰذَا وَلِیُّہٗ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَانْصُرْ مَنْ نَّصَرَہٗ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہٗ قَالَ سَعِیْدٌ فَقَامَ اِلٰی جَنْبِیْ سِتَّۃٌ وَقَالَ

حَارِثَةُ بْنُ مُضَرِّبٍ قَامَ مِنْ عِنْدِی سِتَّةٌ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ مُنَبِّعٍ قَامَ عِنْدِی سِتَّةٌ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ ذِی مُرٍّ أُحِبُّ مَنْ أَحَبَّهُ وَأُبْغِضُ مَنْ أَبْغَضَهُ۔

ترجمہ: سعید بن وہبؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے ایک جگہ میں فرمایا کہ میں قسم دیتا ہوں اللہ کی اس شخص کو کہ غدیر خم کے دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ دوست ہے میرا اور میں دوست ہوں مومنوں کا اور جس کا میں دوست ہوں اس کا یہ بھی دوست ہے، الہٰی دوست رکھ اس کو کہ دوست رکھے علیؓ کو اور دشمن رکھ اس کو کہ دشمن رکھے علی کو اور مدد کر اس کو کہ مدد کرے علیؓ کی اور ذلیل کرے اس کو ذلیل کر اُس کو۔ سعیدؓ نے کہا کہ میرے پہلو میں چھ آدمی کھڑے ہوئے اور حارث نے کہا کہ میرے نزدیک سے چھ آدمی کھڑے ہوئے اور زید بن منیع نے کہا کہ میرے نزدیک چھ آدمی کھڑے ہوئے اور عمرو بن ذی مر نے کہا کہ دوست رکھتا ہوں میں اس شخص کو کہ دوست رکھے علیؓ کو اور دشمن رکھتا ہوں میں اس شخص کو کہ دشمن رکھے اُس کو۔

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمَّارٍ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ۔

حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا بیان کہ عمار کے حق میں فرمائی کہ تجھ کو باغی گروہ قتل کرے گا۔

حدیث (۱۵۷)

اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدُ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّھْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَۃَ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدًا الْحَذَّاءِ یُحَدِّثُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِی الْحَسَنِ عَنْ اُمِّہٖ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ تَقْتُلُكَ الْفِئَۃُ الْبَاغِیَۃُ وَخَالَفَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ وَخَالِدُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اُمِّہٖ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ تَقْتُلُكَ الْفِئَۃُ الْبَاغِیَۃُ قَالَ اَبُوْعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَقَدْ رَوَاہُ ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ۔

ترجمہ:۔ ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمّار کو فرمایا کہ تجھ کو باغی گروہ قتل کرے گا اور مخالفت کی غندر کی ابوداوٗد نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے اس نے کہا کہ حدیث کی ہم کو ایوبؓ اور خالد نے حسن سے، اس نے روایت کی اپنی ماں سے، اس نے ام سلمہؓ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار کو فرمایا کہ تجھ کو باغی گروہ قتل کرے گا اور امام نسائی نے کہا کہ اور روایت کی یہ حدیث ابن عون نے حسنؓ سے۔

حدیث (۱۵۸)

اَنْبَاَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَۃَ عَنْ یَزِیْدَ وَھُوَ ابْنُ زُرَیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ

لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْخَنْدَقِ وَهُوَ يُعْطِيهِمُ اللَّبِنَ وَقَدْ اغْبَرَّ شَعْرَةُ صَدْرِهٖ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ مَا نَسِيتُ وَهُوَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ خَيْرَ خَيْرُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ قَالَتْ وَجَاءَ عَمَّارٌ فَقَالَ ابْنُ سُمَيَّةَ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ۔

ترجمہ:۔ ام سلمہ سے روایت ہے کہ جب جنگ خندق کا دن ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب کو اینٹیں دیتے تھے اور آپ کے سینے کے بال گرد آلود ہو گئے تھے ام سلمہ نے کہا کہ قسم ہے خدا کی میں نہیں بھولی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ الٰہی بہتری بہتری آخرت کی ہے سو بخشندے انصار اور مہاجرین کو ام سلمہ رض نے کہا کہ عمار رض آئے سو فرمایا کہ سمیہ کے بیٹے کو باغی گروہ قتل کرے گا۔

حدیث (۱۵۹)

اَنْبَأَنَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَتْ اُمُّ الْحُسَيْنِ قَالَتْ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اُمُّ سَلَمَةَ رض مَا نَسِيتُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ يُعْطِيهِمُ اللَّبِنَ وَقَدِ اغْبَرَّ شَعْرُهٗ وَهُوَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْخَيْرَ خَيْرَةُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ وَجَاءَ (عَمَّارٌ فَقَالَ) تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ۔

ترجمہ:۔ ام سلمہ رض سے روایت ہے کہ میں خندق کا دن نہیں بھولی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان کو اینٹیں دیتے تھے اور آپ کے بال

گرد آلودہ ہو گئے تھے اور آپ فرماتے تھے کہ الٰہی بہتری آخرت کی ہے سو بخش دے انصار اور مہاجرین کو اور عمار آئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے سمیہ کے بیٹے تجھ کو باغی گروہ قتل کرے گا۔

حدیث (۱۶۰)

أَنبَانَا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ الْحَكِيمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ۔

ترجمہ:۔ ابی سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمّار کو فرمایا کہ تجھ کو باغی گروہ قتل کرے گا۔

حدیث (۱۶۱)

أَنبَانَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنبَانَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رض قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ يُوشِكُ يَا ابْنَ سُمَيَّةَ وَمَسَحَ الْغُبَارَ عَنْ رَأْسِهِ لَعَلَّكَ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ۔

ترجمہ:۔ ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار کو

فرمایا کہ قریب ہے اے سمیہؓ کے بیٹے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سر سے گرد پونچھی کہ شاید تجھ کو باغی گروہ قتل کرے گا

حدیث (۱۶۲)

أَنْبَانَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَنْبَانَا الْعَوَّامُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ مَسْعُودٍ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ خُوَيْلِدٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مُعٰوِيَةَ فَأَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِي رَأْسِ عَمَّارٍ يَقُولُ كُلٌّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو لِيَطِيبَ أَحَدُ كُمَا نَفْسًا لِّصَاحِبِهٖ بِأَنِّيْ سَمِعْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ خَالَفَهُ شُعْبَةُ عَنِ الْعَوَّامِ عَنْ رَّجُلٍ عَنْ حَنْظَلَةَ ابْنِ سُوَيْدٍ.

ترجمہ :۔ اسود بن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ میں معاویہ کے پاس بیٹھا تھا سو دو مرد معاویہ پاس جھگڑتے آئے عمارؓ کے سر میں کہ ان میں سے ہر ایک کہتا تھا کہ میں نے اس کو قتل کیا سو عبد اللہ بن عمروؓ نے کہا کہ البتہ خوش ہونا ہے ایک تمہارا از روئے نفس کے واسطے ساتھ اپنے کے یعنی عمارؓ کے اور مقرر میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ تجھ کو باغی گروہ قتل کرے گا۔ امام نسائی نے کہا کہ مخالفت کی یزید کی شعبہ نے سو روایت کی عوام سے اس نے ایک مرد سے اس نے حنظلہ بن یزید سے۔

حدیث (۱۶۳) أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوَامِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ شَعْبَانَ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ سُوَیْدٍ قَالَ جِیْئَ بِرَاسِ عَمَّارٍ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَمَّارٌ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِیَةُ۔

ترجمہ:۔ حنظلہ سے روایت ہے کہ عمار کا سر لایا گیا سو عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے فرماتے تھے کہ اے عمار تجھ کو باغی گروہ قتل کرے گا۔

حدیث (۱۶۴)

اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ شُعَبُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِیَةُ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ خَالِفَهٗ اَبُوْمُعٰوِیَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے کہ عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا۔ امام نسائی نے کہا کہ مخالفت کی جریر کی ابومعاویہ نے سو روایت کیا اس کو اعمش سے اس نے کہا خبر دی ہم کو عبداللہ بن محمد نے۔ ابومعاویہ نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے اعمش نے اُس نے

حدیث (١٤)

اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ حَرْبِ الْمَرْوَزِیُّ قَالَ اَنْبَانَا مَعَاذُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ اَنْبَانَا الْحُسَیْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ قَالَ سَمِعْنَا اَبِیْ بُرَیْدَۃَ رضؓ یَقُوْلُ حَاصَرْنَا خَیْبَرَ وَاَخَذَ اللِّوَاءَ اَبُوْبَکْرٍ فَلَمْ یُفْتَحْ لَہٗ وَ وَاَخَذَہٗ مِنَ الْغَدِ عُمَرُ فَانْصَرَفَ وَلَمْ یُفْتَحْ لَہٗ وَ اَصَابَ النَّاسَ یَوْمَئِذٍ شِدَّۃٌ وَّجُھْدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ دَافِعٌ لِوَائِیْ غَدًا اِلٰی رَجُلٍ یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ لَا یَرْجِعُ حَتّٰی یُفْتَحَ لَہٗ وَبِتْنَا طَیِّبَۃٌ اَنْفُسُنَا اِنَّ الْفَتْحَ غَدًا فَلَمَّا اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الْغَدَاۃَ ثُمَّ قَامَ قَائِمًا وَدَعَا بِاللِّوَاءِ وَالنَّاسُ عَلٰی مَصَافِّھِمْ فَمَا مِنَّا اِنْسَانٌ لَّہٗ مَنْزِلَۃٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا وَھُوَ یَرْجُوْ اَنْ یَّکُوْنَ صَاحِبَ اللِّوَاءِ فَدَعَا عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَّھُوَ اَرْمَدُ فَتَفَلَ فِیْ عَیْنَیْہِ وَمَسَحَ عَنْہُ وَدَفَعَ اِلَیْہِ اللِّوَاءَ وَفَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ وَّقَالَ اَنَا فِیْمَنْ تَطَاوَلَ لَھَا۔

ترجمہ: بریدہؓ سے روایت ہے کہ ہم نے خیبر کو گھیرا اور ابوبکرؓ نے نشان لیا سو ان کے ہاتھ پر فتح نہ ہوئی سو اگلے دن عمرؓ نے نشان لیا سو پھرے اور ان کے ہاتھ پر بھی فتح نہ ہوئی اور اس دن لوگوں کو بہت تکلیف پہونچی سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر میں کل نشان

ن الغداۃ

ن وقال ابو الخیر انا فیمن تطاول لہا

روایت کی عبدالرحمن بن ابی زیاد سے

حدیث (۱۶۵)

اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَمْرُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الشَّیْبَانِیُّ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ اِنِّیْ لَاُسَایِرُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَمُعٰوِیَۃَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَمَّارٌ تَقْتُلُہُ الْفِئَۃُ الْبَاغِیَۃُ قَالَ عَمْرٌو یَا مُعَاوِیَۃُ اِسْمَعْ مَا یَقُوْلُ ھٰذَا فَجَذَبَہٗ فَقَالَ نَحْنُ قَتَلْنَاہُ اِنَّمَا قَتَلَہٗ مَنْ جَآءَ بِہٖ لَا یَزَالُ دَاحِضًا فِیْ قَوْلِکَ۔

ترجمہ :۔ عبداللہ بن حارث رضؓ سے روایت ہے کہ میں عبداللہ بن عمرو اور معاویہ کے ساتھ سیر کرتا تھا سو عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے فرماتے تھے کہ عمار رضؓ کو باغی گروہ قتل کرے گا سو عمرو نے کہا کہ معاویہ سُن یہ کیا کہتا ہے سو معاویہ نے اس کو اپنی طرف کھینچا اور کہا کہ ہم نے اس کو قتل کیا یعنی ہم نے اس کو قتل نہیں کیا اس کو اس شخص نے کہ لایا اس کو یعنی علی رضؓ کہ وہ اس کو اپنے ساتھ لائے کہ وہ ہمیشہ تیرے قول میں پھسلے گا یعنی تجھ سے الزام کھاوے گا کہ وہ اس کو اپنے ساتھ کیوں لایا۔

ف : عمار رضؓ علی رضؓ کے رفیق تھے جب معاویہ اور علی مرتضیٰ رضؓ سے لڑائی ہوئی یعنی جنگ صفین میں تب عمار رضؓ شہید ہوئے معاویہ کے لشکر کے ہاتھ سے سو معاویہ

کہتے تھے کہ ہم نے عمارؓ کو قتل نہیں کیا بلکہ ان کو علیؓ نے قتل کیا کہ وہ ان کو اپنے ساتھ لائے اور ان کے قتل کا سبب ہوئے اور درحقیقت معاویہ کا کہنا خطا اجتہادی ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ امام بحق علی مرتضےٰ رضؓ تھے اور معاویہ کا لشکر باغی تھا گو اس کے لشکر میں بعض اصحاب بھی تھے۔

ذِکرُ قَولِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ تَمرُقُ مَارِقَۃٌ مِنَ النَّاسِ سَتَبلٰی قَتلَھُم اَولَی الطَّائِفَتَینِ بِالحَقِّ۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا بیان کہ لوگوں میں ایک فرقہ نکلے گا کہ مبتلا ہو گا ساتھ قتل ان کے کے نزدیک تر دونوں فرقوں کا ساتھ حق کے۔

حدیث (۱۶۶)

اَنبَاَنَا مُحَمَّدُ بنُ المُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنِی عَبدُ الاَعلٰی قَالَ حَدَّثَنَا دَاؤدُ عَن اَبِی نَضرَۃَ عَن اَبِی سَعِیدِ الخُدرِیِّ رضؓ اَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَمرُقُ مَارِقَۃٌ مِنَ النَّاسِ سَتَبلٰی قَتلَھُم اَدنَی الطَّائِفَتَینِ۔

ترجمہ:-

ابو سعید رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں سے ایک فرقہ نکلے گا یعنی خارجی لوگ کہ قتل کرے گا ان کو نزدیک دونوں فرقوں کا ساتھ حق کے یعنی حضرت علی رضؓ

حدیث (۱۶۷)

اَنبانا احمدُ بنُ شعیبٍ قَالَ اَخبرَنا قُتَیبَۃُ بنُ سَعِیدٍ قَالَ حدَّثنا ابُو عوانَۃَ عَن قتادۃَ عَن اَبِی نضرۃَ عن اَبی سَعیدِ الخُدرِیّ رضؓ قَالَ قَالَ رسُولُ اللّٰہِ صلّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسلّمَ تکُونَ فی اُمَّتِی فِرقَتینِ فَیخرُجُ مِن بینِہِمَا مَارِقَۃٌ یَلی قتلَھُم اَولٰھُم بِالحَقّ۔

ترجمہ :۔ ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں ۲ فرقے پیدا ہوں گے اور ان کے درمیان ایک فرقہ نکلے گا کہ مبتلا ہوگا قتل ان کے سے نزدیک ساتھ ان کا حق کے۔

حدیث (۱۶۸)

اَنبانا احمدُ بنُ شُعَیبٍ قَالَ اَخبَرَنا عَمرُو بنُ عَلیٍّ قَالَ حدَّثنا یَحییٰ قَالَ حدَّثنا ابُو نضرَۃَ عَن اَبی سَعِیدِ الخُدرِیّ رضؓ قَالَ قَالَ رسُولُ اللّٰہِ صَلّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسلَّمَ تَفتَرِقُ اُمَّتِی فِرقَتَینِ تَمرُقُ بَینَھُمَا مَارِقَۃٌ تَقتُلُھُم اَولَی الطَّائِفَتَینِ بِالحَقّ۔

ترجمہ :۔ ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت ۲ فرقے ہوگی کہ ان کے درمیان ایک فرقہ نکلے گا۔ قتل کرے گا ان کو نزدیک ان کا ساتھ حق کے۔

حدیث (۱۶۹)

اَنبانا احمدُ بنُ شُعَیبٍ قَالَ اَخبَرَنا مُحمّدُ بنُ سُلیمانَ بنِ عبدُاللّٰہِ بنِ عُمَرَ قَالَ حدَّثنا بھزُ

عَنِ الْقَاسِمِ وَهُوَ ابْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْنَضْرَةَ
عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ تَمْرُقُ مَارِقَةٌ عِنْدَ فِرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ
الْمُسْلِمِیْنَ تَقْتُلُهَا اَوْلَی الطَّائِفَتَیْنِ بِالْحَقِّ.

ترجمہ:۔ ابی سعید خدری رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ ایک فرقہ نکلے گا وقت مختلف ہونے مسلمانوں کے قتل
کرے گا ان کو نزدیک دونوں فرقوں کا ساتھ حق کے۔

حدیث (۱۷۰)

اَنْبَانَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا الْمُقِیْمُ (المعتمر) قَالَ
سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْنَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ
الْخُدْرِیِّ رضؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ
ذَکَرَ اُنَاسًا مِّنْ اُمَّتِهٖ یَخْرُجُوْنَ فِیْ فِرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ
سِیْمَاهُمُ التَّحَالُقُ (تحلیق) یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ
کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ هُمْ مِنْ شَرِّ الْخَلْقِ
اَوْمِنْ اَشَرِّ الْخَلْقِ تَقْتُلُهُمْ اَدْنَی الطَّائِفَتَیْنِ اِلَی
الْحَقِّ قَالَ وَقَالَ کَلِمَةً اُخْرٰی قُلْتُ لِرَجُلٍ
بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ مَا هِیَ قَالَ قَالَ اَبُوْسَعِیْدٍ وَاَنْتُمْ
قَتَلْتُمُوْهُمْ یَا اَهْلَ الْعِرَاقِ.

ترجمہ:۔ ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ذکر کیے کچھ لوگ اپنی امت میں سے کہ نکلیں گے بیچ وقت

اختلاف کے لوگوں سے نشانی ان کی سر منڈانا ہے یعنی ان کے
سر منڈے ہوئے ہوں گے وے لوگ نکل جائیں گے اسلام سے
جیسے نکل جاتا ہے تیر نشانے سے وے لوگ سب مخلوق سے بدتر
ہیں قتل کرے گا ان کو نزدیک دونوں فرقوں کا ساتھ حق کے۔ راوی
نے کہا کہ ابو سعید نے ایک اور بات کہی سو کہا میں نے اس مرد کو
میرے اور اس کے درمیان تھا کہ ابو سعید نے کیا بات کہی کہا، کہا
ابو سعید نے تم قتل کرو گے ان کو اے اہلِ عراق۔

حدیث (۱۷۱)

أَنبأنا عَبدُ الأَعلَى بنُ وَاصِلٍ عَن عَبدِ الأَعلَى
قَالَ حَدَّثَنَا المُحَاضِرُ بنُ المُوَرِّعِ قَالَ حَدَّثَنَا الأَجلَحُ
عَن حَبِيبٍ أَنَّهُ سَمِعَ الضَّحَّاكَ المِشرَقِيَّ يُحَدِّثُهُم
وَمَعَهُ سَعِيدُ بنُ جُبَيرٍ وَمَيمُونُ بنُ أَبِي شَبِيبٍ وَّ
أَبُو البَختَرِيِّ وَأَبُو صَالِحٍ وَذَرٌّ الهَمدَانِيُّ وَالحَسَنُ
العُرَنِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الخُدرِيَّ يَروِي عَن
رَّسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِي قَومٍ يَخرُجُونَ
مِن هٰذِهِ الأُمَّةِ فَذَكَرَ مِن صَلٰوتِهِم وَزَكٰوتِهِم
وَصَومِهِم يَمرُقُونَ مِنَ الإِسلَامِ كَمَا يَمرُقُ السَّهمُ
مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ القُراٰنُ مِن تَرَاقِيهِم يَخرُجُونَ
فِي فِرقَةٍ مِنَ النَّاسِ يُقَاتِلُهُم أَقرَبُ النَّاسِ
إِلَى الحَقِّ

ترجمہ: حسنؓ سے روایت ہے کہ ابو سعیدؓ سے سُنا وہ حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے بیچ حق اس قوم کے کہ نکلیں گے
اس اُمّت میں سے سو بیان کی نماز ان کی اور زکوٰۃ ان کی اور روزہ
ان کا دے لوگ نکل جاویں گے دین سے جیسے نکل جاتا ہے تیر نشانے
سے قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے گلے کی ہنسلیوں سے تلے نہ
اُترے گا یعنی دل میں کچھ قرآن کا اثر نہ ہوگا نکلیں گے بیچ وقت اختلاف
کے لوگوں میں سے قتل کرے گا ان کو نزدیک تر ان کا ساتھ حق کے۔

ف۔ اس حدیث میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آئندہ کی خبر دی کہ خارجی
لوگ پیدا ہوں گے سو مطابق اس کے واقع ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد
وہ خارجی قوم پیدا ہوئی جنھوں نے حضرت علی مرتضیٰ رضؓ پر خروج کیا اور ان کی امامت
نہ مانی اور حضرت علی رضؓ نے ان کو قتل کیا۔ ابو سعید نے کہا کہ میں بھی اس لڑائی میں
موجود تھا۔ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نشانی فرمائی ان میں موجود تھے۔

ذِكْرُ مَا خُصَّ بِهٖ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِىُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ مِنْ قِتَالِ الْمَارِقِيْنَ

بیان اس چیز کا کہ خاص کیے گئے ساتھ اس کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ
خارجیوں کی سے۔

حدیث (۱۷۲)

اَنْبَاَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ
قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ
اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ

ابنُ عبدِ الرَّحمٰنِ عَن ابی سعیدِ الخدریؓ رضؓ بینا نحنُ
عِندَ رسولِ اللهِ صلّی اللهُ علیهِ وسلَّمَ وهُوَ یقسِمُ
قَسمًا اتاهُ ذو الخُوَیصرۃِ وھُوَ رجلٌ مِن بنی تمیمٍ
فقالَ یا رسولَ اللهِ اِعدِل فقالَ رسولُ اللهِ صلّی اللهُ
علیهِ وسلَّمَ ومن یعدِلُ اِذا لم اعدِل قد خِبتُ
وخسرتَ اِن لم اکُن اعدِلُ فقالَ عُمرُ یا رسولَ
اللهِ ائذَن لی فیهِ اضرِب عُنقهٗ قالَ رسولُ اللهِ صلّی
اللهُ علیهِ وسلَّمَ دعهُ فاِنَّ لهٗ اصحابًا یحقِرُ احدُکُم
صلٰوتہُم وصیامھُم مَعَ صِیامِھِم (ن دعهٗ صلوته مع
صلٰوته وصیامهٗ مع صیامه) یقرءُونَ القُراٰنَ لا یجاوِزُ
تراقیھُم یمرُقونَ مِنَ الاسلامِ (کما یمرُقُ) السھمُ
مِنَ الرَّمیَّۃِ یُنظَرُ اِلی النَّصلۃِ فلا یوجَدُ فیهِ شیئٌ
ثُمَّ یُنظرُ اِلی رِصافهٖ فلا یوجدُ فیهِ شیئٌ سَبَقَ
الفرثَ والدَّمَ اٰیتُھُم رجلٌ اسوَدُ اِحدٰی عضُدیهِ
مِثلُ ثدیِ المرأۃِ ومثلُ البضعۃِ.... ویخرجونَ
علٰی خیرِ فِرقۃٍ مِنَ النَّاسِ قالَ ابو سعیدٍ فاشھدوا
(فاشھد) اِنّی سمعتُ ھٰذا مِن رسولِ اللهِ صلّی اللهُ
علیهِ وسلَّمَ واشھدُ اَنَّ علیَّ بنَ ابی طالبٍ کرَّمَ اللهُ
وجھهٗ قاتلھُم وانا معهٗ فامرَ بذٰلکَ الرَّجُلِ
فالتُمِسَ فوُجِدَ فاُتِیَ بهٖ حتّٰی نظرتُ اِلیهِ علی
النَّعتِ الَّذی نعتَ بهٖ رسولُ اللهِ صلّی اللهُ علیهِ وسلَّم۔

ترجمہ:۔ ابو سعید سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ ہم حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کچھ مال تقسیم کرتے تھے ناگہاں آپ کے پاس ذوالخویصرہ آیا اور وہ
ایک مرد تھا قبیلہ بنی تمیم سے سو اس نے کہا کہ اے حضرتؐ انصاف
سے تقسیم کرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں انصاف
نہ کروں گا تو پھر دنیا میں کون منصف پیدا ہوگا۔ تحقیق ناامید ہوا
تو اور ٹوٹے میں پڑا تو عمر فاروقؓ نے کہا کہ اگر حکم ہو تو میں گردن
اس کی کاٹ ڈالوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دے
اس کو اس لئے کہ تحقیق واسطے اس کے تابعدار ہوں گے کہ حقیر
جانے گا روزہ اپنا بیچ مقابلہ روزے اُن کے کے، پڑھیں گے قرآن
یعنی اس کی تلاوت ہمیشہ کریں گے اور مبالغہ کریں گے بیچ رعایت
مخارج حروف کے حالانکہ قرآن ان کے گلے کی ہنسلیوں سے نیچے
نہ اُترے گا، وے لوگ نکل جائیں گے اسلام سے جیسے نکل جاتا ہے
تیر نشانے سے اس کی گانسی کو دیکھے تو خون کا کچھ اثر نہ پاوے
پھر اس کے پارہ کو دیکھے تو کچھ اثر نہ پاوے پھر تیر کی لکڑی کو دیکھے
تو کچھ اثر نہ پاوے پھر تیر کے پر کو دیکھے تو کچھ نشان نہ پاوے۔
تیر پار نکل گیا پیٹ کے گوبر اور خون سے یعنی جیسے پار ہوئے تیر
میں جانور کا کچھ اثر نہیں لگا رہتا ہے اسی طرح اس قوم میں اسلام
کا کچھ اثر باقی نہ رہے گا اس قوم کی پہچان یہ ہے کہ ان میں ایک سیاہ
مرد ہوگا کہ اس کا ایک بازو جیسے عورت کا پستان یا جیسے گوشت
کا لوتھڑا کہ جنبش کیا کرے گا آدمیوں کے عمدہ تر گروہ پر خروج کریں گے

یعنی علی مرتضیٰ رضؓ سے باغی ہوں گے ان کی امامت نہ مانیں گے۔ ابوسعید رضؓ نے کہا پس گواہ رہو کہ میں نے یہ حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ علی مرتضیٰ رضؓ نے ان کو قتل کیا اور میں بھی ان کے ہمراہ تھا اور جب فتحیاب ہوئے علی رضؓ اوپر ان کے تو حکم فرمایا آپ نے ساتھ تلاش کرنے اس شخص کے درمیان مقتولوں کے پس تلاش کیا گیا۔ پس لایا گیا وہ پاس علی رضؓ کے یہانتک کہ دیکھا میں نے طرف اس کی اور پایا میں نے اس کو اوپر اُس صفت کے کہ بیان کی تھی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

حدیث (۱۷۳)

أَنبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّا بْنُ الْبَهْلُوْلِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَحَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَذَكَرَ آخَرَ قَالَا حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَالضَّحَّاكِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ يُقَسِّمُ قَسْمًا اَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اعْدِلْ قَالَ وَيْحَكَ وَمَنْ يَّعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِيْ حَتّٰى اَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنَّ لَهُ اَصْحَابًا يَحْتَقِرُ اَحَدُكُمْ صَلٰوتَهُ مَعَ صَلٰوتِهِمْ وَصِيَامَهُ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ حَتّٰى اَنَّ اَحَدَكُمْ يَنْظُرُ اِلٰى

نَصْلِهٖ فَلَا يَجِدُ فِيْهِ شَيْئًا ثُمَّ يَنْظُرُ اِلٰى رُصَافِهٖ
فَلَا يَجِدُ فِيْهِ شَيْئًا ثُمَّ يَنْظُرُ اِلٰى نضيه فَلَا يَجِدُ
فِيْهِ شَيْئًا ثُمَّ يَنْظُرُ اِلٰى قَدْرِهٖ فَلَا يَجِدُ فِيْهِ شَيْئًا
سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ يَخْرُجُوْنَ عَلٰى خَيْرِ فِرْقَةٍ
مِّنَ النَّاسِ اٰيَتُهُمْ رَجُلٌ مُخْدَجٌ اَزْعَجُ اِحْدٰى
يَدَيْهِ مِثْلَ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ اَوْ كَالْبُضْعَةِ تَدُرْدُرُ
قَالَ اَبُوْسَعِيْدٍ رض اَشْهَدُ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَشْهَدُ اَنِّيْ كُنْتُ مَعَ
عَلِيٍّ رض بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ حِيْنَ قَاتَلَهُمْ فَاَرْسَلَ اِلَى الْقَتْلِ
فَاُتِيَ بِهٖ عَلَى النَّعْتِ الَّذِيْ نَعَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ :۔ ابو سعید خدری رض سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ ہم
ایک دن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کچھ مال تقسیم کرتے تھے تو ناگہاں ذوالخویصرہ
(منافق) حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا سو کہا کہ اے حضرت
انصاف سے تقسیم کرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے کمبخت
اگر میں انصاف نہ کروں گا تو پھر دنیا میں کون انصاف کرے گا۔
سو عمر فاروق رض نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو اس کی گردن کاٹ ڈالوں
سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار ہو واسطے اس کے
تابعدار ہوں گے کہ حقیر جانے گا ایک تمہارا نماز اپنی بیچ مقابلہ
نماز ان کی کے اور روزہ اپنا بیچ مقابلہ روزہ ان کے کے وے

دوں گا اس مرد کو کہ خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور رسول
اس کو دوست رکھتے ہیں نہ پھرے گا یہاں تک کہ خدا اس کے ہاتھ پر
فتح دے گا سو ہم نے خوشی سے رات کاٹی کہ کل فتح ہوگی اور جب صبح
ہوئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھی پھر کھڑے ہوئے اور
نشان منگایا اور لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے تھے سو ہم میں سے کوئی
آدمی ایسا نہ تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اس کا کچھ مرتبہ ہو مگر
کہ امیدوار تھا کہ اس کو نشان ملے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
علیؓ کو بلایا اور ان کی آنکھیں آئی تھیں سو لب مبارک ان کی آنکھ پر لگائی
اور مسح کیا اور ان کو نشان دیا اور خدا نے ان کے ہاتھ پر فتح دی۔
بریدہ حدیث کے راوی نے کہا کہ میں بھی ان لوگوں میں تھا جو نشان
کے امیدوار تھے۔

حدیث (۱۵)

اَنۡبَانَا مُحَمَّدُ بۡنُ بَشَّارٍ بُنۡدَارُ الۡبَصۡرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بۡنُ جَعۡفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَوۡفٌ عَنۡ مَیۡمُوۡنٍ اَبِیۡ
عَبۡدِ اللّٰہِ اَنَّ عَبۡدَ اللّٰہِ بۡنَ بُرَیۡدَۃَ حَدَّثَہٗ عَنۡ اَبِیۡہِ
بُرَیۡدَۃَ الۡاَسۡلَمِیِّ قَالَ لَمَّا کَانَ خَیۡبَرُ نَزَلَ رَسُوۡلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ بِحِصۡنِ اَھۡلِ خَیۡبَرَ اَعۡطٰی
رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اللِّوَآءَ عُمَرَ فَنَھَضَ
مَعَہٗ مَنۡ نَھَضَ مِنَ النَّاسِ فَلَقُوۡا اَھۡلَ خَیۡبَرَ فَانۡکَشَفَ
عُمَرُ وَ اَصۡحَابُہٗ فَرَجَعُوۡا اِلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ

لوگ نکل جاویں گے دین سے جیسے نکل جاتا ہے تیر نشانے سے یہاں تک کہ اگر تم میں سے کوئی اس کی گانسی کو دیکھے تو خون کا کچھ نشان نہ پاوے پھر اس کے پارہ کو دیکھے تو کچھ اثر نہ پاوے پھر اس تیر کی لکڑی کو دیکھے تو کچھ اثر نہ پاوے پھر تیر کے پر کو دیکھے تو کچھ اثر نہ پاوے تیر پار نکل گیا پیٹ کے گوبر اور خون سے آدمیوں کے عمدہ تر گروہ پر خروج کریں گے، اس قوم کی پہچان یہ ہے کہ ان میں ایک مرد ناقص سیاہ آنکھ والا ہوگا کہ اس کا ایک ہاتھ مانند پستان عورت کی، یا مانند لوتھڑے گوشت کی ہوگا کہ ہلتا ہوگا۔ ابوسعید رضہ نے کہا کہ گواہی دیتا ہوں میں کہ میں نے یہ حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ میں حضرت علی رضہ کے ساتھ تھا جبکہ علی رضہ نے ان کو قتل کیا سو حضرت علی رضہ نے کسی کو مقتولوں کی طرف بھیجا سو وہ لایا گیا اس صفت پر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔

حدیث (١٧٤)

اَنْبَانَا حَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ حَارِثٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْحَرُوْرِيَّةَ لَمَّا خَرَجَتْ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رضہ فَقَالُوْا لَا حُكْمَ اِلَّا لِلّٰهِ قَالَ عَلِيٌّ رضہ كَلِمَةُ حَقٍّ اُرِيْدَ بِهَا بَاطِلٌ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَ اُنَاسًا اِنِّيْ لَاَعْرِفُ صِفَتَهُمْ فِيْ هٰؤُلَاءِ

الَّذِينَ يَقُولُونَ الْحَقَّ بِأَلْسِنَتِهِمْ لَا يَجُوزُ هٰذَا مِنْهُمْ وَأَشَارَ إِلَى حَلْقِهِ مِنْ أَبْغَضِ خَلْقِ اللّٰهِ إِلَيْهِ مِنْهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ إِحْدٰى يَدَيْهِ كَلَبْنِ شَاةٍ أَوْحُلْمَةِ ثَدْيٍ فَلَمَّا قَاتَلَهُمْ عَلِيٌّ رض قَالَ انْظُرُوا فَنَظَرُوا فَلَمْ يَجِدُوا شَيْئًا قَالَ ارْجِعُوا وَاللّٰهِ مَا كَذِبْتُ وَلَا كُذِبْتُ مَرَّتَيْنِ أَوْثَلَاثًا ثُمَّ وَجَدُوهُ فِي خِرْبَةٍ فَأَتَوا بِهِ حَتّٰى وَضَعُوهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ أَنَا حَاضِرُ ذٰلِكَ مِنْ أَمْرِهِمْ وَقَوْلِ عَلِيٍّ۔

ترجمہ:۔ عبیداللہ بن ابی رافع غلام آزاد شدہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جب فرقہ حروریہ یعنی قوم خوارج نے حضرت علی رض پر خروج کیا سو کہنے لگے کہ نہیں حکم ہے مگر اللہ کا حضرت علی رض نے کہا کہ یہ کلمہ حق ہے لیکن مراد اس سے باطل ہے کہ مقرر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفت کی کچھ لوگوں کی کہ تحقیق میں پہچانتا ہوں صفت ان کی بیچ ان لوگوں کے کہ اپنی زبانوں سے حق کہتے ہیں اور یہ حق ان کی زبانوں سے آگے نہیں بڑھتا اور اشارہ کیا طرف گلے اپنے کی وے لوگ خدا کے نزدیک سب خلقت سے بدتر ہیں پہچان ان کی یہ ہے کہ ان میں ایک مرد سیاہ ہے کہ اس کا ایک ہاتھ مانند تھن بکری کی یا سر پستان کی ہے سو جب علی رض ان سے لڑے تو فرمایا وہ مرد تلاش کرو سو لوگوں نے تلاش کیا سو کوئی چیز نہ پائی فرمایا پھر جاؤ قسم ہے خدا کی میں نے جھوٹ نہیں کہا میں نے جھوٹ نہیں کہا۔ دوبار یا تین بار یہ کلمہ کہا۔ پھر لوگوں نے اس کو

ایک ویران زمین میں پایا اور لائے یہاں تک کہ اس کو حضرت علیؓ کے سامنے رکھا۔ عبداللہ نے کہا کہ میں اس وقت حاضر تھا جبکہ علیؓ نے اس کی تلاش کرنے کا حکم فرمایا اور خوارج کے حق میں حدیث فرمائی۔

حدیث (۱۷۵)

اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعٰوِیَۃَ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ ہِشَامٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ خَیْثَمَۃَ عَنْ سُوَیْدِ بْنِ غَفَلَۃَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا یَقُوْلُ اِذَا حَدَّثْتُکُمْ عَنْ نَفْسِیْ فَاِنَّ الْحَرْبَ خَدْعَۃٌ وَ اِذَا حَدَّثْتُکُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَاَنْ اَخِرَّ مِنَ السَّمَآءِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَکْذِبَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَخْرُجُ (قَوْمٌ اَحْدَاثُ) الْاَسْنَانِ سُفَہَآءُ الْاَحْلَامِ یَقُوْلُوْنَ مِنْ قَوْلِ خَیْرِ الْبَرِیَّۃِ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ اِیْمَانُہُمْ حَنَاجِرَہُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّہْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ فَاِنْ اَدْرَکْتُمُوْہُمْ فَاقْتُلُوْہُمْ فَاِنَّ فِیْ قَتْلِہِمْ اَجْرًا لِمَنْ قَتَلَہُمْ عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

ترجمہ: سوید بن غفلہؓ سے روایت ہے کہ میں نے علیؓ سے سُنا فرماتے تھے جبکہ میں تم کو اپنی طرف سے بات کہوں تو جنگ فریب ہے اور اگر میں تم کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کروں تو البتہ مجھ کو آسمان سے گرنا محبوب تر ہے اس سے کہ حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ کہوں وہ چیز کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے نہ فرمائی ہو، میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے
کہ ایک قوم پیدا ہوگی اخیر زمانے میں کہ کم عمر ہوں گے اور بیوقوف
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کہیں گے اور قرآن پڑھیں گے
ان کا ایمان ان کے گلے سے نیچے نہ اُترے گا نکل جاویں گے دین سے
جیسے نکل جاتا ہے تیر نشانے سے سو اگر تو ان کو پاوے تو قتل کر ان کو
پس تحقیق کہ جو شخص ان کو قتل کرے اس کو قیامت کے دن خدا کے
نزدیک ثواب ہے۔

ف۔ ایک شخص منافق تھا ذوالخویصرہ اس کا نام تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کچھ مال تقسیم کرنے لگے اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ انصاف سے
تقسیم کرو۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے کمبخت اگر میں انصاف نہ کروں
گا تو پھر دنیا میں کون انصاف کرے گا۔ حضرت عمر رضؓ نے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو
میں اس کی گردن ماروں یہ منافق ہے۔ حضرت صلعم نے فرمایا نہ، لوگ بدنام کریں گے
کہ محمدؐ اپنے اصحاب کو قتل کرتا ہے۔ جب وہ اٹھ گیا تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہ حدیث فرمائی یعنی اس کی نسل سے بیدین لوگ پیدا ہوں گے سو مطابق
اس کے واقع ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خارجی لوگ پیدا ہوئے
جن کو حضرت علی رضؓ نے قتل کیا۔

ذِكْرُ اخْتِلَافِ عَلَى أَبِي إِسْحٰقَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ

بیان اختلاف کا ابی اسحاق پر اس حدیث میں؛

حدیث (۱۷۶) اَنْبَأَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَالْقَاسِمُ

ابْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ إِسْرَائِيْلَ
عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَخْرُجُ قَوْمٌ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ
لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا
يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ قِتَالُهُمْ حَقٌّ عَلٰى
كُلِّ مُسْلِمٍ۔ خَالَفَهٗ يُوْسُفُ بْنُ أَبِيْ إِسْحَاقَ فَأَدْخَلَ
بَيْنَ أَبِيْ إِسْحَاقَ وَبَيْنَ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَبْدِ
الرَّحْمٰنِ بْنِ مَرْوَانَ۔

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ لوگ اخیر زمانہ میں پیدا ہوں گے کہ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے گلے سے نیچے نہ اترے گا نکل جاویں گے دین سے جیسے نکل جاتا ہے تیر شکار سے، فرض ہے ہر مسلمان پر قتل کرنا ان کا مخالفت کی اسرائیل کی یوسف بن ابی اسحاق نے سو سوید بن غفلہ اور ابی اسحاق کے درمیان ایک مرد عبدالرحمٰن کو داخل کیا۔

حدیث (١٧٧)

أَنْبَأَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ
قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ
إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيْ قَيْسٍ الْأَزْدِيِّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ
عَنْ عَلِيٍّ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَخْرُجُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ

لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَخْرُجُ) یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِیَّةِ قِتَالُهُمْ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ۔

ترجمہ: علی رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے قرآن پڑھیں گے حالانکہ قرآن ان کے گلے سے نیچے نہ اُترے گا، نکل جاویں گے دین سے جیسے نکل جاتا ہے تیر نشانے سے ان کا قتل کرنا فرض ہے ہر مسلمان پر۔

حدیث (۱۷۸)

اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکَّارٍ الْحَرَّانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِیْلُ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰی عَنْ طَارِقِ بْنِ زِیَادٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَلِیٍّ اِلَی الْخَوَارِجِ فَقَتَلَهُمْ ثُمَّ قَالَ اُنْظُرُوْا فَاِنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ قَالَ اِنَّهٗ سَیَخْرُجُ قَوْمٌ یَتَکَلَّمُوْنَ بِالْحَقِّ لَا یُجَاوِزُ حُلُوْقَهُمْ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الْحَقِّ کَمَا یَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ سِیْمَاهُمْ اَنَّ فِیْهِمْ رَجُلًا اَسْوَدُ مُخْدَجُ الْیَدِ فِیْ یَدِهٖ شَعَرَاتٌ سُوْدٌ اِنْ کَانَ هُوَ فَقَدْ قَتَلْتُمْ شَرَّ النَّاسِ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ هُوَ فَقَدْ قَتَلْتُمْ خَیْرَ النَّاسِ فَبَکَیْنَا ثُمَّ قَالَ اطْلُبُوْا فَطَلَبْنَا فَوَجَدْنَا الْمُخْدَجَ فَخَرَرْنَا سُجُوْدًا وَخَرَّ عَلِیٌّ رضؓ مَعَنَا سَاجِدًا غَیْرَ اَنَّهٗ

یَتَکَلَّمُوْنَ بِکَلِمَۃِ الْحَقِّ۔

ترجمہ: طارق بن زیادؓ سے روایت ہے کہ ہم علیؓ کے ساتھ خوارج سے لڑنے کو نکلے سو حضرت علیؓ نے ان کو قتل کیا پھر فرمایا تلاش کرو کہ مقرر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب ہے کہ کچھ لوگ پیدا ہوں گے کہ حق بولیں گے اس حال میں کہ حق ان کے گلوں سے نیچے نہ اترے گا۔ نکل جاویں گے دین سے جیسے نکل جاتا ہے تیر نشانے سے، پہچان ان کی یہ ہے کہ ان میں ایک مرد سیاہ ہے اس کا ہاتھ ناقص ہے اس کے ہاتھ پر سیاہ بال ہیں اگر وہ ہو تو مقرر قتل کیا تم نے بدترین خلقت کا اور اگر وہ نہ ہو تو مقرر قتل کیا تم نے بہترین خلقت کا۔ سو ہم روئے پھر فرمایا تلاش کرو سو ہم نے تلاش کیا اور ناقص ہاتھ والا آدمی پایا سو ہم سجدے میں گرے اور حضرت علیؓ بھی سجدے میں گرے لیکن وہ زبان سے حق بولیں گے۔

حدیث (۱۷۹)

اَنْبَانَا الْحُسَیْنُ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْعَوَانَۃَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْسُلَیْمٍ الْبَلْخِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ اَنَّہٗ کَانَ مَعَ عَلِیٍّ رضؓ یَوْمَ النَّھْرَوَانِ قَالَ وَکُنْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ اُصَارِعُ رَجُلًا عَلٰی یَدِہٖ شَیْئٌ فَقُلْتُ مَاشَانُ یَدِكَ قَالَ اَکَلَھَا بَعِیْرٌ فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ النَّھْرَوَانِ وَقَتَلَ عَلِیٌّ الْحَرُوْرِیَّۃِ فَخَرَجَ عَلٰی قَتْلِھِمْ حِیْنَ لَمْ یَجِدْ ذِی الثُّدَیِّ فَطَافَ حَتّٰی وَجَدَہٗ فِیْ سَاقِیَۃٍ فَقَالَ صَدَقَ

اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ وَ بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَفِی مَنْکِبَیْہِ ثَلٰثُ شَعَرَاتٍ مِنْ حُلْمَۃِ الثَّدْیِ ثَوَابُ مَنْ قَتَلَھُمْ (قَاتَلَھُمْ)۔

ترجمہ :۔ ابو سلیم بلخی سے روایت ہے کہ خبر دی مجھ کو میرے باپ نے کہ وہ جنگ نہروان (ایک شہر کا نام ہے) کے دن حضرت علی رضؓ کے ساتھ تھا اس نے کہا کہ میں اس سے پہلے ایک مرد سے کشتی کیا کرتا تھا کہ اس کے ہاتھ پر کوئی چیز تھی یعنی کچھ قصور تھا میں نے کہا کہ کیا حال ہے تیرے ہاتھ کا، کہا اونٹ نے چباڈالا تھا سو جب جنگ نہروان کا دن ہوا اور حضرت علیؓ نے قوم خوارج کو قتل کیا تو حضرت علیؓ مقتولوں کی تلاش میں نکلے جب کہ نہ پایا آپ نے صاحب پستان کا کہ اس کا ہاتھ عورت کے پستان کی طرح تھا سو گھومے یہاں تک کہ پایا اس کو ایک نالے میں سو کہا سچ کہا خدا بزرگ اور بلند نے اور پہونچایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اور اس کے مونڈھے پر تین بال تھے اور پر پستان کے جو ان کو قتل کرے اس کو ثواب ہے۔

حدیث (۱۸۰)

اَنْبَاَنَا عَلِیٌّ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْفَضِیْلِ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ کُلَیْبٍ الْحَرَمِیُّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کُنْتُ عَلِیٍّ رضؓ جَالِسًا اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَیْہِ ثِیَابُ السَّفَرِ وَعَلِیٌّ یُکَلِّمُ النَّاسَ وَیُکَلِّمُوْنَہٗ فَقَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَتَاْذَنُ لِیْ اَنْ اَتَکَلَّمَ

فَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَيْهِ وَشَغَلَهُ مَا هُوَ فِيْهِ فَجَلَسَ اِلَى رَجُلٍ
نَسَاَلَهُ مَا خَبَرُكَ فَقَالَ كُنْتُ مُعْتَمِرًا فَلَقِيْتُ عَائِشَةَ
فَقَالَتْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ خَرَجُوْا فِيْ اَرْضِكُمْ
يُسَمَّوْنَ حَرُوْرِيَّةً قُلْتُ خَرَجُوْا فِيْ مَوْضِعٍ يُسَمّٰى
بِذٰلِكَ فَقَالَتْ طُوْبٰى لِمَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ يَعْنِيْ
هَلَكَتَهُمْ لَوْ شَاءَ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍؓ لَاَخْبَرَكُمْ خَبَرَهُمْ
فَجِئْتُ اَسْاَلُهُ عَنْ خَبَرِهِمْ فَلَمَّا فَرَغَ عَلِيٌّ رضؓ
قَالَ اَيْنَ الْمُسْتَاذِنُ فَقَصَّ عَلَيْهِ كَمَا قَصَّ عَلَيْنَا
قَالَ اِنِّيْ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُ اَحَدٌ غَيْرَ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ
فَقَالَ لِيْ كَيْفَ اَنْتَ يَا عَلِيُّ وَقَوْمٌ كَذَا وَكَذَا
قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ ثُمَّ اَشَارَ بِيَدِهٖ وَقَالَ
قَوْمٌ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْمَشْرِقِ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ
تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ
مِنَ الرَّمِيَّةِ فِيْهِمْ رَجُلٌ مُخْدَجٌ كَاَنَّ يَدَهُ ثَدْيٌ
اُنْشِدُكُمْ بِاللّٰهِ اَخْبَرْتُكُمْ بِهٖ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اُنْشِدُكُمْ
بِاللّٰهِ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّهُ فِيْهِمْ قَالُوْا نَعَمْ فَاَتَيْتُمُوْنِيْ
وَاَخْبَرْتُمُوْنِيْ اَنَّهُ لَيْسَ فِيْهِمْ فَحَلَفْتُ لَكُمْ بِاللّٰهِ
اَنَّهُ فِيْهِمْ فَاَتَيْتُمُوْنِيْ بِهٖ تَسْحَبُوْنَهُ كَمَا نَعَتُّ
لَكُمْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ۔

ترجمہ :۔ کلیبؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت علیؓ پاس بیٹھا تھا کہ

اچانک ایک مرد آیا کہ سفر کے کپڑے پہنے تھا یعنی مسافر تھا اور حضرت علیؓ لوگوں سے کلام کرتے تھے اور لوگ ان سے کلام کرتے تھے سو اس نے کہا کہ اے سردار مسلمانوں کے اگر حکم ہو تو میں بھی کچھ عرض کروں سو حضرت علیؓ نے اس کی طرف کچھ خیال نہ کیا اور مشغول رکھا ان کو اس چیز نے کہ وہ اس میں تھی سو وہ مسافر ایک مرد پاس بیٹھا سو اس مرد نے اس سے پوچھا کہ کیا حال ہے تیرا، اس مُسافر نے کہا کہ میں عمرہ کے لئے مکہ میں گیا سو میں عائشہ رضؓ سے ملا سو عائشہؓ نے کہا کہ یہ لوگ کہ تمھاری زمین میں پیدا ہوئے یعنی خارجی ان کا نام حروریہ کیوں رکھا گیا۔ میں نے کہا کہ وہ ایک گاؤں میں پیدا ہوئے کہ اس کا نام حرورا ہے پس ان کا نام بھی یہی رکھا گیا سو عائشہؓ نے کہا کہ خوش خبری ہے واسطے اس شخص کے کہ حاضر ہو تم میں سے قتل ان کے کو، اگر علی چاہیں تو تم کو خبر دیں سو میں علی رضؓ پاس ان کی خبر پوچھنے آیا ہوں۔ سو جب علی فارغ ہوئے تو فرمایا کہ اذن چاہنے والا کہاں ہے سو علیؓ نے اس پر یہ حدیث بیان کی جیسے کہ ہم پر بیان کی تھی، کہا کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس عائشہ رضؓ کے سوا کوئی نہ تھا سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو فرمایا کہ کیا حال ہو گا تیرا اے علی رضؓ اور ایک قوم ایسی ایسی پیدا ہو گی میں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسولؐ خوب جانتے ہیں۔ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا کہ ایک قوم مشرق سے پیدا ہو گی کہ قرآن پڑھے گی اس حال میں کہ قرآن ان کے گلے سے نیچے نہ اُترے گا۔ وے

لَاُعْطِيَنَّ اللِّوَآءَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ تَبَادَرَ (فَصَادَرَ) اَبُوْبَكْرٍ
وَّعُمَرُ فَدَعَا عَلِيًّا وَّهُوَ اَرْمَدُ فَتَفَلَ فِيْ عَيْنَيْهِ
وَنَهَضَ مَعَهٗ مِنَ النَّاسِ مَنْ نَهَضَ فَلَقِيَ اَهْلَ خَيْبَرٍ
فَاِذَا مَرْحَبُ يَرْتَجِزُ وَهُوَ يَقُوْلُ

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّيْ مَرْحَبُ　　شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُّجَرَّبُ
اَطْعَنُ اَحْيَانًا وَّحِيْنًا اَضْرِبُ　　اِذَا اللُّيُوْثُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

فَاخْتَلَفَ هُوَ وَعَلِيٌّ ضَرْبَتَيْنِ فَضَرَبَهٗ عَلِيٌّ عَلٰى هَامَتِهٖ
حَتّٰى عَضَّ (مَضٰى) السَّيْفُ مِنْهَا الْبَيْضَ وَانْتَهٰى
رَأْسَهٗ وَسَمِعَ اَهْلُ الْعَسْكَرِ صَوْتَ ضَرْبَتِهٖ فَمَا
تَتَامَّ اٰخِرُ النَّاسِ مَعَ عَلِيٍّ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ لَهٗ وَلَهُمْ.

ترجمہ: بریدہ اسلمیؓ سے روایت ہے کہ جب جنگِ خیبر ہوئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اہلِ خیبر کے پاس اترے اور عمرؓ کو نشان دیا اور کچھ لوگ ان کے ساتھ کھڑے ہوئے یعنی واسطے لڑائی کے سو اہلِ خیبر سے ملے سو حضرت عمرؓ اور ان کے ساتھی ظاہر ہوئے یعنی پیچھے ہٹے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھر آئے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ میں نشان دوں گا اس مرد کو کہ خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور رسول اس کو دوست رکھتے ہیں سو جب اگلا دن ہوا تو حضرت ابوبکر اور عمر نے جلدی کی یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اس امید سے کہ ان کو نشان ملے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو بلایا اور ان کی آنکھیں دکھتی تھیں سو لعب مبارک

لوگ نکل جاویں گے دین سے جیسے کہ نکل جاتا ہے تیر شکار سے
ان میں ایک مرد ناقص ہوگا گویا کہ ہاتھ اس کا پستان ہے۔ قسم
دیتا ہوں میں تم کو اللہ کی کہ اس نے تم کو اس کی خبر دی یا نہیں،
لوگوں نے عرض کی کہ ہاں، کہا قسم دیتا ہوں میں تم کو اللہ کی کہ میں
نے تم کو خبر دی کہ ان میں ایک مرد ہے لوگوں نے عرض کی کہ ہاں
سو تم میرے پاس آئے اور مجھ کو خبر دی کہ وہ مرد ان میں نہیں ہے
سو میں نے تمہارے لئے اللہ کی قسم کی کہ وہ مرد بیشک ان میں ہے
سو پھر تم اس کو گھسیٹ کر میرے پاس لائے جیسے کہ میں نے تمہارے
لئے اس کی صفت بیان کی تھی، لوگوں نے عرض کی کہ ہاں حضرت علیؓ
نے کہا کہ سچ فرمایا خدا اور اس کے رسولؐ نے۔

حدیث (۱۸۱)

أَنبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعْوِيَةَ عَنِ
الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍؓ
قَالَ لَمَّا كَانَ بِيَوْمِ النَّهْرَوَانِ لَقِيَ الْخَوَارِجَ فَلَمْ يَبْرَحُوا
حَتَّى شَجَرُوا بِالرِّمَاحِ فَقُتِلُوا جَمِيعًا قَالَ عَلِيٌّ اطْلُبُوا
ذَا الثُّدَيَةِ فَطَلَبُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَقَالَ عَلِيٌّ رضؓ مَا كَذَبْتُ
وَلَا كُذِبْتُ اُطْلُبُوهُ فَطَلَبُوهُ فَوَجَدُوهُ فِي وَهْدَةٍ مِنَ
الْأَرْضِ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنَ الْقَتْلٰى فَإِذَا رَجُلٌ عَلٰى
يَدِهٖ مِثْلُ سُبُلَاتِ السِّنَّوْرِ فَكَبَّرَ عَلِيٌّ رضؓ وَالنَّاسُ
وَأَعْجَبَهُمْ ذٰلِكَ۔

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جب جنگ نہروان کا دن ہوا

تو خارجیوں سے مقابلہ ہوا پس نہ دُور ہوئے یہاں تک کہ گوندے گئے ساتھ تیروں کے سو سب قتل کیے گئے۔ علیؓ نے کہا کہ پستان والے کو ڈھونڈھو سو لوگوں نے اس کو ڈھونڈا اور اس کو نہ پایا۔ علیؓ نے کہا کہ میں نے جھوٹ نہیں کہا اور میں نے جھوٹ نہیں کہا سو پھر لوگوں نے اس کو ڈھونڈا اور اس کو ایک پست زمین میں پایا اس پر کئی مُردے پڑے تھے پس ناگہاں ایک مرد تھا کہ اس کے ہاتھ پر بلی کی مونچھوں کی طرح بال تھے سو حضرت علیؓ اور سب لوگوں نے تکبیر کہی اور اس سے تعجب میں ہوئے۔

حدیث (۱۸۲)

أنبانا عبدُ الاعلى بنُ واصلِ بنِ عبدِ الاعلى قال حدّثنا الفضلُ بنُ دُكينٍ عن موسى بنِ قيسٍ الحضرميّ عن سلمةَ بنِ كُهيلٍ عن زيدِ بنِ وهبٍ قال خطبنا عليٌّ بقنطرةِ الدّيرجانِ فقال إنّه قد ذُكر لي خارجةٌ يخرجُ من قِبلِ المشرقِ وفيهم ذُو الثّديةِ فقاتلهم فقالتِ الحرُوريّةُ بعضُهم لبعضٍ لا تُكلّمهم نُكلّمهم فردّوكم كما ردّكم يومَ حرورا فنحّي (فشجر) بعضُهم بعضًا بالرّماحِ فقال رجلٌ من أصحابِ عليٍّ رضـ اقطعوا العوالي والعوالي الرّماحُ فداروا واستداروا وقُتل من أصحابِ عليٍّ اثنى عشر رجلًا أو ثلاثةَ عشرَ رجلًا فقال عليٌّ التمسوا المخدجَ وذلكَ في يومٍ شاتٍ فقالوا لا نقدرُ عليهِ

فَرَكِبَ عَلِيٌّ رض بَغْلَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْبَاءَ فَأَتَى وَهْدَةً مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ الْتَمِسُوا فِي هَؤُلَاءِ فَأُخْرِجَ فَقَالَ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ فَقَالَ اعْمَلُوا وَلَا تَتَّكِلُوا لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ تَتَّكِلُوا لَأَخْبَرْتُكُمْ بِمَا قَضَى اللهُ لَكُمْ عَلَى لِسَانِهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ وَلَقَدْ شَهِدَنَا أُنَاسٌ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالُوا كَيْفَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ كَانَ هَوًا هَمْ بَغْيَةً

ترجمہ:۔ زید بن وہبؓ سے روایت ہے کہ خطبہ پڑھا ہم پر علیؓ نے پل دیرجان میں سو کہا کہ تحقیق ذکر کیا گیا میرے لیے ایک فرقہ کہ پیدا ہوگا مشرق میں اور ان میں ایک مرد ہے کہ اس کا ہاتھ پستان عورت کی طرح ہے، تم ان سے لڑائی کرنا سو خارجیوں میں سے بعض نے بعض کو کہا کہ نہیں جانتا تو اصحاب علیؓ کو کہ کلام کرے تو ان سے پس رد کریں تم کو جیسے کہ رد کیا تم کو دن حرورا کے، پس قصد کیا بعض نے بعض کو ساتھ تیروں کے اور علیؓ کے اصحاب میں سے ایک مرد نے کہا کہ قطع کرو نیزے اور پھرے اور گھومے اور حضرت علی کے اصحاب میں سے بارہ تیرہ آدمی مقتول ہوئے سو جب فتح ہوئی تو علیؓ نے کہا کہ ناقص ہاتھ والا آدمی ڈھونڈھو اور یہ معاملہ سردی کے دنوں میں تھا سو لوگوں نے کہا کہ ہم اس کو تلاش نہیں کر سکتے۔ سو علی رضہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر پر سوار ہوئے اور ایک پست زمین میں گئے۔ سو علیؓ نے کہا

کہ ان مردوں میں ڈھونڈھو سو نکالا گیا، سو علی رضؓ نے کہا کہ میں نے
میں نے جھوٹ نہیں کہا اور میں نے جھوٹ نہیں کہا، فرمایا
عمل کرو تکیہ نہ کرو اگر مجھ کو یہ خوف نہ ہوتا کہ تم تکیہ کرو گے تو البتہ
خبر دیتا میں تم کو ساتھ اس چیز کے کہ حکم کیا اللہ نے واسطے تمہارے
اوپر زبان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کچھ لوگ یمن کے ہمارے
پاس آئے سو انھوں نے کہا کہ کیا حال ہے اے امیر المومنین
علی رضؓ نے کہا کہ وہ بہت ضروری امر تھا از روئے حاجت کے۔

حدیث (۱۸۳)

اَنْبَانَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ سَلَمَةَ
ابْنِ كُهَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ اَنَّهُ كَانَ
فِي الْجَيْشِ الَّذِيْنَ كَانُوْا مَعَ عَلِيٍّ رض سَارُوْا اِلَى الْخَوَارِجِ
فَقَالَ عَلِيٌّ رض يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يَقْرَؤُوْنَ
الْقُرْاٰنَ لَيْسَ قِرَاءَتُكُمْ اِلَى قِرَاءَتِهِمْ بِشَيْءٍ وَلَا
صَلٰوتُكُمْ اِلَى صَلٰوتِهِمْ بِشَيْءٍ وَّلَا صِيَامُكُمْ اِلَى
صِيَامِهِمْ بِشَيْءٍ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُ
لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ وَلَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ
مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ
لَوْ يَعْلَمُوْنَ الْجَيْشَ الَّذِيْنَ يُصِيْبُوْنَهُمْ مَا قَضَى اللّٰهُ
لَهُمْ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ لَا يَتَّكِلُوْنَ الْعَمَلَ وَاٰيَةُ

ذٰلِكَ أَنَّ فِيهِمْ رَجُلًا لَهُ عَضُدٌ وَّلَيْسَ لَهُ
ذِرَاعٌ عَلَى رَأْسِ عَضُدِهِ مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ
لِلْمَرْأَةِ عَلَيْهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ فَتَذْهَبُونَ إِلَى مُعٰوِيَةَ
وَأَهْلَ الشَّامِ وَتَتْرُكُونَ هٰؤُلَاءِ يَخْلُفُونَكُمْ فِي
ذَرَارِيكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَاللّٰهِ إِنِّي وَلَأَرْجُوا أَنْ يَّكُونَ
هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَإِنَّهُمْ قَدْ سَفَكُوا الدَّمَ الْحَرَامَ وَأَغَارُوا
فِي سَرْحِ النَّاسِ فَسِيرُوا عَلَى اسْمِ اللّٰهِ قَالَ سَلَمَةُ
فَنَزَّلَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ مَنْزِلًا حَتّٰى مَرَرْنَا عَلَى
الْخَوَارِجِ يَوْمَئِذٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ الرَّاسِبِيُّ
فَقَالَ لَهُمُ أَلْقُوا الرِّمَاحَ وَسُلُّوا سُيُوفَكُمْ مِنْ
جُفُونِهَا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُنَاشِدُوكُمْ كَمَا نَاشَدُوا
يَوْمَ حَرُورَا فَرَجَعُوا فَوَحَشُوا بِرِمَاحِهِمْ وَسَلُّوا
السُّيُوفَ وَشَجَرَهُمُ النَّاسُ يَعْنِي بِرِمَاحِهِمْ فَقَتَلَ
بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَمَا أُصِيبَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ
إِلَّا رَجُلَانِ قَالَ عَلِيٌّ رض اِلْتَمِسُوا فِيهِمُ الْمُخْدَجَ فَلَمْ
يَجِدُوهُ فَقَامَ عَلِيٌّ رض بِنَفْسِهِ حَتّٰى أَتَى نَاسًا قَتَلَى
بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ قَالَ جُرُّوهُمْ فَوَجَدُوهُ مِمَّا
يَلِي الْأَرْضَ فَكَبَّرَ عَلِيٌّ رض ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَ
بَلَّغَ رَسُولُهُ م فَقَامَ إِلَيْهِ عُبَيْدَةُ السَّلْمَانِيُّ فَقَالَ
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ
لَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ وَاللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَسَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِسْتَحْلَفَهٗ ثَلٰثًا وَّهُوَ یَحْلِفُ لَهٗ۔

ترجمہ :- زید بن وہب سے روایت ہے کہ مقرر تھا وہ بیچ اس لشکر کے کہ تھے ساتھ علیؓ کے سو خوارج کی طرف چلے سو علیؓ نے کہا کہ اے لوگوں میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ عنقریب ہے کہ میری اُمّت میں ایک قوم پیدا ہوگی کہ قرآن پڑھیں گے کہ نہ تمہارا پڑھنا ان کے پڑھنے کے مقابلے کوئی چیز ہے اور نہ تمہاری نماز ان کی نماز کے مقابلے میں کچھ چیز ہے اور نہ تمہارا روزہ ان کے روزے کے مقابلے میں کچھ چیز ہے۔ قرآن پڑھیں گے اور گمان کریں گے کہ ان کے لئے اس میں ثواب ہے، حالانکہ وہ ان پر وبال ہوگا ان کے گلوں سے نیچے نہ اُترے گا۔ نکل جاویں گے اسلام سے جیسے نکل جاتا ہے تیر نشانے سے اگر جانے وہ لشکر کہ ان سے لڑیں گے وہ چیز کہ مقرر کیا ہے اللہ نے واسطے ان کے نبیؐ کی زبان پر یعنی ثواب سے البتہ چھوڑ دیں عمل کو اور پہچان ان کی یہ ہے کہ ان میں ایک مرد ہے کہ اس کا بازو ہے اور ہاتھ نہیں اس کے بازو کے سر پر مانند سر پستان عورت کے ہے اور اس کے بال سفید ہیں سو تم معاویہ اور اہلِ شام کی طرف جاؤ گے اور ان کو چھوڑ دو گے کہ وہ تمہارے پیچھے تمہارے بال بچوں اور مالوں میں آپڑیں گے سو قسم ہے خدا کی کہ مقرر میں اُمید رکھتا ہوں کہ یہ وہی قوم ہے کہ مقرر انھوں نے ناحق خون کئے اور لوگوں کے

مال لوٹے سو تم سیر کرو اور پر نام اللہ گے۔ سلمہ نے کہا کہ زید نے
مجھ کو ایک جگہ اُتارا یہاں تک کہ ہم پل سے گزرے اور خوارج کا
حاکم اس دن عبداللہ بن وہب تھا سو اس نے خوارج سے کہا کہ
نیزے پھینک دو اور اپنی تلواریں میانوں سے کھینچ لو اس لیے کہ
میں خوف کرتا ہوں کہ تم کو قسم دیں جیسے کہ قسم دی تم کو جنگ
حرورا کے سو وہ پھرے اور اپنے نیزے پھینکے اور تلواریں کھینچیں
سو قتل کیا ان کو ان لوگوں نے یعنی حضرت علی رضؓ کے لشکر نے ساتھ
نیزوں کے سو قتل کیے گئے بعض ان کے بعض پر اور قتل ہوئے
حضرت علیؓ کے آدمیوں میں سے اس دن مگر دو آدمی یہ حضرت علی رضؓ
نے فرمایا کہ تلاش کرو ناقص ہاتھ والا سو لوگوں نے اس کو نہ پایا سو حضرت
علی خود کھڑے ہوئے یہاں تک کہ کچھ مقتول لوگوں کے پاس آئے کہ
ایک دوسرے پر پڑے تھے حضرت علی رضؓ نے فرمایا کہ ان کو کھینچ کر الگ
کرو۔ سو لوگوں نے اس کو سب کے نیچے پایا سو علی نے تکبیر کہی پھر
فرمایا کہ سچ کہا اللہ نے اور پہنچایا اس کے رسولؐ نے۔ سو عبیدہ
سلمانی علی رضؓ کے پاس کھڑے ہوئے اور کہا کہ اے امیر المومنین قسم
ہے اس ذات کی کہ نہیں لائق عبادت کے کوئی سوائے اس کے
کہ مقرر میں نے یہ حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ حضرت
علی رضؓ نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی کہ نہیں لائق عبادت کے اس
کے سوا کوئی، مقرر میں نے یہ حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنی ہے یہاں تک کہ اس سے تین بار قسم لی اور وہ ان کے لیے
قسم کھاتا تھا۔

حدیث (۱۸۴)

اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَدِیٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَیْدَۃَ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ رض لَوْلَاۤ اَنْ تَبْطَرُوْا اَنْبَأْتُکُمْ وَمَا وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ یَقْتُلُوْنَھُمْ عَلٰی لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَہٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیْ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ اِیْ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ اِیْ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ۔

ترجمہ: عبیدہؓ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضؓ نے فرمایا کہ اگر نہ ہوتی یہ بات کہ تم فخر کرو گے تو البتہ میں خبر دیتا تم کو اس چیز کی کہ وعدہ کیا اللہ نے واسطے ان لوگوں کے کہ قتل کریں گے ان کو یعنی خوارج کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر، میں نے کہا کہ تو نے یہ حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اس نے کہا ہاں قسم ہے رب کعبے کی قسم ہے رب کعبے کی قسم ہے رب کعبے کی۔

حدیث (۱۸۵)

اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ عَوْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِیْرِیْنَ السَّلْمَانِیُّ قَالَ لَمَّا کَانَ جِئْتُ اُصِیْبُ اَصْحَابَ النَّھْرَوَانِ قَالَ عَلِیٌّ رض اِبْتَغُوْہُ فِیْھِمْ فَاِنَّھُمْ اِنْ کَانَ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ ذَکَرَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ فِیْھِمْ

رَجُلٌ مُخْدَجُ الْيَدِ اَوْ مَثْدُوْنُ الْيَدِ اَوْ مُوْدَنُ الْيَدِ فَابْتَغَيْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ فَدَلَّلْنَاهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰهُ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَوْلَا اَنْ تَبْطَرُوْا ثُمَّ ذُكِرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا لَحَدَّثْتُكُمْ بِمَا قَضَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ وَلِيَ قَتْلَ هٰؤُلَاءِ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثَلٰثًا۔

ترجمہ:- ابن سیرینؒ سے روایت ہے کہ جب میں نہروان کے دن آیا اور اصحاب نہروان قتل ہوئے تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ ان میں وہ آدمی تلاش کرو سو اگر یہ لوگ وہی ہیں جن کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفت بیان کی تو مقرر ان میں ایک مرد ہے ناقص ہاتھ والا سو ہم نے اس کو تلاش کیا اور اس کو پایا اور حضرت علیؓ کو بتلایا سو علیؓ نے اللہ اکبر کہا تین بار اور فرمایا کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم فخر کروگے تو البتہ میں تم کو بتلاتا وہ چیز کہ وعدہ کی اللہ نے رسول اللہ کی زبان پر واسطے اس شخص کے کہ والی ہو ان کے قتل کا۔ میں نے کہا تو نے یہ حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اس نے کہا ہاں قسم ہے رب کعبہ کی۔

حدیث (۱۸۶)

اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْمَالِكٍ وَهُوَ عَمْرُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ وَهُوَ

ابْنُ اَبِیْ خَالِدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ قَیْسٍ عَنِ الْمِنْہَالِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ ذَرِّ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ جُبَیْشٍ اَنَّہٗ سَمِعَ عَلِیًّا رضؓ یَقُوْلُ اَنَا فَقَأْتُ عَیْنَ الْفِتْنَۃِ لَوْلَآ اَنَا مَا قُوْتِلَ اَھْلُ النَّھْرَوَانِ لَوْلَا اَنِّیْ اَخْشٰی اَنْ تَتْرُکُوا الْعَمَلَ لَاَخْبَرْتُکُمْ بِالَّذِیْ قَضَی اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَنْ قَاتَلَھُمْ مُبْصِرًا ضَلَالَتَھُمْ عَارِفًا بِالْھُدٰی الَّذِیْ نَحْنُ عَلَیْہِ

ترجمہ:۔ ذر بن جعفرؒ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں قبا یعنی حافظ ہوں چشمہ فتنے کا۔ اگر میں نہ ہوتا تو نہروان والے یعنی خارجی قتل نہ ہوتے اور اگر مجھ کو یہ خوف نہ ہوتا کہ تم عمل کرنا چھوڑ دو گے تو البتہ میں تم کو خبر دیتا ساتھ اس چیز کے کہ حکم کیا اللہ نے اوپر زبان نبیؐ تمہارے کے واسطے اس شخص کے کہ قتل کرے ان کو اس حال میں کہ ان کی نماز دیکھنے والا ہوا در پہچاننے والا ہو ساتھ اس ہدایت کے کہ ہیں ہم اوپر اس کے۔

ذِکْرُ مُنَاظَرَۃِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍؓ الْحَرُوْرِیَّۃَ وَاحْتِجَاجِہٖ عَلَیْھِمْ فِیْمَا اَنْکَرُوْا عَلٰی عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍؓ

بیان مناظرہ عبداللہ بن عباسؓ کا ساتھ خارجیوں کے اور غالب آنا

ان کی آنکھ پر لگائی اور کچھ لوگ ان کے ساتھ کھڑے ہوئے اور اہل خیبر سے مقابلہ کیا پس اچانک ان میں مرحب تھا (ایک پہلوان کا نام ہے کہ خیبر میں رہتا تھا) کہ اپنی شجاعت کے شعر پڑھتا تھا اور کہتا کہ خیبر والے جانتے ہیں کہ میں مرحب ہوں یعنی سب مجھ کو جانتے ہیں پہننے والا ہتھیار لڑائی کے اور پہلوان تجربہ کار ہوں کبھی نیزہ مارتا ہوں کبھی تلوار مارتا ہوں جبکہ شیر شجاعت سے میرے سامنے آتے ہیں۔ پس مرحب اور علی رضہ آپس میں لڑنے لگے، سو حضرت علی رضہ نے اس کو سر پر تلوار ماری یہاں تک کہ تلوار خود کاٹ کر اس کے سر پر پہونچی اور سب لشکر نے اس کی چوٹ کی آواز سُنی پس پچھلے لوگ ابھی علی رض کے پاس نہ پہونچے کہ خدا نے حضرت علی رض کو فتح دی۔ (صحیح البیاض)

ف۔ صحیح مسلم میں ہے کہ مرحب نے یہ شعر پڑھے تو اس وقت حضرت علی رض نے اس کے مقابلہ میں یہ شعر پڑھے ؎

انا الذی سمتنی امی حیدرہ　　کلیث غابات کریہ المنظرہ

یعنی میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا کر جنگل کے شیر کی طرح میری شکل ہیبت ناک ہے۔ اور ایک روایت میں اتنا اور زیادہ آیا ہے کہ جنگِ خیبر کے دن حضرت علی رض کی ڈھال ٹوٹ گئی تو حضرت علی رض نے ڈھال کے بدلے دروازہ کا ایک کواڑ ہاتھ میں لیا اور اس سے لڑتے رہے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ نے فتح دی، پھر وہ کواڑ پھینک دیا۔ راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد ہم آٹھ آدمی اس کو پلٹ نہ سکے چہ جائیکہ اس کو اٹھا سکیں۔ اس حدیث سے حضرت علی رض کی کمال شجاعت ثابت ہوئی۔

عبداللہ بن عباسؓ کا او پر ان کے اس چیز میں کہ انکار کیا انھوں نے حضرت علیؓ پر

حدیث (۱۸۷)

اَنبَانَا عَمرُو بنُ علِيّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبدُ الرَّحمٰنِ بنُ المَهدِيّ قَالَ حَدَّثَنَا عِكرِمَةَ بنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو زَبيلٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبدُ اللهِ ابنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ لَمَّا خَرَجَتِ الحَرُورِيَّةُ وَاعتَزَلُوا فِي دَارٍ وَّكَانُوا سِتَّةَ الآفٍ فَقُلتُ لِعَلِيّ ع يَا اَمِيرَ المُؤمِنِينَ اَبرِدْ بِالصَّلٰوةِ لَعَلِّيٓ اُكَلِّمُ هٰؤُلَاءِ القَومَ قَالَ اِنِّي اَخَافُهُم عَلَيكَ قُلتُ كَلَّا فَلَبِستُ وَتَرَجَّلتُ وَدَخَلتُ عَلَيهِم فِي دَارٍ نِصفَ النَّهَارِ وَهُم يَاكُلُونَ فَقَالُوا مَرحَبًا لَكَ يَابنَ عَبَّاسٍ فَمَا جَاءَ بِكَ قُلتُ لَهُم نبيتكم مِّن عِندِ اَصحَابِ النَّبِيّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَالمُهَاجِرِينَ وَالاَنصَارِ وَمِن عِندِ بنِ عَمِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَصِهرِهِ الَّذِي اُنزِلَ فِيهِمُ القُراٰنُ وَهُم اَعلَمُ بِتَاوِيلِهِ مِنكُم وَلَيسَ فِيكُم رَجُلٌ مِنهُم لِاُبَلِّغَكُم مَا يَقُولُونَ وَاُبَلِّغُهُم مَا تَقُولُونَ فَانتَحَى لِي نَفَرٌ مِّنهُم قُلتُ هَاتُوا مَا تَنقِمُونَ عَلَى اَصحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَابنِ عَمِّهِ قَالُوا ثَلٰثٌ قُلتُ مَا هُنَّ قَالُوا اَمَّا اِحدٰهُنَّ فَاِنَّهُ حَكَّمَ الرِّجَالَ فِي اَمرِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَقَالَ اللهُ تَعَالَى اِنِ الحُكمُ

إلا للهِ ما شأن الرجالِ والحُكمِ قلتُ هذهِ واحدة
قالوا وامّا الثانيةُ فانّه قاتلَ ولم يسبُ ولم
يغلم فإن كانوا كفّاراً فقد حلّ سبيهُم وإن كانوا
مؤمنين فما حلّ سبيُهم ولا قتالُهم قلتُ هذهِ
اثنتانِ فما الثلثةُ فقالوا محى نفسهُ من اميرِ المؤمنين
فإن لم يكن اميرَ المؤمنين فهو اميرُ الكافرين قلتُ
هل عندكم شيئٌ غيرُ هذا قالوا حسبُنا هذا
قلتُ لهم ارأيتم إن قرأتُ عليكم من كتابِ
اللهِ عزّ وجلّ وسنّةِ نبيّهٖ صلّى اللهُ عليهِ وسلّم
ما يردُّ قولكم اترجعونَ قالوا نعم قلتُ امّا قولُكم
حكّمَ الرجالَ في امرِ اللهِ فإني (فانا) اقرأ عليكُم
عندَ اللهِ عزّ وجلّ إنّه قد صيّرَ اللهُ حُكمَهُ إلى
الرجالِ في شيئٍ ثمنُهُ رُبع درهمٍ فامرَ اللهُ عزّ و
جلّ أن يحكموا فيهِ الرجالُ قال اللهُ تعالى يا ايّها
الّذين امنوا لا تقتلوا الصّيدَ وانتم حُرُمٌ ومن
قتلهُ منكم متعمّداً فجزاءٌ مثلُ ما قتلَ من النّعمِ
يحكمُ بهِ ذوا عدلٍ منكم الاية فكان من حكمِ اللهِ
تعالى ان صيّرهُ إلى الرّجالِ يحكمون فيهِ لو شاءَ
لحكمَ فيهِ فجاز فيهِ حكمُ الرّجالِ انشُدكم باللهِ
أحُكمُ الرّجالِ في صلاحِ ذاتِ البينِ وحقنِ
دمائهم افضلُ أم ارنبٍ قالوا بل هذا افضل

وَفِي الْمَرْأَةِ وَزَوْجِهَا وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا
فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا إِنْ يُرِيدَا
إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللهُ بَيْنَهُمَا الْآيَةَ فَنَشَدْتُكُمْ بِاللهِ
أَحُكْمُ الرِّجَالِ فِي صَلَاحِ ذَاتِ بَيْنِهِمْ وَحَقْنِ دِمَائِهِمْ
أَفْضَلُ مِنْ حُكْمِهِمْ فِي بُضْعِ امْرَأَةٍ أَخَرَجْتُ مِنْ
هٰذِهٖ قَالُوا نَعَمْ قُلْتُ وَأَمَّا قَوْلُكُمْ قَاتَلَ وَلَمْ يَسْبِ
وَلَمْ يَغْنَمْهُمْ أَفَتَسْبُونَ أُمَّكُمْ عَائِشَةَ تَسْتَحِلُّوْنَ
مِنْهَا مَا تَسْتَحِلُّوْنَ مِنْ غَيْرِهَا وَهِيَ أُمُّكُمْ فَإِنْ قُلْتُمْ
إِنَّا نَسْتَحِلُّ مِنْهَا مَا نَسْتَحِلُّ مِنْ غَيْرِهَا فَقَدْ كَفَرْتُمْ
وَإِنْ قُلْتُمْ لَيْسَتْ بِأُمِّنَا فَقَدْ كَفَرْتُمْ لِأَنَّ اللهَ
تَعَالَى يَقُوْلُ النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ
وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ فَأَنْتُمْ بَيْنَ الضَّلَالَتَيْنِ
فَأْتُوْا مِنْهَا بِمَخْرَجٍ أَخَرَجْتُ مِنْ هٰذِهٖ قَالُوْا نَعَمْ وَأَمَّا
قَوْلُكُمْ مَحَى نَفْسَهُ مِنْ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَأَنَا آتِيْكُمْ
بِمَنْ تَرْضَوْنَ نَشْهَدُ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ صَالَحَ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ
لِعَلِيٍّ رضـ اُكْتُبْ يَا عَلِيُّ هٰذَا مَا صَالَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللهِ فَلَمَّا كَتَبَ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُوْلُ
اللهِ لَا طَعَنَّاكَ فَاكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمْحُ يَا عَلِيُّ
رَسُوْلَ اللهِ اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ إِنِّيْ رَسُوْلُكَ اُمْحُ

يَا عَلِيُّ وَاكْتُبْ هٰذَا مَا صَالَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ مِّنْ عَلِيٍّ وَقَدْ مَحَىٰ نَفْسَهٗ وَلَمْ يَكُنْ مَحْوُهٗ ذٰلِكَ مَحْوًا مِّنَ النُّبُوَّةِ أَخَرَجْتُ مِنْ هٰذِهٖ قَالُوْا نَعَمْ فَرَجَعَ مِنْهُمْ أَلْفَانِ وَخَرَجَ سَائِرُهُمْ فَقُتِلُوْا عَلٰى ضَلَالَتِهِمْ قَتَلَهُمُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ۔

ترجمہ:- ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب خارجی لوگ پیدا ہوئے اور ایک مکان میں جمع ہوئے اور وہ چھ ہزار آدمی تھے سو میں نے علیؓ سے کہا اے امیر المومنین نماز ٹھنڈی کرو تاکہ میں اس قوم یعنی خارجیوں سے کچھ بات کروں۔ علیؓ نے کہا کہ میں ڈرتا ہوں کہ تجھ کو کچھ ایذا دیں، میں نے کہا کہ ہرگز کچھ خوف نہیں سو میں نے کنگھی کی اور کپڑے پہن کر دوپہر کے وقت ان کے پاس گھر میں گیا، اس حال میں کہ وہ کھانا کھاتے تھے سو کہا انھوں نے فراخی ہے تجھ کو اے بیٹے عباسؓ کے کیا چیز تجھ کو لائی یعنی کس واسطے آئے ہو، میں نے کہا میں آیا ہوں تمھارے پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مہاجرین اور انصار کے نزدیک سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے اور آپؐ کے داماد کے نزدیک سے جن کے حق میں قرآن اترا اور وہ قرآن کی مراد تم سے زیادہ جانتے ہیں اور ان میں سے تمھارے درمیان کوئی آدمی نہیں تاکہ میں ان کا پیغام تم کو پہنچاؤں اور تمھارا پیغام ان کو پہونچاؤں سو ان میں سے کچھ لوگ میرے لیے جدا ہوئے یعنی چند آدمی کہ وہ میری بحث کے

لئے علیحدہ ہوئے سو میں نے کہا کہ لاؤ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے چچا کے بیٹے پر تمہارا کیا اعتراض ہے۔ خارجیوں نے کہا کہ (ہمارے ان پر) تین اعتراض ہیں، میں نے کہا کہ وہ کیا ہیں، کہنے لگے ایک تو یہ ہے کہ علی مرتضیٰؓ نے جائز رکھا حکم مردوں کا بیچ حکم اللہ بلند اور بزرگ کے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نہیں حکم ہے مگر واسطے اللہ کے کیا حال مردوں کا اور حکم کیا۔ میں نے کہا یہ ایک اعتراض ہے، کہنے لگے اور دوسرا یہ اعتراض ہے کہ علیؓ نے معاویہ سے جنگ کیا سو نہ ان کے بال بچے بندی پکڑے اور نہ ان کے مال لوٹے سو اگر وہ کافر ہیں تو ان کے بال بچے لونڈی غلام بنانے درست ہیں اور اگر وہ ایمان دار ہیں تو نہ ان سے لڑنا درست ہے اور نہ ان کے بال بچے قید کرنے درست ہیں۔ میں نے کہا یہ دو اعتراض ہوئے پس تیسرا کیا ہے، کہنے لگے کہ علیؓ نے اپنی ذات سے امیر المومنین کا نام مٹایا سو اگر وہ امیر المومنین نہیں تو امیر الکافرین ہے یعنی اگر مسلمانوں کا سردار نہیں تو کافروں کا سردار ہے۔ میں نے کہا کہ کیا تمہارے پاس اس کے سوا اور بھی کوئی اعتراض ہے۔؟ کہنے لگے ہم کو یہی کافی ہے یعنی اور کوئی اعتراض نہیں ہے میں نے ان سے کہا کہ بھلا بتلاؤ کہ اگر میں قرآن اور حدیث سے تم پر کوئی چیز پڑھوں کہ تمہارے قول سے رد کرے تو کیا اپنے دین سے پھر آؤ گے کہنے لگے ہاں۔ میں نے کہا اب پر یہ قول تمہارا کہ علیؓ نے اللہ کے حکم میں مردوں کا حکم جائز رکھا۔ سو تحقیق میں تم پر قرآن پڑھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اپنا حکم ایک مرد کی طرف گردانا ایک چیز میں کہ مول

اس کا چوتھائی درہم کی ہے تو خدا نے فرمایا کہ حکم کریں اس میں مرد
فرمایا اے ایمان والو! نہ مارو شکار کو اس حال میں کہ تم محرم ہو اور
جو قتل کرے اس کو تم میں سے جان بوجھ کر تو بدلہ ہے مانند اس چیز
کی قتل کی چارپایوں سے حکم کریں ساتھ اس کے دو صاحب عدل
کے تم میں سے۔ بس یہ اللہ کا حکم ہے کہ اس کو مردوں کی طرف گردانا
قسم دیتا ہوں میں تم کو ساتھ اللہ کے کہ کیا حکم کرنا بیچ اصلاح کے
درمیان لوگوں کے اور خون بچانے ان کے کے افضل ہے یا بیچ خرگوش
کے خارجیوں نے کہا کہ بلکہ لوگوں کے درمیان اصلاح کے واسطے
حکم کرنا افضل ہے اور خدا تعالےٰ نے بیچ حق عورت اور اس کے
خاوند کے فرمایا کہ اگر خوف کرو تم جدائی کا درمیان ان دونوں کے
تو کھڑا کر دو ایک منصف خاوند کی قوم سے اور ایک منصف عورت
کی قوم سے اگر ارادہ کریں وہ دونوں اصلاح کا تو موافقت دیگا
خدا تعالیٰ درمیان ان دونوں کے پس قسم دیتا ہوں میں تم کو ساتھ
اللہ کے کیا حکم مردوں کا بیچ اصلاح کے درمیان لوگوں کے اور
خون بچانے ان کے کے افضل ہے یا بیچ فرج عورت کے کیا
میں اس اعتراض سے خلاص ہوا یا نہیں خارجیوں نے کہا کہ
ہاں۔ میں نے کہا اور دوسرا یہ قول تمھارا کہ علی رضؓ نے جنگ کیا اور
نہ بندی پکڑے اور نہ مال لوٹا۔ کیا پس تم بندی پکڑ و گے اپنی ماں
عائشہ رضؓ کو حلال جانو گے تم اس سے وہ چیز کہ حلال جانتے ہو
تم غیر اس کے سے۔ تو تحقیق کفر کیا تم نے اور اگر تم کہو کہ وہ ہماری
ماں نہیں تو بھی تم نے کفر کیا اس واسطے کے خدا تعالیٰ فرماتا ہے

کہ نبی قریب تر ہے ساتھ ایمان داروں کے نفسوں ان کے سے اور
نبی کی بی بیاں ان کی مائیں ہیں سو تم دو گمراہیوں کے درمیان ہو،
سو لاؤ تم کوئی جگہ نکلنے کی اس سے یعنی کوئی جواب دو کیا میں اس
اعتراض سے خلاص ہوا یا نہیں، خارجیوں نے کہا کہ ہاں اور ایسے
یہ قول تمہارا کہ علیؓ نے اپنا نام امیر المومنین مٹایا سو میں لاتا ہوں
جواب میں اس شخص کو کہ راضی ہو تم اس سے میں گواہی دیتا ہوں
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے دن مشرکین مکہ سے
صلح کی سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضؓ کو فرمایا کہ لکھ اے علی
کہ یہ وہ صلح نامہ ہے کہ صلح کی اس پر محمد اللہ کے رسولؐ نے، سو جب
علی رضؓ نے یہ بات لکھی تو مشرکین نے کہا کہ اگر ہم جانتے کہ تو رسولؐ اللہ
ہے تو ہم تیری تابعداری کرتے سو لکھ محمد بیٹا عبداللہ کا سو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ اے علی رسول اللہ کا لفظ مٹا دے الٰہی
تو جانتا ہے کہ میں تیرا رسول ہوں، مٹا دے اے علی اور لکھ یہ وہ
چیز ہے کہ صلح کی اس پر محمدؐ بن عبداللہ نے قسم ہے اللہ کی البتہ
رسولؐ اللہ بہتر ہیں علیؓ سے اور حالانکہ آپؐ نے اپنا نام مٹایا اور
اس مٹانے سے آپ کی نبوت نہیں مٹ گئی کیا میں اس اعتراض
سے خلاص ہوا یا نہیں خارجیوں نے کہا ہاں۔ سو ان میں سے
دو ہزار خارجی پھر آئے اور باقی نے خروج کیا سو قتل کیے گئے
اپنی گمراہی پر، قتل کیا ان کو مہاجرین اور انصار نے۔

ذِكْرُ الْاَخْبَارِ الْمُؤَيِّدَةِ لِمَا تَقَدَّمَ وَصْفُهُ

ان حدیثوں کا بیان جو تائید کرتی ہیں واسطے اس چیز کے پہلے گذری وصف اس کی :

حدیث (۱۸۸)

حَدَّثَنَا اَبُوْمُعٰوِيَةَ صَالِحُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ الْجَنْبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقَرْظِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اِسْحَاقَ (قيس) قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ رض تَجْعَلُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ ابْنِ اٰكِلَةِ الْاَكْبَادِ حَكَمًا فَقَالَ اِنِّيْ كُنْتُ كَاتِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ فَكَتَبْتُ هٰذَا مَا صَالَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (فَقَالُوْا لَوْلَا نَعْلَمُ) فَقَالَ سهيل لو علمنا اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا قَاتَلْنَاهُ اُمْحُهَا فَقُلْتُ هُوَ وَاللّٰهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُكَ لَا وَاللّٰهِ لَا اَمْحُوْهَا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرِنِيْ مَكَانَهَا فَاَرَيْتُهٗ فَمَحَاهَا وَقَالَ اَمَا لَكَ مِثْلُهَا سَتَاْتِيْهَا مُضْطَهَدًا۔

ترجمہ : علقمہ سے روایت ہے کہ میں نے علیؑ سے کہا کہ کیا تو اپنے اور ابن آکلۃ الاکباد کے درمیان منصف ٹھہراتا ہے۔ علی رضؓ نے کہا کہ حدیبیہ کے دن میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

کاتب تھا سو میں نے لکھا یہ وہ چیز ہے کہ صلح کی اس پر محمد اللہ کے رسول نے۔ سو مشرکین نے کہا کہ اگر ہم جانتے کہ وہ رسول ہے تو ہم اس سے کبھی نہ لڑتے سو تو رسول کا لفظ مٹا دے۔ میں نے کہا قسم ہے اللہ کی وہ رسول ہے اگر خاک آلودہ ہو ناک تیرا قسم ہے خدا کی میں اس کو نہیں مٹاؤں گا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ مجھ کو اس کی جگہ دکھا سو میں نے آپ کو اس کی جگہ دکھائی سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رسول کا لفظ مٹایا اور فرمایا خبردار ہو کر واسطے تیرے ہے مانند اس کی عنقریب ہے کہ تو اس کو کرے گا مغلوب ہو کر۔

حدیث (۱۸۹)

اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رض قَالَ لَمَّا صَالَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ الْحُدَیْبِیَةِ وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ اَهْلَ مَکَّةَ کَتَبَ عَلِیٌّ کِتَابًا بَیْنَهُمْ قَالَ فَکَتَبَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ الْمُشْرِکُوْنَ لَا تَکْتُبْ مُحَمَّدَ رَّسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ کُنْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ نُقَاتِلْكَ فَقَالَ لِعَلِیٍّ رض اُمْحُهُ فَقَالَ مَا اَنَا بِالَّذِیْ اَمْحُوْهُ فَمَحَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِهٖ فَصَالَحَهُمْ عَلٰی اَنْ یَّدْخُلَ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ وَلَا یَدْخُلُوْهَا اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ فَسَاَلْتُهٗ وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ

فَسَاَلُوْہُ مَاجُلُبَّانُ السِّلَاحِ قَالَ الْقِرَابُ بِمَا فِیْہِ۔

ترجمہ:۔ براء رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضؓ نے کہا کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ مکہ سے صلح کی تو علی رضؓ نے ان کے درمیان ایک صلحنامہ لکھا۔ سو حضرت علی رضؓ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمدؐ رسول اللہ لکھا۔ سو مشرکین نے کہا کہ محمدؐ رسول اللہ نہ لکھ اگر ہم تجھ کو رسول جانتے تو تجھ سے کبھی نہ لڑتے۔ سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضؓ سے فرمایا کہ رسول کا لفظ مٹا دے علی رضؓ نے کہا کہ میں وہ شخص نہیں ہوں کہ اس کو مٹاؤں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے ہاتھ سے مٹایا پس صلح کی اہلِ مکہ سے اس بات پر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب تین دن مکہ میں داخل ہوں اور نہ داخل ہوں مکہ میں مگر ساتھ میان ہتھیاروں کے یعنی ہتھیار میانوں سے باہر نہ نکالیں۔ ابن بشار نے کہا کہ لوگوں نے شعبہ راوی حدیث سے پوچھا کہ جلبان کیا چیز ہے فرمایا میان ساتھ اس چیز کے کہ بیچ اس کے ہے۔

حدیث(۱۹۰)

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ الرَّہَاوِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنِ مُوْسٰی قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍؓ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ذِی الْقَعْدَۃِ فَاَبٰی اَہْلُ مَکَّۃَ اَنْ یَدَعُوْہُ اَنْ یَّدْخُلَ مَکَّۃَ حَتّٰی قَاضَاھُمْ (فاصلھم) اَنْ یُّقِمْ (یقموا) بِھَا ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ فَلَمَّا

حدیث (۱۶)

أنبانا قتيبة بن سعيد قال حدثنا يعقوب بن عبد الرحمن الزهري عن أبي حازم قال أخبرني سهل بن سعدؓ أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يوم خيبر لأعطين هذه الراية غدا رجلا يفتح الله عليه يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله فلما أصبح الناس غدوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم كلهم يرجوا أن يعطى فقال أين علي بن أبي طالبؓ فقالوا يا رسول الله صلى الله عليه وسلم يشتكي عينيه قال فأرسلوا إليه فأتي به فبصق رسول الله صلى الله عليه وسلم في عينيه ودعا له فبرأ كأن لم يكن به وجع فأعطاه الراية فقال عليؓ يا رسول الله! أقاتلهم حتى يكونوا مثلنا فقال اغد (انفذ) على رسلك حتى تنزل بساحتهم ثم ادعهم إلى الإسلام وأخبرهم بما يجب عليهم من حق الله تعالى فوالله أن يهدي الله بك رجلا واحدا خير (خير من أن يكون) لك من حمر النعم۔

ترجمہ: سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے دن فرمایا کہ البتہ میں کل نشان دوں گا اس مرد کو اس کے ہاتھ پر خدا فتح کرے گا۔ وہ خدا اور رسولؐ کو دوست

كَتَبَ الكِتَابَ كَتَبُوا هٰذَا مَا قَضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰهِ قَالُوا لَا نُقِرُّ بِهَا لَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعْنَاكَ شَيْئًا وَّلٰكِنْ اَنْتَ مُحَمَّدُ
ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ
اللّٰهِ وَقَالَ لِعَلِيٍّ اُمْحُ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا
اَمْحُوْ اَبَدًا فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْكِتَابَ فَمَحَاهَا وَلَيْسَ يُحْسِنُ اَنْ يَّكْتُبَ وَكَتَبَ
مَكَانَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَكَتَبَ هٰذَا مَا قَضٰى
عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنْ لَّا يَدْخُلَ مَكَّةَ بِالسِّلَاحِ
اِلَّا بِالسَّيْفِ فِي الْقِرَابِ وَاَنْ لَّا يَخْرُجَ مِنْ اَهْلِهَا
مِنْهَا بِاَحَدٍ اِنْ اَرَادَ اَنْ يَّتْبَعَهٗ وَلَا يَمْنَعَ اَحَدًا مِنْ
اَصْحَابِهٖ اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّقِيْمَ فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى
الْاَجَلُ اَتَوْا عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالُوْا قُلْ لِصَاحِبِكَ
فَلْيَخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْاَجَلُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبِعَتْهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ يُنَادِيْ
يَا عَمِّ يَا عَمِّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ رض فَاَخَذَهَا بِيَدِهٖ
فَقَالَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ دُوْنَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ
فَحَمَلَهَا فَاخْتَصَمَ فِيْهَا عَلِيٌّ وَّزَيْدٌ وَّجَعْفَرٌ رَّضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُمْ فَقَالَ عَلِيٌّ اَنَا اَخَذْتُ وَهِيَ ابْنَةُ عَمِّيْ
وَقَالَ جَعْفَرٌ ابْنَةُ عَمِّيْ وَخَالَتُهَا تَحْتِيْ وَقَالَ زَيْدٌ ابْنَةُ
اَخِيْ فَقَضٰى بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لِخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ
أَنْتَ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْكَ وَقَالَ لِجَعْفَرٍ أَشْبَهْتَ خَلْقِيْ وَ
خُلُقِيْ وَقَالَ لِزَيْدٍ أَنْتَ أَخُوْنَا وَمَوْلَانَا فَقَالَ عَلِيٌّ
لَا تَزَوَّجُ بِنْتَ حَمْزَةَ فَقَالَ إِنَّهَا بِنْتُ أَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ
قَالَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ خَالَفَهُ يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَزْوِيْنِيٌّ
آخِرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَرَوَى عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِيْ
إِسْحَاقَ عَنْ هَانِيِّ بْنِ هَانِيٍّ وَهُبَيْرَةَ بْنِ مَرْيَمَ
عَنْ عَلِيٍّ رض۔

ترجمہ:۔ براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذیقعدہ میں عمرہ کا احرام باندھا پس انکار کیا اہل مکہ نے اس سے کہ چھوڑ دیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تاکہ مکہ میں داخل ہوں یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں نہ آنے دیا۔ یہاں تک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے صلح کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مکہ میں تین دن ٹھہریں۔ وہ صلحنامہ لکھنے لگے تو لکھا کہ یہ وہ صلحنامہ ہے کہ صلح کی اس پر محمدؐ رسول اللہؐ نے۔ اہل مکہ نے کہا کہ ہم تمہارے رسولؐ ہونے کا اقرار نہیں کرتے۔ اگر ہم جانتے کہ تو رسول ہے تو تجھ کو مکہ میں آنے سے منع نہ کرتے لیکن تو محمدؐ بن عبداللہ ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ میں رسول اللہ ہوں اور میں محمدؐ بن عبداللہ ہوں اور علیؓ کو فرمایا کہ رسول اللہ کا لفظ مٹا دے۔ علیؓ نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی میں اسکو کبھی نہ مٹاؤں گا۔ سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ صلحنامہ پکڑا

اور رسُول کا لفظ مٹایا۔ اور اچھی طرح لکھ نہ سکتے تھے اور رسول اللہ کی جگہ بن عبداللہ لکھا اور لکھا کہ یہ وہ صلحنامہ ہے کہ صلح کی اس پر محمد بن عبداللہ نے یہ کہ نہ داخل ہو مکہ میں ساتھ ہتھیاروں کے مگر ساتھ تلوار کے کہ میان میں ہو اور یہ کہ مکہ والوں میں سے کسی کو اپنے ساتھ نہ لے جاویں۔ اگر ارادہ کرے کوئی یہ کہ ساتھ جاوے اس کے اور نہ منع کرے کسی کو اپنے اصحاب میں سے اگر ارادہ کرے وہ مکہ میں رہنے کا سو جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں داخل ہوئے آئندہ سال اور مُدت گزر چکی یعنی تین دن ہو گئے تو اہل مکہ علی کے پاس آئے اور کہا کہ اپنے ساتھی سے کہہ کہ اب مکہ میں سے نکل جاوے کہ مدت گزر چکی سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے نکلے سو حمزہ رضؓ کی بیٹی آپؐ کے پیچھے لگی اس حال میں کہ پکارتی تھی کہ اے چچا اے چچا سو علیؓ نے اس کا قصد کیا اور اس کو ہاتھ سے پکڑا اور فاطمہؓ سے کہا کہ اپنے چچا کی بیٹی کو لے سو حضرت فاطمہؓ نے اس کو اٹھایا سو اس کی پرورش میں علیؓ اور زیدؓ اور جعفرؓ جھگڑے سو علیؓ نے کہا کہ اس کو میں لیتا ہوں کہ وہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور جعفرؓ نے کہا کہ اس کو میں لیتا ہوں کہ وہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میری بیوی ہے اور زید نے کہا کہ وہ میری بھتیجی ہے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ دیا اور فرمایا کہ خالہ برابر ماں کے ہے۔

پھر علیؓ سے فرمایا کہ تو میرا ہے اور میں تیرا ہوں اور جعفرؓ سے فرمایا کہ تو مانند میری ہے پیدائش میں اور خلق میں اور زیدؓ سے فرمایا کہ

تو ہمارا بھائی اور آزاد ہے۔ اور علیؓ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہا کہ کیا آپ حمزہؓ کی بیٹی سے نکاح نہیں کرتے ہیں فرمایا کہ وہ میرے
رضاعی بھائی کی بیٹی ہے یعنی پس وہ میرے لیے حلال نہیں۔
امام نسائی نے کہا کہ مخالفت کی موسیٰ کی یحییٰ بن آدم نے اخیر اس حدیث
میں سو روایت کی اسرائیل سے، اس نے ابی اسحاق سے، اس نے
ہانی بن ہانی اور ہبیرہ بن مریم سے اس نے علیؓ سے۔

حدیث (۱۹۱)

أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
هُوَ ابْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ
هَانِيِّ بْنِ هَانِيٍّ وَهُبَيْرَةَ بْنِ مَرْيَمَ عَنْ عَلِيٍّ رض أَنَّهُمْ
اخْتَصَمُوا فِي ابْنَةِ حَمْزَةَ فَقَضَى بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا وَقَالَ إِنَّ الْخَالَةَ أُمٌّ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا تَزَوَّجُهَا قَالَ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي إِنَّهَا
ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَ وَقَالَ لِي أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا
مِنْكَ وَقَالَ لِزَيْدٍ أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا وَقَالَ لِجَعْفَرٍ
أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي۔

هٰذَا آخِرُ الْكِتَابِ وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ۔

ترجمہ:۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ وہ حمزہؓ کی بیٹی کی پرورش
میں جھگڑے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اس کی پرورش
کا واسطے خالہ اس کی کے اور فرمایا کہ خالہ بجائے ماں کے ہے

میں نے عرض کی کہ یا حضرت کیا آپ اس سے نکاح نہیں کرتے ہیں. حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ میرے لیے حلال نہیں کہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے. علیؓ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو فرمایا کہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں اور زید کو فرمایا کہ تو ہمارا بھائی ہے اور آزاد شدہ ہے اور جعفر کو فرمایا کہ تو مانند میری ہے پیدائش اور خلق میں.

یہ اخیر کتاب کا ہے اور خدا کا درود ہو اوپر سردار ہمارے اور رسول ہمارے محمدؐ کے اور ان کی آل اور اصحاب تمام کے.

(ختم شد)

رکھتا ہے اور خدا اور رسول اس کو دوست رکھتے ہیں سو جب صبح
ہوئی تو لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ہر ایک
شخص امیدوار تھا کہ اس کو نشان لے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ علی کہاں ہیں، لوگوں نے عرض کی کہ یا حضرت ان کی آنکھیں
آئی ہیں، فرمایا کہ کسی کو ان کے پاس بھیجو، سو وہ لائے گئے۔ سو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے لب مبارک آنکھ پر لگائی اور اس کے لئے
دعا کی، پس تندرست ہوئے علی رضی اللہ عنہ آنکھوں کی بیماری سے ٹھیک
ہو گئے ۔ یعنی گویا کہ کبھی آئی نہ تھیں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان کو نشان دیا۔ حضرت علی نے فرمایا کہ یا حضرت لڑوں میں ان
سے یہاں تک کہ ہوں وہ مانند ہمارے یعنی مسلمان ہوں۔ حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا اور گذر اپنی نرمی پر یعنی آہستگی سے یہاں
تک کہ اُترے ان کے میدان میں پھر بلا ان کو طرف اسلام کے یعنی اوّل
اور خبر دے ان کو ساتھ اس چیز کے کہ واجب ہے ان پر اللہ کے حق
سے اسلام میں پس اگر انکار کریں اسلام سے تو طلب کر اُن سے جزیہ
والا لڑ اُن سے یہاں تک کہ مسلمان ہوں حقیقۃً یا حکماً (یعنی جزیہ دینا
قبول کریں) پس قسم خدا کی یہ کہ ہدایت کرے اللہ تعالیٰ بسبب
تیرے ایک مرد کو بہتر ہے اس سے کہ ہوں تیرے لیے چارپائے اور
اونٹ سُرخ۔

ذکر اختلاف الفاظ الناقلین لخبر ابی ہریرۃ فی ذالک

اس ذیل میں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کئی طریق پر آئی ہے :-

حدیث (۱۷)

أنبأنا ابوالحسین احمد بن سلیمان الرّهاوی قال حدّثنا یعلی بن عُبیدٍ قال حدّثنا یزید بن کیسان عن ابی حازم عن ابی هریرة رضؓ قال قال رسول الله صلّی الله علیهِ وسلّم لأدفعنّ الرّایة الیوم الی رجلٍ یُحبُّ الله و رسوله ویُحبّه الله و رسوله فتطاول لها القوم فقال این علیؓ ابن ابی طالبٍ فقالوا یشتکی عینیه قال فبزق نبیّ الله صلّی الله علیه وسلّم فی کفّیه ومسح بهما عینی علیٍّ ودفع الیه الرّایة ففتح الله تعالیٰ علیٰ یدیه۔

ترجمہ: ابی ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ میں آج نشان دوں گا اس مرد کو کہ خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور رسول اس کو دوست رکھتے ہیں، سو لوگوں نے اس کے لیے ہاتھ دراز کیے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی کہاں ہیں، لوگوں نے عرض کی کہ ان کی آنکھیں آئی ہیں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونوں ہتھیلیوں پر تھوکا اور علی رضؓ کی آنکھ پر لب لگائی اور نشان دیا۔ سو خدا نے ان کے ہاتھ پر فتح کیا یعنی خیبر کو۔

ف۔ یہ حدیث ابوہریرہ سے ابی حازم نے روایت کی ہے۔

حدیث (۱۸)

أنبأنا قُتیبة بن سعیدٍ قال أخبرنا یعقوب عن

سهل عن ابيه عن ابي هريرة رضـ ان رسول الله صلّى الله
عليه وسلّم قال يوم خيبر لأعطين الرّاية
رجلاً يحبّ الله ورسوله ويحبّه الله ورسوله
يفتح الله عليه قال عمر بن الخطّاب رضـ ما احببت
الامارة الّا يومئذٍ فدعا رسول الله صلّى الله عليه
وسلّم عليّ بن ابي طالب فاعطاه ايّاها وقال امش
ولا تلتفت حتّٰى يفتح الله فسار عليٌّ ثمّ
وقف فصرخ يا رسول الله على ماذا اقاتل النّاس
قال قاتلهم حتّٰى يشهدوا ان لا اله الّا الله
وانّ محمّدًا رّسول الله فاذا فعلوا ذلك فقد
منعوا دماءهم واموالهم الّا بحقّها
وحسابهم على الله عزّ وجلّ -

ترجمہ:- ابو ہریرہ رضـ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے دن فرمایا کہ البتہ میں یہ نشان دوں گا اس مرد کو کہ خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور رسول اس کو دوست رکھتے ہیں اس کے ہاتھ پر خدا فتح کرے گا۔ حضرت عمر نے کہا کہ میں نے حکومت نہیں چاہی مگر اس دن، سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضـ کو بلایا اور ان کو نشان دیا اور فرمایا کہ جا اور نہ پھر یہاں تک کہ خدا تجھ کو فتح دے۔ سو حضرت علی چلے پھر کھڑے ہوئے اور پکار اکہ یا حضرت کس چیز پر لڑوں فرمایا لڑ ان سے یہاں تک کہ گواہی دے دیں اس کی کہ خدا کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں

اور مقرر محمد اللہ کے رسول ہیں سو جب انھوں نے یہ کلمہ پڑھا تو اپنا جان مال تجھ سے بچایا مگر دین کی حق تلفی کا بدلہ ہے اور ان کا حساب خدا کے ذمہ پر ہے ـــــ یعنی جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا تو اس کا جان و مال لینا حرام ہے لیکن اگر ناحق خون بہائے تو اس کے بدلے مارا جاوے گا یا مال ضائع ہوگا تو اس سے مال لیا جاوے گا اور اگر وہ خوف سے ظاہر میں مسلمان ہوا اور دل میں کافر رہا تو اس سے خدا حساب کرلے گا دلوں کے حال دریافت کرنے کا حاکم کو حکم نہیں۔ اور یہ حدیث ابوہریرہ نے ابی صالح سے روایت کی ہے۔

حدیث (۱۹)

أَنْبَانَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنُ رَاهُوِيَه قَالَ اخبرنا جَرِيْرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَ يُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ يَفْتَحِ اللهُ عَلَيْهِ قَال عمر مَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ قَطُّ إِلَّا يَوْمَئِذٍ قَالَ فَاسْتَشْرَفَ (فاشرفنا) لَهَا فَدَعَا عَلِيًّا فَبَعَثَه ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَقَاتِلْ حَتّٰى يَفْتَحِ اللهُ عَلَيْكَ وَلَا تَلْتَفِتْ قَالَ فَمَشَى مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ وَقَفَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ فَقَالَ عَلِي مَاذَا أُقَاتِلُ النَّاسَ قَالَ قَاتِلْهُمْ حَتّٰى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ

مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِکَ فَقَدْ مَنَعُوْا دِمَآءَہُمْ وَاَمْوَالَہُمْ اِلَّا بِحَقِّہَا وَحِسَابُہُمْ عَلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ.

ترجمہ:۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ میں کل نشان دوں گا اس مرد کو کہ خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور رسول اس کو دوست رکھتے ہیں خدا اُسکے ہاتھ پر فتح کرے گا۔ عمرؓ نے کہا کہ میں نے کبھی حکومت نہیں چاہی مگر اس دن۔ سو لوگوں نے اس کے لئے گردن بلند کی یعنی ہر ایک نے خواہش کی کہ ہم کو ملے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کو بلایا اور اس کو بھیجا یعنی نشان دیا، پھر فرمایا کہ جا اور لڑیہانتک کہ خدا تیرے ہاتھ پر فتح کرے اور نہ پھر۔ راوی نے کہا سو حضرت علی کچھ دُور گئے پھر کھڑے ہوئے اور پیچھے کی طرف نہ پھرے سو عرض کی کہ یا حضرت کس چیز پر لوگوں سے لڑوں، فرمایا لڑ ان سے یہاں تک کہ گواہی دیں اس کی کہ نہیں لائق بندگی کے کوئی سوائے خدا کے اور بیشک محمد رسول اللہ کے ہیں سو جب انھوں نے یہ کلمہ پڑھا تو اپنا جان مال بچایا مگر دین کی حق تلفی کا بدلہ ہے اور ان کا حساب خدا کے ذمہ پر ہے۔

ف۔ یہ حدیث بھی ابی ہریرہؓ سے ابی صالح نے روایت کی ہے۔

حدیث (۲۰)

اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْمُبَارَکِ الْمَخْزُوْمِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْہَاشِمِ الْمَخْزُوْمِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا

رُهَيبُ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيلُ بنُ اَبِی صَالِحٍ عَن اَبِيهِ عَن اَبِی هُرَيرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَومَ خَيبَرَ لَاَدفَعَنَّ الرَّايَةَ اِلَی رَجُلٍ يُّحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهٗ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهٗ يَفتَحُ اللهُ عَلَيهِ قَالَ عُمَرُ فَمَا اَحبَبتُ الاِمَارَةَ قَطُّ اِلَّا يَومَئِذٍ (قَبلَ يَومَئِذٍ) فَدَفَعَهَا اِلٰی عَلِیٍّ وَقَالَ قَاتِلْ وَلَا تَلتَفِتْ فَسَارَ قَرِيبًا قَالَ يَارَسُولَ اللهِ عَلٰی مَا اُقَاتِلُ قَالَ عَلٰی اَن يَّشهَدُوا اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ فَاِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ فَقَد عَصَمُوا دِمَائَهُم وَاَموَالَهُم مِنِّیْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُم عَلَی اللهِ۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا کہ البتہ میں نشان دوں گا اس مرد کو خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور رسول اس کو دوست رکھتے ہیں خدا اس کے ہاتھ پر فتح کرے گا۔ عمر نے کہا کہ میں نے کبھی حکومت نہیں چاہی مگر اس دن سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو نشان دیا اور فرمایا لڑو اور نہ پھرو سو حضرت علیؓ تھوڑی دور گئے پھر کہا کہ یا حضرت کس چیز پر لوگوں سے لڑوں، فرمایا اس پر کہ گواہی دیں کہ خدا کے سوا کوئی لائق بندگی نہیں اور بے شک محمد اللہ کے رسول ہیں سو جب انھوں نے یہ کلمہ پڑھا تو اپنا جان و مال بچایا مگر اسلام کی حق تلفی کا بدلہ ہے اور ان کا

حساب خدا کے ذمہ پر ہے۔

ف۔ یہ حدیث بھی ابی ہریرہ سے ابی صالح نے روایت کی ہے لیکن پہلے طریق میں سہیل سے یعقوب نے روایت کی ہے اور دوسرے میں سہیل سے جریر نے روایت کی ہے اور تیسرے میں اس سے وہیب نے روایت کی۔

ذِكْرُ خَبَرِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فِي ذٰلِكَ

یعنی عمران بن حصین سے بھی اس باب میں روایت آئی ہے:

حدیث (۲۱)

أَنْبَانَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُّحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَوْ قَالَ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَدَعَا عَلِيًّا وَّهُوَ اَرْمَدُ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ۔

ترجمہ: عمران بن حصین رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ میں نشان دوں گا اس مرد کو کہ خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے یا فرمایا کہ خدا اور رسول اس کو دوست رکھتے ہیں سو علی رض کو بلایا اور ان کی آنکھیں آئی تھیں سو خدا نے ان کے ہاتھ پر فتح دی۔

ذِكْرُ خَبَرِ الحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ وَاَنَّ جِبْرَئِيْلَ يُقَاتِلُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ يَّسَارِهٖ۔

یعنی حسنؓ بن علیؓ نے بھی اس باب میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی ہے اور اس باب میں کہ جبرئیلؑ ان کی داہنی طرف لڑتے تھے اور میکائیلؑ ان کے بائیں۔

حدیث (۲۲)

حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ رَاهْوَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ مَرْيَمَ قَالَ خَرَجَ اِلَيْنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ سَلَامُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَآءُ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ قَتَلْتُمْ بِالْاَمْسِ رَجُلًا مَا سَبَقَهُ الْاَوَّلُوْنَ وَلَا يُدْرِكُهُ الْاٰخِرُوْنَ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَيُقَاتِلُ جِبْرَئِيْلُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ يَّسَارِهٖ ثُمَّ قَالَ لَا تُرَدُّ (لَا يُرَدِّيْنِي) رَايَتَهٗ حَتّٰى يَفْتَحَ اللّٰهُ تَعَالٰى

علیہ مَاتَرَكَ دِینَارًا وَّلَا دِرْهَمًا اِلَّا سَبْعَ مَائَةِ (تسع مِائَة) دِرْهَمًا اَخَذَهَا عِیَالُهٗ مِنْ عَطَائِهٖ کان اَرَادَ اَنْ یَّبْتَاعَ بِهَا خَادِمًا لِاَهْلِهٖ۔

ترجمہ: ہبیرہ بن مریم سے روایت ہے کہ حسن بن علی رضہ ہماری طرف نکلے اور ان پر سیاہ عمامہ تھا سو کہا کہ کل تم سے پہلے ایک مرد تھا کہ نہ پہلے لوگ اس سے بڑھے اور نہ پچھلے اس کو پا دیں گے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ میں نشان دوں گا اس مرد کو کہ خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور رسول اس کو دوست رکھتے ہیں اور جبرئیل ؑ اس کے داہنے لڑتے ہیں اور میکائیل اس کے بائیں، پھر فرمایا کہ نہ پھرے گا یہاں تک کہ خدا اس کے ہاتھ پر فتح کرے گا نہ اس نے کوئی دینار چھوڑی اور نہ درہم مگر سات سو درہم کہ اس کے عیال نے لیا تھا حضرت علی کی بخشش سے کہ ارادہ کیا تھا یہ کہ خریدیں ساتھ اس کے خادم واسطے اہل اپنے کے۔

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا یُخْزِیْهِ اَبَدًا

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا بیان کہ خدا تعالیٰ حضرت علی رضہ کو کبھی خوار نہ کرے گا؛

حدیث (۲۳) اَنْبَاَنَا مَیْمُوْنُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ

يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ
قَالَ حَدَّثَنَا الْوَضَّاعُ وَهُوَ اَبُوْ عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ عَوْفٍ قَالَ اِنِّيْ لَجَالِسٌ اِلَى ابْنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ
اللهُ عَنْهُمَا فَاَتَاهُ تِسْعَةُ رَهْطٍ فَقَالُوْا اِمَّا اَنْ تَقُوْمَ
مَعَنَا وَاِمَّا اَنْ تَخْلُوَنَّ هٰؤُلَاءِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ صَحِيْحٌ
قَبْلَ اَنْ يَعْمٰى قَالَ اِنَّمَا اَقُوْمُ مَعَكُمْ فَتَحَدَّثُوْا
فَلَا اَدْرِيْ مَا قَالُوْا فَجَاءَ وَهُوَ يَنْفُضُ ثَوْبَهٗ وَ
يَقُوْلُ اُفٍّ وَتُفٍّ يَقَعُوْنَ فِيْ رَجُلٍ لَّهٗ عِزٌّ وَقَعُوْا
فِيْ رَجُلٍ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَاَبْعَثَنَّ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَ
رَسُوْلُهٗ لَا يُخْزِيْهِ اللهُ اَبَدًا قَالَ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا مَنِ اسْتَشْرَفَ
فَقَالَ اَيْنَ عَلِيٌّ قِيْلَ هُوَ فِي الرَّحٰى يَطْحَنُ قَالَ
وَمَا كَانَ اَحَدُكُمْ لِيَطْحَنَ مِنْ قَبْلِهٖ فَدَعَاهُ
وَهُوَ اَرْمَدُ مَا كَانَ اَنْ يُبْصِرَ فَتَفَلَ فِيْ عَيْنَيْهِ
ثُمَّ هَزَّ الرَّايَةَ ثَلٰثًا فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ فَجَاءَ
بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ وَبَعَثَ اَبَا بَكْرٍ بِسُوْرَةِ
التَّوْبَةِ وَبَعَثَ عَلِيًّا خَلْفَهٗ فَاَخَذَهَا مِنْهُ وَقَالَ
لَا يَذْهَبُ بِهَا اِلَّا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ هُوَ
مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَدَعَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيًّا وَّفَاطِمَةَ
فَمَدَّ عَلَيْهِمْ ثَوْبًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ

بَيْتِي وَخَاصَّتِي فَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَتُطَهِّرْهُمْ
تَطْهِيْرًا وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ
خَدِيْجَةَ وَلَبِسَ ثَوْبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُ نَبِيُّ اللّٰهِ فَجَآءَ
اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ فَقَالَ عَلِيٌّ ؓ اِنَّ النَّبِيَّ
قَدْ ذَهَبَ نَحْوَ بِيْرِ مَيْمُوْنَةَ فَاتَّبَعَهُ فَدَخَلَ
مَعَهُ الْغَارَ فَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَرْمُوْنَ عَلِيًّا
حَتّٰى اَصْبَحَ ـ وَخَرَجَ بِالنَّاسِ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ
فَقَالَ عَلِيٌّ اَخْرُجُ مَعَكَ فَقَالَ لَا فَبَكٰى فَقَالَ
اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ
مِنْ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّكَ لَسْتَ بِنَبِيٍّ ثُمَّ قَالَ اَنْتَ
خَلِيْفَتِيْ يَعْنِيْ فِيْ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِيْ قَالَ
سُدَّ اَبْوَابُ الْمَسْجِدِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ ـ قَالَ
وَكَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَهُوَ جُنُبٌ وَّهُوَ طَرِيْقُهُ
وَلَيْسَ لَهُ طَرِيْقٌ غَيْرُهُ ـ وَقَالَ مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ
فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ ـ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّ اَخْبَرَنَا اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ فِي الْقُرْاٰنِ اَنَّهُ قَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْ
اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ فَهَلْ حَدَّثَنَا بَعْدُ اَنْ (اِنَّهُ)
سَخِطَ عَلَيْهِمْ ـ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُمَرَ حِيْنَ قَالَ ائْذَنْ فِيْ
فَلِاَضْرِبُ عُنُقَهُ يَعْنِيْ حَاطِبًا فَقَالَ وَمَا يُدْرِيْكَ

لَعَلَّ اللهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلَى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ۔

ترجمہ:۔ یحییٰ بن عوفؓ سے روایت ہے کہ میں ابن عباسؓ کے پاس بیٹھا تھا سو نو آدمی اسکے پاس آئے اور کہا کہ یا تو ہمارے ساتھ کھڑا ہو اور یا خالی کرے تو ہم کو ان لوگوں سے اور ابن عباسؓ اس وقت تندرست تھے اندھے ہونے سے پہلے، کہا کہ میں تمہارے ساتھ کھڑا ہوتا ہوں، آپس میں بات چیت کرتے رہے۔ میں نہیں جانتا کہ کیا کہتے ہیں۔ سو ابنِ عباسؓ آئے اس حال میں کہ اپنا کپڑا جھاڑتے تھے اور کہتے تھے اُف اور تُف (یہ کلمہ تنگ دلی اور زجر کے وقت کہتے ہیں) یعنی ان کے کلام سے تنگ دل ہوئے اور کہتے تھے کہ ایسے مرد کی بدگوئی کرتے ہیں کہ وہ عزت والا ہے۔ ایسے مرد کے حق میں طعن کرتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں فرمایا ہے کہ البتہ میں بھیجوں گا ایسے مرد کو خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور رسول اس کو دوست رکھتے ہیں۔ خدا اس کو کبھی ذلیل نہ کرے گا سو گردن بلند کی جس نے گردن بلند کی۔ سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی کہاں ہیں، لوگوں نے عرض کی کہ چکی میں گھوڑے کا دانہ ڈالتے ہیں، فرمایا کہ تم میں سے ایسا کوئی نہ تھا کہ اس کا دانہ ڈلتا۔ سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا۔ ان کی آنکھیں آئی تھیں دیکھ نہ سکتے تھے۔ سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لب ان کی آنکھ پر لگائی پھر نشان ہلایا تین بار پھر وہ اُن کو دیا۔ پس صفیہ بنتِ حیی بندی میں لائے اور

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کو سورۂ توبہ کے ساتھ
بھیجا اور علیؓ کو اس کے پیچھے بھیجا سو علیؓ نے وہ سورہ اس
سے لی اور فرمایا کہ نہ لیجاوے اس کو مگر کوئی مرد اہل بیت سے
کہ وہ مجھ سے ہو اور میں اس سے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے حسن اور حسین اور علی اور فاطمہ کو بلایا اور ان پر کپڑا پھیلایا
سو کہا کہ الٰہی میرے یہ اہل بیت ہیں اور میرے خاص قریبی ہیں
سو دور کر ان سے ناپاکی اور پاک کر ان کو پاک کرنا اور خدیجہؓ کے
بعد علیؓ سب سے پہلے اسلام لائے اور علیؓ نے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا کپڑا پہنا۔ سو کفار نے گمان کیا کہ وہ پیغمبر ہیں اور حضرت
ابوبکرؓ آئے اور کہا کہ اے نبی اللہ کے یعنی پیغمبر کے کپڑے دیکھ
کر بھول گئے اور علیؓ کو پیغمبر گمان کیا۔ علیؓ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کنوئیں میمون کی طرف گئے ہیں سو ابوبکرؓ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پیچھے گئے اور ان کے ساتھ غار میں داخل
ہوئے سو مشرکین حضرت علیؓ کو تیر مارتے تھے یہاں تک کہ صبح
ہوئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک میں لوگوں کے ساتھ
نکلے سو علیؓ نے کہا کہ میں بھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں، حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ چلسو علیؓ رونے لگے۔ فرمایا کہ کیا تو
خوش نہیں اس سے کہ ہو رتبہ تیرا میرے نزدیک جیسے ہارون کا
رتبہ موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھا مگر اتنا فرق ہے کہ تو نبی
نہیں، پھر فرمایا کہ تو میرا خلیفہ ہے یعنی بیچ ہر ایماندار کے پیچھے
میرے اور کہا کہ بند کیے گئے دروازے مسجد کے سوائے دروازے

علی رضؓ کے یعنی بعضے اصحاب کے گھر کے دروازے مسجد نبویؐ میں تھے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دروازے مسجد کی طرف سے
بند کردو تاکہ کوئی عورت حائضہ اور مرد جنبی مسجد میں ان دروازوں
سے نہ آوے مگر دروازہ علی رضؓ کا کھلا رہے اور حضرت علیؓ مسجد
میں داخل ہوتے تھے اس حال میں کہ جنبی ہوتے تھے اور اُنکے
آنے جانے کی راہ مسجد میں سے تھی اس کے سوا ان کی کوئی راہ نہ تھی
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا میں دوست ہوں
اس کا علی بھی دوست ہے۔ ابن عباس رضؓ نے کہا کہ ہم کو اللہ تعالیٰ
نے قرآن میں خبر دی کہ خدا تعالیٰ اصحاب شجرہ سے راضی ہوا (اور
اصحاب شجرہ وہ ہیں جنھوں نے درخت کیکر کے تلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے جہاد پر بیعت کی تھی، حضرت علی رضؓ بھی اُنھیں میں سے ہیں) پس
کیا حدیث بیان کی ہم سے کسی نے بعد اُس کے کہ خدا ان پر ناراض
ہوا۔ راوی نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضؓ سے فرمایا
جبکہ اس نے کہا کہ مجھ کو اجازت ہو تاکہ میں حاطب کی گردن ماروں
سو فرمایا کہ اے خطاب کے بیٹے تجھ کو کیا معلوم ہے کہ شاید خدا
اس جنگ بدر والے گروہ پر البتہ آگاہ ہوچکا سو اس نے فرمایا کہ
تم کرو جو تمہارا جی چاہے میں تم کو مقرر بخش چکا۔

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رضؓ کے حق میں طعن کرنا ہرگز جائز نہیں
کہ وہ بدر والے گروہ میں سے ہیں اور خدا نے ان کو بخش دیا ہے۔

ذِکرُ قَولِ النَّبیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ لِعَلیٍّ رضؓ

اِنَّهٗ مَغْفُوْرٌ لَّكَ۔

حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا بیان جو علی رضؓ کے حق میں فرمائی کہ خدا تجھ کو بخش چکا۔

حدیث (۲۴)

اَخْبَرَنِیْ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَمَّالُ الْبَغْدَادِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُبَیْرِ الْاَسَدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِیٍّؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ اِذَا قُلْتَهُنَّ غُفِرَ لَكَ مَعَ اَنَّهٗ مَغْفُوْرٌ لَّكَ تَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَالْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

ترجمہ: علی رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تجھ کو وہ کلمے نہ بتلاؤں کہ جب تو ان کو کہے تو تیری مغفرت ہوجائے باوجودیکہ خدا تجھ کو بخش چکا وہ کلمے یہ ہیں لا الہ الا اللہ سے آخر تک یعنی نہیں کوئی لائق بندگی کے سوائے خدا کے کہ حکم کرنے والا اور بخشش کرنے والا ہے نہیں لائق بندگی کے کوئی سوائے خدا کے کہ بلند اور بزرگ ہے پاک ہے رب ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کا اور رب بڑے تخت کا سب تعریف واسطے اللہ کے ہے

جو پالنے والا ہے جہانوں کا۔

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا حضرت علیؓ کے سب گناہ بخش چکا ہے۔

ذِكْرُ اِخْتِلَافِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي اِسْحٰقَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ

ابی اسحاق پر اختلاف کا بیان اس حدیث میں: ———

حدیث (۲۵)

اَنْبَأَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ الْكُوْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ وَّهُوَ ابْنُ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَالِحٍ (بن سلمة) عَنْ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ رضؓ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَلِيُّ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ اِنْ اَنْتَ قُلْتَهُنَّ غُفِرَ لَكَ مَعَ اَنَّكَ مَغْفُوْرٌ لَّكَ (اِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ) لَكَ تَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

ترجمہ:۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی کیا میں تجھ کو ایسے کلمے نہ بتلاؤں کہ اگر تو ان کو کہے تو تیری مغفرت ہو جاوے باوجودیکہ تیری مغفرت ہو چکی کہے تو لا الٰہ الا اللہ الخ یعنی نہیں لائق بندگی کے کوئی سوائے خدا کے کہ حلیم اور کریم ہے۔ نہیں کوئی لائق بندگی کے سوائے خدا کے کہ بلند اور بزرگ

ہے پاک ہے رب ساتوں آسمان اور رب بڑے تخت کا۔ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جو رب ہے سارے جہان کا۔

ف۔ یہ حدیث ابی اسحاق سے علی بن صالح نے روایت کی ہے۔

حدیث (۲۶)

أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ عُمَرَ الْحِمْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كَلِمَاتُ الْفَرَجِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ۔

ترجمہ:۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ کشائش کے کلمے یہ ہیں: لا الٰہ الا اللہ الخ یعنی نہیں کوئی لائق بندگی کے سوائے خدا کے کہ بلند اور بزرگ ہے نہیں کوئی لائق بندگی کے سوائے خدا کے کہ حلیم اور کریم ہے پاک ہے اللہ رب ساتوں آسمانوں کا اور رب بڑے تخت کا سب تعریف ہے اللہ کو جو صاحب ہے سارے جہان کا۔

ذِكْرُ كَلِمَاتِ الْفَرَجِ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كرم الله وجهه

حضرت علیؓ کے لیے کشائش کے کلمے فرمانے کا بیان:۔۔۔۔۔۔

حدیث (۲۷) أَنْبَأَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا

خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ هُوَ ابْنُ صَالِحِ بْنِ حَیٍّ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِیِّ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ عَلِیٍّ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا عَلِیُّ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ اِذَا اَنْتَ قُلْتَهُنَّ غُفِرَتْ ذُنُوْبُكَ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔

ترجمہ : علی رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی کیا میں تجھ کو وہ کلمے نہ سکھاؤں کہ جب تو ان کو پڑھے تو تیرے گناہ بخشے جاویں اگرچہ ہوں مانند جھاگ دریا کے یعنی اگرچہ بے شمار ہوں فرمایا سبحان اللہ رب السمٰوات السبع ورب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین اور معنی اس کے وہی ہیں جو اوپر گزرے ۔

حدیث (۲۹)

انبانا (اخبرنی علی بن محمد بن علی المصیصی قال اخبرنا خلف بن تمیم) عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِیْلُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَلِیٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ اِذَا قُلْتَهُنَّ غُفِرَ لَكَ عَلٰی اَنَّهٗ مَغْفُوْرٌ لَّكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تجھ کو وہ کلمے نہ بتلاؤں کہ جب تو ان کو کہے تو تیری مغفرت ہو جائے باوجودیکہ تیری مغفرت ہو چکی ہے (وہ کلمے یہ ہیں) نہیں کوئی لائق بندگی کے سوائے خدا کے کہ بلند اور بزرگ ہے، نہیں کوئی لائق بندگی کے سوائے خدا کے کہ حلیم اور کریم ہے، پاک ہے رب تخت بڑے کا سب تعریف اللہ کو ہے جو صاحب ہے سارے جہان کا۔

حدیث (۳۰)

اَنْبَانَا الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ قَالَ اَنْبَانَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ رضؓ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُعَلِّمُکَ دُعَاءً اِذَا دَعَوْتَ بِہٖ غُفِرَلَکَ وَکَانَ مَغْفُوْرٌ (کنت مغفورا) لَکَ قُلْتُ بَلٰی قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَبُوْ اِسْحَاقَ لَمْ یَسْمَعْ مِنَ الْحَارِثِ اِلَّا اَرْبَعَۃَ اَحَادِیْثَ لَیْسَ ھٰذَا مِنْھَا وَاِنَّمَا اَخْرَجْنَاہُ لِمُخَالِفَۃِ الْحُسَیْنِ بْنِ وَاقِدٍ وَلَا اِسْرَافِیْلَ (لاسرائیل) وَبِعَلِیِّ بْنِ صَالِحٍ وَالْحَارِثُ

ن لا الٰہ الا اللہ سبحان اللہ رب العرش العظیم

الْاَعْوَرُ لَيْسَ بِذٰلِكَ فِي الْحَدِيْثِ وَعَاصِمُ ابْنُ حَمْزَةَ اَصَحُّ (اصلح) مِنْهُ.

ترجمہ:۔ علی رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تجھ کو وہ کلمے بتلاؤں کہ جب تو اس کے ساتھ دُعا کرے تو تیری مغفرت ہو جاوے حالانکہ تیری مغفرت ہو چکی ہے میں نے کہا کیوں نہیں فرمایا وہ دُعا یہ ہے کہ نہیں لائق کوئی بندگی کے سوائے خدا کے کہ حلیم اور کریم ہے پاک ہے رب ساتوں آسمان کا اور رب تخت بڑے کا۔ امام نسائیؒ نے کہا کہ ابواسحاق نے حارث سے کچھ نہیں سُنا مگر چار حدیثیں اور یہ حدیث ان میں سے نہیں اور سوائے اس کے نہیں کہ روایت کی ہم نے یہ حدیث واسطے مخالفت حسین بن واقد اور اسرائیل اور علی بن صالح کی اور حارث اعور حدیث میں معتبر نہیں اور عاصم بن حمزہ اعور سے زیادہ معتبر ہے۔

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ امْتَحَنَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ بِالْاِيْمَانِ

یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا بیان کہ خدا نے علی رضؓ کے دل کی آزمائش کی ساتھ ایمان کے۔

حدیث (۳۱)

اَنْبَاَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمُبَارَكِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شَرِيْكٌ

عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنَاسٌ مِّنْ قُرَيْشٍ فَقَالُوْا يَا مُحَمَّدُ إِنَّا جِيْرَانُكَ وَحُلَفَاءُكَ وَإِنَّ أُنَاسًا مِّنْ عَبِيْدِنَا قَدْ أَتَوْكَ لَيْسَ فِيْهِمْ (بَيْنَهُمْ) فِي الدِّيْنِ وَلَا رَغْبَةٌ فِي الْفِقْهِ إِنَّمَا فَرُّوْا (فرط) مِنْ ضِيَاعِنَا وَأَمْوَالِنَا فَارْدُدْهُمْ إِلَيْنَا فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ مَا تَقُوْلُ فَقَالَ صَدَقُوْا إِنَّهُمْ جِيْرَانُكَ وَحُلَفَاءُكَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِعُمَرَ مَا تَقُوْلُ فَقَالَ صَدَقُوْا إِنَّهُمْ لَجِيْرَانُكَ وَحُلَفَاءُكَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ وَاللهِ لَيَبْعَثَنَّ اللهُ عَلَيْكُمْ رَجُلًا مِّنْكُمْ قَدِ امْتَحَنَ اللهُ قَلْبَهُ بِالْإِيْمَانِ فَلَيَضْرِبَنَّكُمْ عَلَى الدِّيْنِ أَوْ يَضْرِبُ بَعْضَكُمْ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَنَا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ لَا قَالَ عُمَرُ أَنَا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ هُوَ (ذٰلِكَ) الَّذِيْ يَخْصِفُ النَّعْلَ وَكَانَ أَعْطَى عَلِيًّا نَعْلَهُ يَخْصِفُهَا۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ قریش کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہنے لگے کہ اے محمد! ہم تیرے ہمسائے اور ہم قسم ہیں اور ہمارے کچھ غلام تیرے پاس بھاگ آئے ہیں کہ نہ ان کو دین کی کچھ رغبت ہے اور نہ علم کی بلکہ وہ صرف

ہماری زمین اور مال کی خدمت سے بھاگے ہیں یعنی تاکہ خدمت اور محنت سے چھوٹیں سو آپ ان کو ہماری طرف پھیر دیجئے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضؓ سے فرمایا کہ تم اس معاملہ میں کیا کہتے ہو۔ ابوبکر رضؓ نے کہا کہ سچ کہتے ہیں کہ وہ بیشک آپ کے ہمسائے اور ہم قسم ہیں۔ سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہوا یعنی آپ سخت ناراض ہوئے، پھر عمر رضؓ سے فرمایا کہ تم کیا کہتے ہو عمر رضؓ نے کہا کہ سچ کہتے ہیں کہ وہ بیشک آپ کے ہمسائے اور ہم قسم ہیں سو آپؐ اس سے بھی ناراض ہوئے پھر فرمایا اے گروہ قریش کے قسم خدا کی میں بھیجوں گا تم پر ایک مرد کو تم میں سے کہ امتحان کیا ہے اللہ نے اس کے دل کو ساتھ ایمان کے کہ البتہ مارے گا تم کو دین پر یا مارے گا بعض تمہارے کو۔ ابوبکر نے کہا کہ یا حضرت وہ میں ہوں فرمایا نہیں۔ عمر نے کہا کہ وہ میں ہوں فرمایا نہیں لیکن وہ شخص وہ ہے کہ جوتی سیتا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا جوتا سینے کے لئے علیؓ کو دیا تھا۔

ف۔ اس حدیث سے حضرت علی رضؓ کی بڑی فضیلت ہوئی کہ خدا نے ان کے دل کے ایمان کے ساتھ آزمائش کی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جوتا سینا خسیس پیشہ نہیں ہے۔

ذِکْرُ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ سَیَھْدِیْ قَلْبَکَ وَیُثَبِّتُ لِسَانَکَ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا بیان کہ خدا تیرے دل کو ہدایت

کرے گا اور تیری زبان کو ثابت رکھے گا یعنی علیؓ کو فرمایا۔

حدیث (۳۲)

اَنبَانَا اَبُوجَعفَرٍ عَنْ عَمرِو بنِ عَلِیٍّ البَصرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِی یَحیٰی قَالَ حَدَّثَنَا الاَعمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمرُو بنُ مُرَّۃَ عَنْ اَبِی البَخْتَرِیِّ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ بَعَثَنِی رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِلَی الیَمَنِ وَاَنَا شَابٌّ حَدِیثُ السِّنِّ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ سَیَہدِی قَلبَکَ وَیُثَبِّتُ لِسَانَکَ فَمَا شَکَکتُ (قال ماشککت فی حدیث اقضی بین اثنین) فِی قَضَاءٍ بَینَ اثنَینِ

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یمن کی طرف بھیجا اور میں جوان نو عمر تھا سو میں نے عرض کی کہ یا حضرتؐ آپ مجھ کو ان لوگوں کی طرف بھیجتے ہیں کہ ان میں بوڑھے صاحب عقل ہوں گے اور میں جوان نو عمر ہوں یعنی میں ان میں کس طرح حکم کروں گا ایسا نہ ہو کہ مجھے خطا ہو جائے۔ فرمایا مقرر خدا تیرے دل کو ہدایت کرے گا یعنی حق تیرے دل میں ڈال دے گا اور تیری زبان کو ثابت رکھے گا کہ کسی بات میں لغزش نہ کرے، اور بھول چوک سے محفوظ رہے۔ علیؓ نے کہا کہ مجھ کو (کبھی) کسی دو آدمیوں کے جھگڑے میں شک نہیں ہوا جو فیصلہ کیا سو حق کیا۔

ذِکرُ اِختِلَافِ النَّاقِلِینَ لِھٰذَا الخَبَرِ یعنی یہ حدیث

کئی طریق سے آئی ہے: ـــــــ

حدیث (۳۳)

اَنبَانَا عَلِیُّ بنُ خَشرَمٍ المَروَزِیُّ قَالَ اَنبَانَا عِیسٰی عَنِ الاَعمَشِ عَن عَمرِو بنِ مُرَّۃَ عَن اَبِی البَختَرِیِّ عَن عَلِیٍّ رض قَالَ بَعَثَنِی رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِلَی الیَمَنِ فَقُلتُ اِنَّکَ تَبعَثُنِی اِلٰی قَومٍ اَسَنَّ مِنِّی فَکَیفَ القَضَآءُ فِیھِم فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ سَیَھدِی قَلبَکَ وَیُثَبِّتُ لِسَانَکَ قَالَ فَمَا تَعَایَیتُ فِی حُکمٍ بَعدُ۔

ترجمہ:۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا سو میں نے عرض کی کہ آپ مجھ کو ان لوگوں کی طرف بھیجتے ہیں کہ وہ مجھ سے بڑی عمر والے ہیں سو میں ان میں کس طرح حکم کروں گا، حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تیرے دل کو ہدایت کرے گا اور تیری زبان کو ثابت رکھے گا۔ علیؓ نے کہا کہ سو میں کبھی کسی حکم میں نہیں تھکا۔

حدیث (۳۴)

اَنبَانَا مُحَمَّدُ بنُ المُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا اَبُومُعٰوِیَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا الاَعمَشُ عَن عَمرِو بنِ مُرَّۃَ عَن اَبِی البَختَرِیِّ عَن عَلِیٍّ رض قَالَ بَعَثَنِی رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَھلِ الیَمَنِ لِاَقضِیَ بَینَھُم فَقُلتُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ لَا عِلمَ لِی بِالقَضَآءِ

فَضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى صَدْرِيْ وَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَلْبَهٗ وَ سَدِّدْ لِسَانَهٗ فَمَا شَكَكْتُ فِيْ قَضَاءٍ بَيْنَ اِثْنَيْنِ حَتّٰى جَلَسْتُ مَجْلِسِيْ۔ قَالَ اَبُوْعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ سَمِعْتُهٗ مِنْ عَمْرِوْ بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي الْبُخْتَرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ عَلِيًّا وَ اَبُوالْبُخْتَرِيْ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَلِيٍّ هٰذَا الشَّيْئًا)

ترجمہ:۔ علی رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تاکہ میں ان میں حکم کروں سو میں نے عرض کی یا حضرتؐ مجھ کو عدالت کرنے کا علم نہیں سو آپؐ نے اپنا ہاتھ میرے سینے میں مارا اور دعا کی کہ الٰہی اس کے دل کو ہدایت کر اور اس کی زبان کو قائم رکھ سو مجھ کو کبھی کسی جھگڑے میں شک نہیں ہوا یہاں تک کہ میں اپنے جگہ میں بیٹھا۔ امام نسائی نے کہا کہ یہ حدیث شعبہ نے عمرو بن مرہ سے روایت کی ہے اس نے ابوالبختری سے، اس نے کہا کہ خبر دی مجھ کو جس نے علی رضؓ سے سنا اور ابوالبختری نے یہ حدیث علی رضؓ سے نہیں سنی۔

حدیث (۳۵)

اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّهَاوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ حَنَشِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ عَلِيٍّ رضؓ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى

اَهْلِ الْيَمَنِ وَاَنَا شَابٌّ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ تَبْعَثُنِيْ وَاَنَا شَابٌّ اِلٰى قَوْمٍ ذَوِيْ اَسْنَانٍ لِاَقْضِيَ بَيْنَهُمْ وَلَا عِلْمَ لِيْ بِالْقَضَاءِ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى صَدْرِيْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ سَيَهْدِيْ قَلْبَكَ وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ يَا عَلِيُّ اِذَا احْتَبَسَ اِلَيْكَ الْخَصْمَانِ فَلَا تَقْضِيْ بَيْنَهُمَا حَتّٰى تَسْمَعَ مِنَ الْاٰخَرِ كَمَا تَسْمَعُ (سمعت) مِنَ الْاَوَّلِ فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ تَبَيَّنَ (تبدی) لَكَ الْقَضَاءُ قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَمَا اَشْكَلَ عَلَيَّ قَضَاءٌ بَعْدُ ذٰلِكَ۔

ترجمہ:۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اہل یمن کی طرف بھیجا اور میں نوجوان تھا سو میں نے عرض کی یا حضرت آپؐ مجھ کو بھیجتے ہیں اور میں نوعمر ہوں ان لوگوں کی طرف کہ وہ بڑی عمر والے ہیں تاکہ میں ان میں عدالت کروں اور مجھ کو عدالت کرنے کا علم نہیں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا پھر فرمایا کہ مقرر خدا تیرے دل کو ہدایت کرے گا اور تیری زبان کو ثابت رکھے گا اے علی جب دو جھگڑنے والے تیرے پاس آئیں تو نہ حکم کر درمیان ان کے یہاں تک کہ سُنے تو کلام دوسرے کی۔ جیسے کہ سنی تو نے کلام پہلے کی پس جب تو نے ایسا کیا تو تجھ کو حق بات معلوم ہو جائے گی. علیؓ نے کہا کہ بعد اس کے مجھ کو کبھی کسی جھگڑے میں شبہ نہیں ہوا۔

اِخْتِلَافُ عَلَى عَنْ اَبِی اِسْحٰق فِی ھٰذَا الْحَدِیْثِ

اس حدیث میں ابی اسحٰق پر مختلف ہونے کا بیان:—

حدیث (۳۶)

اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مَضْرَبٍ عَنْ عَلِیٍّ رض قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْیَمَنِ فَقُلْتُ اِنَّكَ تَبْعَثُنِیْ اِلٰی قَوْمٍ اَسَنَّ مِنِّیْ لِاَقْضِیَ بَیْنَھُمْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ سَیَھْدِیْ قَلْبَكَ وَیُثَبِّتُ لِسَانَكَ۔ رَوَاہُ شَیْبَانُ عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَنْشِیٍّ عَنْ عَلِیٍّ۔

ترجمہ:۔ علی رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یمن کی طرف بھیجا یعنی بھیجنے کا ارادہ کیا۔ سو میں نے عرض کی کہ آپ مجھ کو اس قوم کی طرف بھیجتے ہیں کہ وہ مجھ سے بڑی عمر والے ہیں، تاکہ میں ان میں حکم کروں سو فرمایا کہ خدا تیرے دل کو ہدایت کرے گا۔ اور تیری زبان کو ثابت رکھے گا۔ روایت کی یہ حدیث شیبان نے ابی اسحاق سے اس نے عمر بن حنشی سے اس نے حضرت علی رضؓ سے۔

حدیث (۳۷)

اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ زَکَرِیَّا بْنُ یَحْیَی قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعٰوِیَةُ بْنُ

هِشَامٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُبْشِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تَبْعَثُنِيْ اِلٰى شُيُوْخٍ ذَوِيْ اَسْنَانٍ وَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ لَا اُصِيْبَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ سَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ وَ يَهْدِيْ قَلْبَكَ۔

ترجمہ:۔ حضرت علی رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یمن کی طرف بھیجا سو میں نے عرض کی کہ یا حضرت آپ مجھ کو بڑی عمر والوں کی طرف بھیجتے ہیں اور میں ڈرتا ہوں کہ صواب کو نہ پہنچوں یعنی حق بات نہ پاؤں فرمایا خدا تیری زبان کو ثابت رکھے گا اور تیرے دل کو ہدایت کرے گا۔

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِسَدِّ هٰذِهِ الْاَبْوَابِ اِلَّا (غير) بَابَ عَلِيٍّ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا بیان کہ مجھ کو حکم ہوا ان دروازوں کے بند کرنے کا سوائے دروازے علی رض کے:

حدیث (۳۸)

اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارُ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رض قَالَ كَانَ

لِنَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اَبْوَابٌ شَارِعَةٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُدُّوْا هٰذِهِ الْاَبْوَابَ اِلَّا بَابَ عَلِيٍّ فَتَكَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ اُنَاسٌ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اُمِرْتُ بِسَدِّ هٰذِهِ الْاَبْوَابِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ فَقَالَ فِيْهِ قَائِلُكُمْ وَاللّٰهِ مَا سَدَدْتُهٗ وَلَا فَتَحْتُهٗ وَلٰكِنْ اُمِرْتُ بِشَيْءٍ فَاتَّبَعْتُهٗ۔

ترجمہ:۔ زید بن ارقم رض سے روایت ہے کہ بعض اصحاب رض کے گھروں کے دروازے مسجد نبوی میں تھے کہ وہ ان میں سے آتے جاتے تھے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بند کر دو یہ دروازے مسجد سے سوائے دروازے علی رض کے کہ وہ کھلا رہے سو بعض لوگوں نے اس میں کلام کی یعنی علی رض کا دروازہ بھی بند کرنا چاہیئے۔ سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے یعنی واسطے خطبہ کے سو خدا کی تعریف اور ثنا کی پھر فرمایا اسپر بعد حمد و صلوۃ کے پس تحقیق مجھ کو حکم ہوا ان دروازوں کے بند کرنے کا سوا دروازے علی رض کے سو اس میں تمہارے کسی کلام کرنے والے نے کلام کی یعنی علی رض کا دروازہ بھی بند کیا جاوے قسم خدا کی کہ نہ میں نے بند کیا اور نہ کھولا یعنی از خود ولیکن مجھ کو حکم ہوا ایک چیز کا سو پیروی کی میں نے اس کی۔

ف۔ اور نہیں اشکال آتا اِس حدیث سے اُس حدیث پر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا سب دروازوں کے بند کرنے کا سوائے دروازے ابی بکر رض کے اس لیے کہ اس میں تصریح ہے اس کی کہ حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دروازوں کے بند کرنے کا اپنی مرض الموت کی حالت میں اور اس میں یہ نہیں پس حمل کی جاوے گی یہ حدیث حالتِ بیماری سے پہلے زمانے پر۔

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنَا اَدْخَلْتُهٗ وَاَخْرَجْتُكُمْ بَلِ اللّٰهِ اَدْخَلَهٗ وَاَخْرَجَكُمْ۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا بیان کہ میں نے اس کو داخل اور تم کو خارج نہیں کیا بلکہ اللہ نے اس کو داخل کیا اور تم کو نکالا:——

حدیث (۳۹)

قَرَأْتُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ وَلَمْ يَقُلْ مَرَّةً عَنْ اَبِيْهِ۔ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ قَوْمٌ جُلُوْسٌ فَدَخَلَ عَلِيٌّ فَلَمَّا دَخَلَ خَرَجُوْا فَلَمَّا خَرَجُوْا تَلَاوَمُوْا فَقَالُوْا وَاللّٰهِ اِنَّمَا اَخْرَجَنَا وَاَدْخَلَهٗ فَرَجَعُوْا فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا اَنَا اَدْخَلْتُهٗ وَاَخْرَجْتُكُمْ

بَلِ اللہِ اَدْخَلَہٗ وَ اَخْرَجَکُمْ۔ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

ھٰذَا اَوْلٰی بِالصَّوَابِ۔

ترجمہ:۔ سعد بن ابی وقاص رضؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھے اور کچھ لوگ بھی آپ پاس بیٹھے تھے سو حضرت علی رضؓ داخل ہوئے اور لوگ باہر نکلے اور جب نکلے تو آپس میں ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے اور کہنے لگے قسم خُدا کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو تو نکالا اور علی رضؓ کو داخل کیا سو پھر آئے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم خدا کی نہ تو میں نے تم کو نکالا اور نہ علی کو داخل کیا بلکہ اللہ نے اس کو داخل کیا اور تم کو نکالا۔ امام نسائی نے کہا کہ یہ قریب ہے ساتھ صواب کے۔

حدیث (۴۰)

اَنْبَانَا اَحْمَدُ بْنُ یَحْیَی الْکُوْفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ وَھُوَابْنُ قَادِمٍ قَالَ اَنْبَانَا اِسْرَآئِیْلُ عَنْ عَبْدِاللہِ عَنْ شَرِیْکٍ عَنِ الْحَرْبِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ اَتَیْتُ مَکَّۃَ فَلَقِیْتُ سَعْدَبْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ فَقُلْتُ ھَلْ سَمِعْتَ لِعَلِیٍّ مَنْقَبَۃً قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ فَنُوْدِیَ فِیْنَا لَیْلَۃً لِیَخْرُجْ مَنْ فِی الْمَسْجِدِ اِلَّا اٰلَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاٰلَ عَلِیٍّ فَخَرَجْنَا فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَاہُ عَمُّہٗ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللہِ اَخْرَجْتَ اَصْحَابَكَ وَاَعْمَامَكَ وَسَکَنْتَ

هٰذَا الْغُلَامَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنَا اَمَرْتُ بِاِخْرَاجِكُمْ وَلَا بِاِسْكَانِ هٰذَا الْغُلَامِ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ اَمَرَ بِهٖ۔ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ قِطْرٌ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ شَرِيْكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الرَّقِيْمِ عَنْ سَعْدٍ اَنَّ الْعَبَّاسَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَدَدْتَّ اَبْوَابَنَا اِلَّا بَابَ عَلِيٍّ فَقَالَ مَا اَنَا فَتَحْتُهَا وَلَا اَنَا سَدَدْتُّهَا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ فَعَلَ ذٰلِكَ۔ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شَرِيْكٍ لَيْسَ بِذٰلِكَ وَالْحَرْبُ بْنُ مَالِكٍ لَا اَعْرِفُهٗ وَلَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الرَّقِيْمِ عَنْ سَعْدٍ اَنَّ الْعَبَّاسَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَدَدْتَّ اَبْوَابَنَا اِلَّا بَابَ عَلِيٍّ فَقَالَ مَا اَنَا فَتَحْتُهَا وَلَا اَنَا سَدَدْتُّهَا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ فَعَلَ ذٰلِكَ۔

ترجمہ: حرب بن مالک رضؓ سے روایت ہے کہ میں مکّہ میں آیا اور سعد بن ابی وقاص سے ملا سو میں نے کہا کہ کیا تو نے علی رضؓ کی کوئی فضیلت سُنی ہے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نے کہا کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے تھے سو کسی نے ہم میں رات کو پکارا کہ جو مسجد میں ہو باہر نکلے سوائے آلِ رسولؐ اور آلِ علی رضؓ کے۔ سو ہم باہر نکلے سو جب صبح ہوئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا آئے اور کہا کہ یا حضرتؐ آپ نے اپنے

اصحاب اور چچاؤں کو نکالا اور اس لڑکے یعنی علی رض کو پاس رکھا، سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے حکم نہیں کیا تمھارے نکالنے اور اس کے رکھنے کا بلکہ اللہ ہی نے اس کا حکم کیا۔ امام نسائی نے کہا کہ روایت کی یہ حدیث فطر نے عبداللہ بن شریک سے اس نے عبداللہ بن رقیم سے، اس نے سعد سے کہا کہ عباس رض حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہا کہ آپ نے ہمارے دروازے بند کیے اور علی کا دروازہ بند نہیں کیا سو فرمایا کہ نہ میں نے کھولا اور نہ بند کیا ولیکن یہ اللہ نے کیا ہے، کہا ہے کہ عبداللہ بن شریک معتبر نہیں اور نہ میں حرب بن مالک کو جانتا ہوں اور نہ عبداللہ بن رقیم کو کہ اس نے سعد سے روایت کی ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس رض کو یہ حدیث فرمائی۔

حدیث (۴۱)

اَخْبَرَنِی زَکَرِیَّا بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ عَنْ فِطْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَرِیْكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رُقَیْمٍ نَحْوَهٗ۔

ترجمہ: سعد رض سے روایت ہے مثل اس کی یعنی جیسے کہ اوپر گزری ہے۔

حدیث (۴۲)

اَخْبَرَنِی مکررۃ زَکَرِیَّا بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ عَنْ فِطْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَرِیْكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رُقَیْمٍ نَحْوَهٗ۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن رقیم رضؓ سے روایت ہے مانند اس کی جیسے کہ اوپر گذری۔

حدیث (۴۳)

اَخْبَرَنِیْ زَکَرِیَّا بْنُ یَحْیٰی سَبَحْسَتَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللہِ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبِ بْنِ اَبِیْ کَرِیْمَۃَ الْحَرَّانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْکِیْنُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِیْ مَلِیْحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَسُدَّتِ الْاَبْوَابُ اِلَّا بَابَ عَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ۔

ترجمہ:۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ بند کرنے دروازوں کے مسجد سے، سو سب دروازے بند کیے گئے سوائے دروازے علیؓ کے۔

حدیث (۴۴)

اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَضَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَیْمُوْنٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سُدَّ اَبْوَابُ الْمَسْجِدِ غَیْرَ بَابِ عَلِیٍّ فَکَانَ یَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَھُوَ جُنُبٌ وَھُوَ طَرِیْقُہٗ وَلَیْسَ لَہٗ طَرِیْقٌ غَیْرُہٗ۔

ترجمہ:۔ ابنِ عباس سے روایت ہے کہ مسجد کی طرف سے سب

دروازے بند کیے گئے سوائے دروازے علیؓ کے سو علیؓ مسجد میں داخل ہوتے تھے بیچ حالت جنابت کے ان کے آنے جانے کی راہ مسجد سے تھی اس کے سوا ان کی اور کوئی راہ نہ تھی۔

ذِكْرُ مَنْزِلَةِ عَلِيٍّ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک علیؓ کا کیا مرتبہ تھا: —

حدیث (۴۵)

أَنْبَأَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ وَّهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مُسَيَّبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍؓ قَالَ لَمَّا غَزَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ خَلَّفَ عَلِيًّا بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالُوْا فِيْهِ مَلَّهٗ وَكَرِهَ صُحْبَتَهٗ فَتَبِعَ عَلِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَحِقَهٗ فِي الطَّرِيْقِ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّفْتَنِيْ بِالْمَدِيْنَةِ مَعَ الذَّرَارِيْ وَالنِّسَآءِ حَتّٰى قَالُوْا فِيْهِ مَلَّهٗ وَكَرِهَ صُحْبَتَهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ إِنَّمَا خَلَّفْتُكَ عَلٰى أَهْلِيْ أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى غَيْرَ أَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔

ترجمہ: ۔ سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک کو چلے تو علی مرتضیٰؓ کو مدینہ میں
خلیفہ کیا سو منافقوں نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ان سے ملال کیا اور ان کی صحبت مکروہ جانی یعنی اس واسطے
ساتھ نہ لیا، سو حضرت علیؓ ہتھیار باندھ کر نکلے یہاں تک کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو راہ میں جا ملے اور عرض کی کہ یا حضرت کیا آپ
مجھ کو لڑکوں اور عورتوں پر خلیفہ کرتے ہیں یہاں تک کہ منافقوں نے
کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ملال کیا اور انکی صحبت
مکروہ جانی۔ سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کہا کہ اے علیؓ
میں نے تجھ کو صرف اپنے اہل میں خلیفہ کیا تھا کہ بعد میرے ان
کی خبر گیری کرے کیا تو راضی نہیں اس سے کہ ہو رتبہ تیرا میرے
نزدیک جیسے کہ ہارون کا رتبہ موسیٰؑ کے نزدیک تھا اتنا فرق
ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں۔

ف۔ نویں سال ہجری میں جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگِ تبوک کو
چلے تو علی مرتضیٰؓ کو مدینہ میں خلیفہ کیا۔ منافقوں نے کہا کہ علیؓ پیغمبرؐ پر بھار ہیں
اس لیے ان کو ساتھ نہ لیا۔ حضرت علی مرتضیٰؓ کو اس بات سے رنج ہوا، ہتھیار
باندھ کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جا ملے اور منافقوں کا یہ طعنہ بیان کیا، تب
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی یعنی اس میں کچھ رتبہ نہیں جاتا
دیکھو موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور پر گئے تھے تو اپنے بڑے بھائی ہارون پیغمبر
علیہ السلام کو اپنے گھر بار اور بنی اسرائیل پر خلیفہ کر گئے تھے تو جیسے ہارونؑ کی
عزت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھی ویسے تمہاری عزت میرے نزدیک ہے
ہاں اتنی بات البتہ ہارونؑ میں زیادہ تھی کہ وہ پیغمبر تھے اور تم پیغمبر نہیں، اس

واسطے کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کسی کا پیغمبر ہونا ممکن نہیں۔

حدیث (۴۶)

اَنْبَانَا قَاسِمُ بْنُ زَکَرِیَّا بْنِ دِیْنَارٍ الْکُوْفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رض اِنَّ النَّبِیَّ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ لِعَلِیٍّ رض اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی۔

ترجمہ:۔ سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رض کو فرمایا کہ تیرا رتبہ میرے نزدیک ایسا ہے جیسے ہارون کا رتبہ موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھا۔

حدیث (۴۷)

اَنْبَانَا زَکَرِیَّا بْنُ یَحْیٰی قَالَ اَنْبَانَا اَبُوْ مُصْعَبِ بْنِ الدَّرَاوَرْدِیُّ بْنُ صَفْوَانِ التُّجِیْبِیُّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ اِنَّهٗ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ رض یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ رض اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا النُّبُوَّةَ۔

ترجمہ:۔ سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضےٰ رض کو فرمایا کہ کیا تو اس بات سے خوش نہیں کہ ہو رتبہ تیرا میرے نزدیک جیسے ہارونؑ کا رتبہ موسیٰؑ کے نزدیک تھا مگر پیغمبری کا فرق ہے۔

حدیث (۴۸) اَخْبَرَنِیْ زَکَرِیَّا بْنُ یَحْیٰی قَالَ اَنْبَانَا

اَبُو مُصْعَبٍ اَنَّ الدَّرَاوَرْدِیَّ حَدَّثَہٗ عَنْ ھِشَامِ بْنِ ھِشَامٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ عَنْ سَعْدٍ رض قَالَ لَمَّا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی تَبُوْكَ خَرَجَ عَلِیٌّ رض یُشَیِّعُہٗ فَبَكٰی وَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تَرَكْتَنِیْ مَعَ الْخَوَالِفِ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَلِیُّ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَكُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا النُّبُوَّۃَ ۔

ترجمہ:۔ سعدؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگِ تبوک کو چلے تو حضرت علیؓ آپ کو جلدی کے ساتھ پیچھے سے جا ملے اور روئے اور عرض کی کہ یا حضرت کیا آپ مجھ کو پیچھے رہنے والوں میں چھوڑے جاتے ہیں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علیؓ کیا تو خوش نہیں اس سے کہ ہو رتبہ تیرا میرے نزدیک جیسے ہارون کا رتبہ موسیٰؑ کے نزدیک تھا مگر اتنا فرق ہے کہ میرے بعد نبوۃ نہیں۔

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ :

اس حدیث میں راویوں کے محمد بن منکدر پر مختلف ہونے کا بیان ہے۔

حدیث (۴۹)

اَخْبَرَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسٰی بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ

يَزِيدَ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا دَاؤدُ بْنُ كَثِيرٍ الرَّقِّيُّ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
عَنْ سَعْدٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى
اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔

ترجمہ:۔ سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کو فرمایا کہ تیرا رتبہ میرے نزدیک ایسا ہے جیسے ہارونؑ کا رتبہ موسٰیؑ کے نزدیک تھا مگر اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں۔

ف۔ یہ حدیث داؤد نے محمد بن منکدر سے روایت کی ہے۔

حدیث (۵۰)

اَخْبَرَنِیْ صَفْوَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ
حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ
ابْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ
قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ
سَعْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ سَعْدًا رض وَهُوَ يَقُوْلُ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رض اَمَا تَرْضٰى
اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا
اَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ قَالَ سَعِيدٌ فَلَمْ اَرْضَ حَتّٰى اَتَيْتُ
سَعْدًا فَقُلْتُ شَيْءٌ حَدَّثَ بِهٖ ابْنُكَ قَالَ وَمَا
هُوَ وَانْتَهَى فَقُلْتُ اَخْبَرَنَا عَلِيٌّ هٰذَا فَقَالَ مَا هُوَ

يَابْنَ اَخِيْ فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ كَذَا وَكَذَا قَالَ نَعَمْ وَاَشَارَ
اِلٰى اُذُنَيْهِ وَاِلَّا فَاسْتَكَّتَا لَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ ذٰلِكَ وَ
خَالَفَهُ يُوْسُفُ الْمَاجِشُوْنَ فَرَوَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ وَ
تَابَعَهُ عَلٰى رِوَايَتِهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ
ابْنِ جُدْعَانَ.

ترجمہ:- سعد رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علیؓ
کو فرمایا کہ کیا تو خوش نہیں اس سے کہ ہو رتبہ تیرا میرے نزدیک
جیسے ہارونؑ کا رتبہ موسیٰؑ کے نزدیک تھا مگر اتنا فرق ہے کہ میرے
بعد نبوت نہیں۔ سعید بن مسیب نے کہا کہ میں خوش نہ ہوا یعنے
میری تسلی نہ ہوئی کہ یہ حدیث ٹھیک ہے یا نہیں، یہاں تک کہ میں
سعد رضؓ کے پاس آیا سو میں نے کہا کہ تیرے بیٹے نے مجھ سے ایک
حدیث بیان کی ہے اس نے کہا وہ کیا ہے اور مجھ کو جھڑکی دی، میں
نے کہا کہ اس نے ہم کو خبر دی اوپر فضیلت علی رضؓ کے، کہا وہ فضیلت
کیا ہے اے بھتیجے میرے۔ میں نے کہا کہ تو نے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ علی رضؓ کے حق میں ایسا ایسا فرماتے تھے
سعد نے کہا ہاں سنا ہے اور اپنے کان کی طرف اشارہ کیا یعنے
میرے کانوں نے یہ حدیث سنی ہے اگر خلاف ہو تو خدا کرے میرے
کان گونگے ہو جاویں میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے
کہ آپ یہ حدیث فرماتے تھے اور مخالفت کی عبد العزیز کی یُوسف

ماجشون نے سو روایت کی یہ حدیث محمد بن منکدر سے، اس نے روایت کی سعیدؓ سے اس نے عامر بن سعد سے، اس نے اپنے باپ سے اور متابعت کی یوسف ماجشون کی اوپر روایت کرنے اس کے کے عامر بن سعدؓ سے علی بن زید بن جدعان نے۔

حدیث (۵۱)

اَخْبَرَنِیْ زَکَرِیَّا بْنُ اَبِیْ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی الشَّوَارِبِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ زَیْدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی غَیْرَ اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ قَالَ سَعِیْدٌ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُشَافِهَ ذٰلِكَ سَعْدًا فَاَتَیْتُهٗ فَقُلْتُ مَا حَدِیْثٌ حَدَّثَنِیْ بِهٖ عَنْكَ عَامِرٌ فَاَدْخَلَ اِصْبَعَیْهِ فِیْ اُذُنَیْهِ وَقَالَ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِلَّا فَاسْتَکَّتَا وَقَدْ رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ شُعْبَةُ عَنْ عَلِیِّ بْنِ زَیْدٍ فَلَمْ یَذْکُرْ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ۔

ترجمہ:۔ سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کو فرمایا کہ تیرا رتبہ میرے نزدیک ایسا ہے جیسے ہارونؑ کا رتبہ موسیٰؑ کے نزدیک تھا مگر فرق اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں سعیدؓ نے کہا میں نے چاہا کہ یہ حدیث سعدؓ سے روبرو ہو کر پوچھوں سو میں اُس پاس آیا اور کہا کہ کیا حدیث ہے وہ کہ عامر نے تجھ سے روایت

کی یعنی کیا وہ حدیث ٹھیک ہے سو سعدؓ نے اپنی دونوں انگلیاں
اپنے کانوں میں ڈالیں اور کہا کہ میں نے یہ حدیث حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے ان کانوں کے ساتھ سُنی ہے ورنہ گونگے ہوجائیں اور
تحقیق روایت کی یہ حدیث شعبہ نے علیؓ سے اس نے زید سے
سو نہیں ذکر کیا اس نے واسطہ عامر بن سعد کا۔

حدیث (۵۲)

اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ الْحَرَّانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْکِیْنُ
ابْنُ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِیِّ بْنِ زَیْدٍ قَالَ
سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ یُحَدِّثُ عَنْ سَعْدٍؓ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِیٍّ اَلَاتَرْضٰی
اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی فَقَالَ اَوَّلُ
مَنْ رَضِیْتُ رَضِیْتُ فَسَاَلْتُهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ بَلٰی بَلٰی۔
قَالَ اَبُوْعَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَاعَلِمْتُ اَنَّ اَحَدًا تَابَعَ عَبْدَالْعَزِیْزِ
الْمَاجِشُوْنَ عَلٰی رِوَایَتِهٖ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ
سَعِیْدٍ عَلٰی اَنَّ اِبْرَاهِیْمَ بْنَ سَعْدٍ قَدْ رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ
عَنْ اَبِیْهِ۔

ترجمہ:۔ سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ
کو فرمایا کہ کیا تو راضی نہیں اس سے کہ ہو رتبہ تیرا میرے نزدیک جیسے ہارون
کا رتبہ موسیٰ کے نزدیک تھا علی نے کہا کہ میں سب سے پہلے راضی ہوا
راضی ہوا۔ سعید نے کہا کہ بعد اس کے میں نے یہ حدیث سعدؓ سے پوچھی
اس نے کہا ہاں صحیح ہے۔ امام نسائی نے کہا کہ میں نہیں جانتا

کہ کسی نے عبد العزیز بن ماجشون کی متابعت کی ہو اوپر روایت کرنے اس کے کہ محمد بن منکدر سے اس نے سعید سے اس نے ابراہیم بن سعد سے کہ اس نے روایت کی یہ حدیث اپنے باپ سے۔

حدیث (۵۳)

اَنبَاَنَا مُحَمَّدُ بنُ بَشَّارِ البَصرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ یَعنِی ابنُ جَعفَرٍ غندر قَالَ اَخبَرَنَا شُعبَۃُ بنُ اِبرَاھِیمَ قَالَ سَمِعتُ اِبرَاھِیمَ بنَ سَعدٍ یُحَدِّثُ عَن اَبِیہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لِعَلِیٍّ اَمَا تَرضٰی اَن تَکُونَ مِنِّی بِمَنزِلَۃِ ھَارُونَ مِن مُّوسیٰؑ۔

ترجمہ: سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کو فرمایا کہ کیا تو خوش نہیں اس سے کہ ہو رتبہ تیرا میرے نزدیک جیسے ہارونؑ کا مرتبہ موسیٰؑ کے نزدیک تھا۔

حدیث (۵۴)

اَنبَانَا عُبَیدُ اللّٰہِ بنُ سَعدِ البَغدَادِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِی عَن اَبِی اِسحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابنُ طَلحَۃَ بنِ زَیدِ بنِ مَکَانَۃَ عَن اِبرَاھِیمَ بنِ سَعدِ ابنِ اَبِی وَقَّاصٍ عَن اَبِیہِ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ لِعَلِیٍّ رضؓ حِینَ خَلَفَہٗ فِی غَزوَۃِ تَبُوکَ عَلٰی اَھلِہٖ اَلَا تَرضٰی اَن تَکُونَ مِنِّی بِمَنزِلَۃِ ھَارُونَ مِن مُّوسیٰ اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعدِی۔ قَالَ اَبُو عَبدِ الرَّحمٰنِ وَقَد رَوٰی ھٰذَا الحَدِیثَ عَن عَامِرِ بنِ

سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ۔

ترجمہ: سعد بن ابی وقاص رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو فرمایا جبکہ ان کو جنگ تبوک میں اپنے اہل پر خلیفہ کیا کہ کیا تو راضی نہیں اس سے کہ ہو رتبہ تیرا میرے نزدیک جیسے ہارونؑ کا رتبہ موسیٰؑ کے نزدیک تھا مگر اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں۔ امام نسائیؒ نے کہا کہ تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث عامر بن سعدؓ سے اس نے اپنے باپ سے سوائے حدیث سعید بن مسیب کے

حدیث (۵۵)

اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ مِسْمَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ قَالَ مُعٰوِيَةُ لِسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَسُبَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ لَا اَسُبُّهُ مَا ذَكَرْتُ ثَلٰثًا قَالَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ تَكُوْنَ لِيْ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ حُمُرِ النَّعَمِ لَا اَسُبُّهُ مَا ذَكَرْتُ حِيْنَ نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ وَاَخَذَ عَلِيًّا وَابْنَيْهِ وَفَاطِمَةَ فَاَدْخَلَهُمْ تَحْتَ ثَوْبِهٖ ثُمَّ قَالَ رَبِّ هٰٓؤُلَاۤءِ اَهْلِيْ وَاَهْلُ بَيْتِيْ وَلَا اَسُبُّهُ مَا ذَكَرْتُ حِيْنَ مَا خَلَفَهُ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَقَالَ عَلِيٌّ خَلَفْتَنِيْ مَعَ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى

اِلَّا اَنَّہٗ لَا نُبُوَّۃَ مِنْ بَعْدِیْ وَلَا اَسُبُّہٗ مَا ذَکَرْتُ یَوْمَ
خَیْبَرَ حِیْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَاُعْطِیَنَّ ھٰذِہِ الرَّایَۃَ رَجُلًا یُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ
وَیُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَفْتَحُ اللّٰہُ عَلَی (بیدہ) یَدَیْہِ
فَتَطَاوَلْنَا فَقَالَ اَیْنَ عَلِیٌّ فَقِیْلَ (فَقَالُوْا) اُرْمِدَ فَقَالَ
اُدْعُوْہُ فَبَصَقَ فِیْ عَیْنَیْہِ ثُمَّ اَعْطَاہُ الرَّایَۃَ فَفَتَحَ
اللّٰہُ عَلَی (علیہ) یَدَیْہِ قَالَ فَوَاللّٰہِ مَا ذَکَرَہٗ مُعٰوِیَۃُ
بِحَرْفٍ حَتّٰی خَرَجَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ۔

ترجمہ:۔ عامر بن سعدؓ سے روایت ہے کہ معاویہ نے سعد بن ابی وقاص سے کہا کہ تو علیؓ کو برا کیوں نہیں کہتا اور اس کو گالی کیوں نہیں دیتا۔ سعدؓ نے کہا کہ میں علیؓ کو برا نہ کہوں گا جب تک کہ میں تین چیزیں یاد رکھتا ہوں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (علیؓ کے حق میں) فرمائیں کہ ان میں سے ایک کا حاصل ہونا مجھ کو محبوب تر ہے سرخ اونٹوں سے، میں علیؓ کو برا نہ کہوں گا جب تک کہ یاد رکھتا ہوں جبکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اتری اور آپ نے علیؓ اور حسنؓ اور حسینؓ اور فاطمہؓ کو پکڑا اور ان کو اپنے کپڑے کے تلے داخل کیا پھر فرمایا کہ الٰہی یہ ہیں میرے گھر والے اور یہ ہیں میرے اہل بیت اور نہیں برا کہوں گا میں اس کو جبتک یاد رکھتا ہوں جبکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو جنگ تبوک میں اپنے گھر بار پر خلیفہ کیا اور علیؓ نے عرض کی کہ یا حضرت آپ مجھ کو عورتوں اور لڑکوں پر خلیفہ

کرتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو خوش نہیں اس
سے کہ ہو تیرا رتبہ میرے نزدیک جیسے ہارون ؑ کا رتبہ موسیٰ ؑ کے
نزدیک تھا مگر اتنا فرق ہے کہ میرے بعد نبوّت نہیں اور میں اُسکو
کبھی بُرا نہیں کہوں گا جب تک کہ یاد رکھتا ہوں جب کہ آپ ؐ نے
خیبر کے دن فرمایا کہ البتہ میں نشان دوں گا اس مرد کو کہ خدا اور
رسُول کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور رسُول اس کو دوست رکھتے
ہیں اس کے ہاتھ پر خدا فتح کرے گا سو ہم نے ہاتھ دراز کیے، سو
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی کہاں ہیں لوگوں نے عرض کی
کہ ان کی آنکھیں آئی ہیں فرمایا اس کو بُلاؤ لوگوں نے ان کو بُلایا سو
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لب مبارک ان کی آنکھ پر لگائی پھر
اس کو نشان دیا سو قسم خدا کی نہیں ذکر کیا معاویہ نے علی رضؓ کو
ساتھ ایک حرف کے یہاں تک کہ مدینہ سے نکلے۔

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معاویہؓ نے سعد رضؓ کے سمجھانے سے حضرت علی رضؓ
کو بُرا کہنا چھوڑ دیا۔

حدیث (۵۶)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ خَلَفَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا (علی ابن ابی
طالب) فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُخَلِّفُنِيْ
فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ
بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى غَيْرَ اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ

قَالَ اَبُوْعَبْدِ الرَّحْمٰنِ خَالَفَهُ لَیْثٌ فَقَالَ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ عَائِشَۃَ بِنْتِ سَعْدٍ۔

ترجمہ:۔ مصعب بن سعیدؓ سے روایت ہے کہ جنگ تبوک میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کو مدینہ میں خلیفہ کیا سو کہا کہ یا حضرت کیا آپ مجھ کو عورتوں اور بچوں پر خلیفہ کرتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو خوش نہیں اس سے کہ ہو رتبہ تیرا میرے نزدیک جیسے ہارون کا رتبہ موسیٰ کے نزدیک تھا لیکن فرق اتنا ہے کہ میرے بعد پیغمبر نہیں۔ امام نسائی نے کہا کہ مخالفت کی محمد بن شعبہ کی لیث نے سو روایت کی حکم سے اس نے عائشہ بنت سعد سے۔

حدیث (۵۷)

اَخْبَرَنِی الْحَسَنُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ سُلَیْمَانَ الْمُصَیْصِیُّ الْخَالِدِیُّ قَالَ اَنْبَاَنَا الْمُطَّلِبُ عَنْ لَیْثٍ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ عَائِشَۃَ بِنْتِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِیٍّ فِیْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ اَنْتَ مِنِّیْ (مکان) بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰیؑ اِلَّا اَنَّہٗ لَانَبِیَّ مِنْ بَعْدِیْ۔ قَالَ اَبُوْعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَشُعْبَۃُ اَحْفَظُ وَلَیْسَ ضَعِیْفٌ وَالْحَدِیْثُ فَقَدْ رَوَاہُ عَائِشَۃَ بِنْتُ سَعِیْدٍ

ترجمہ:۔ سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کو جنگ تبوک میں فرمایا کہ تیرا رتبہ میرے نزدیک جیسے ہارون کا رتبہ

موسیٰؑ کے نزدیک تھا لیکن اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں۔ امام نسائی نے کہا کہ شعبہ خوب یاد رکھنے والا ہے اور ضعیف نہیں، روایت کی یہ حدیث عائشہ بنت سعدؓ نے۔

حدیث (۵۸)

أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنبَأَنَا أَبُو مُصْعَبٍ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ عَنِ الْحُمَيْدِ (الجعيد) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا (عَنْ أَبِيهِ) قَالَتْ إِنَّ عَلِيًّا خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَاءَ ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ يُودُّ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ وَخَلَفَ (وعلى يشتكى وهو يقول) عَلِيًّا فَقَالَ أَتُخَلِّفُنِي مَعَ الْخَوَالِفِ فَقَالَ لَهُ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا (إِلَّا النُّبُوَّةَ) أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔

ترجمہ: عائشہؓ سے روایت ہے کہ علیؓ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ ثنیۃ الوداع (نام ہے ایک جگہ کا) میں آئے، جنگ تبوک کی خواہش رکھتے تھے اور علیؓ کو خلیفہ کیا سو علیؓ نے عرض کی کہ یا حضرتؐ کیا آپ مجھ کو پیچھے رہنے والوں میں چھوڑتے ہیں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو خوش نہیں اس سے کہ ہو رتبہ تیرا میرے نزدیک جیسے ہارونؑ کا رتبہ موسیٰؑ کے نزدیک تھا مگر اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں۔

اِخْتِلَافُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَرِيْكٍ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ

اس حدیث میں عبداللہ بن شریک پر مختلف ہونے کا بیان ہے:-

حدیث (۵۹)

اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارِ الْكُوْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَرِيْكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رُقَيْمٍ الْكِنَانِيِّ عَنْ سَعْدِ ابْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى وَرَوَاهُ اِسْرَائِيْلُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَرِيْكٍ عَنْ حَرْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ سَعْدٍ۔

ترجمہ:- سعد بن ابی وقاص رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضؓ کو فرمایا کہ تیرا رتبہ میرے نزدیک جیسے ہارُون کا رُتبہ موسیٰؑ کے نزدیک تھا اور روایت کی یہ حدیث اسرائیل رضؓ نے عبداللہ بن شریک سے اس نے حارث بن مالک سے، اس نے سعد سے۔

حدیث (۶۰)

اَنْبَانَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْكُوْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا دعبل وَهُوَ ابْنُ قَادِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ شَرِيْكٍ عَنْ حرب بن مالكٍ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا

عَلٰی نَاقَۃِ الْحَمْرَاءِ وَخَلَفَ عَلِيًّا فَجَاءَ عَلِيٌّ حَتّٰی تَعَدَّی النَّاقَۃَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللہِ زَعَمَتْ قُرَیْشٌ اَنَّكَ اِنَّمَا خَلَّفْتَنِیْ وَکَرِھْتَ صُحْبَتِیْ وَبَكٰی فَنَادٰی رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی النَّاسِ مَا مِنْکُمْ اَحَدٌ اِلَّا وَلَہٗ حَاجَۃٌ یَا بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ قَالَ عَلِیٌّ رض رَضِیْتُ عَنِ اللہِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَنْ رَّسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ :۔ سعید بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سُرخ اونٹنی پر جنگ کو چلے اور علی رض کو مدینہ میں خلیفہ کیا سو علی رض آئے یعنی پیچھے سے آملے یہاں تک کہ اونٹنی سے آگے بڑھے سو عرض کی کہ یا حضرت قریش کہتے ہیں کہ آپ نے مجھ کو اس واسطے پیچھے چھوڑا کہ آپ نے مجھ کو بھار جانا اور میری صحبت مکروہ رکھی اور روئے۔ سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں میں پکارا کہ تم میں کوئی ایسا نہیں مگر کہ اس کو کوئی حاجت ہے۔ ابی طالب کے بیٹے کیا تو خوش نہیں اس سے کہ ہو رتبہ تیرا میرے نزدیک جیسے ہارون کا رتبہ موسیٰ ؑ کے نزدیک تھا لیکن میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں۔ حضرت علی رض نے کہا کہ میں خدا اور رسول ؐ سے راضی ہوا۔

حدیث (۶۱)

اَخْبَرَنَا عَمْرُوْ بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی یَعْنِی ابْنَ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَی الْجُھَنِیُّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی

فَاطِمَةَ بِنْتَ عَلِيٍّ فَقَالَ لَهَا وَفِيقِي (وقفيني)
هَلْ عِنْدَكِ شَيْئٌ عَنْ وَالِدِكِ مُثْبِتٌ قَالَتْ
حَدَّثَتْنِي اَسْمَاءُ بِنْتِ عُمَيْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ
هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِیْ۔

ترجمہ:۔ موسیٰ جہنیؓ سے روایت ہے کہ میں فاطمہ بنتِ علیؓ پاس گیا سو میں نے کہا کہ واقف کر مجھ کو کیا تیرے پاس کوئی چیز تیرے باپ سے ثابت ہے اس نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے اسما بنتِ عمیس نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو فرمایا کہ تیرا رتبہ میرے نزدیک جیسے ہارونؑ کا رتبہ موسیٰؑ کے نزدیک تھا مگر فرق ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں۔

حدیث (۶۲)

اَنْبَانَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ
عَوْنٍ عَنْ مُوْسَى الْجُهَنِيِّ قَالَ اَدْرَكْتُ فَاطِمَةَ
بِنْتَ عَلِيٍّ وَهِيَ ابْنَةُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً فَقُلْتُ
لَهَا تَحْفَظِيْنَ عَنْ اَبِيْكِ شَيْئًا قَالَتْ لَا وَلٰكِنْ اَخْبَرَتْنِيْ
(سمعت) اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَا عَلِيُّ اَنْتَ مِنِّيْ
بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ مِنْ بَعْدِیْ۔

ترجمہ:۔ موسیٰ سے روایت ہے کہ میں نے فاطمہ بنتِ علیؓ کو پایا اس حال میں کہ وہ اسّی برس کی تھیں میں نے ان کو کہا کہ کیا تو

اپنے باپ (علیؓ) سے کوئی حدیث یاد رکھتی ہے اس نے کہا نہیں
لیکن میں نے اسماء بنتِ عمیس سے سُنا ہے کہتی تھیں کہ میں نے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے فرماتے تھے کہ اے علی تیرا رتبہ میرے
نزدیک ایسا ہے جیسے ہارونؑ کا رتبہ موسیٰؑ کے نزدیک تھا۔ لیکن
اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں۔

حدیث (۶۳)

اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ بْنِ حَکِیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ
حَسَنٌ هُوَ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ مُّوْسَی الْجُهَنِیِّ عَنْ فَاطِمَةَ
بِنْتِ عَلِیٍّ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِنِّیْ
بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔

ترجمہ:۔ اسماء بنت عمیسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے علیؓ کو فرمایا کہ تیرا رتبہ میرے نزدیک ایسا ہے جیسے ہارونؑ
کا رتبہ موسیٰؑ کے نزدیک تھا مگر فرق اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر
نہیں۔

ذِکْرُ الْاُخُوَّةِ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور علی مرتضٰے کے بھائی ہونے کا بیان:۔

حدیث (۶۴)

اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ النَّیْسَابُوْرِیُّ
وَ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَکِیْمٍ اَوْدِیٌّ وَ اللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ

قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضہ اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقُوْلُ فِيْ حَيٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ لَا قَاتِلَنَّ عَلٰى (لاقتلن علیه) مَا قَاتَلَ عَلَيْهِ حَتّٰٓى اَمُوْتَ اَوْ اُقْتَلَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَخُوْهُ وَوَلِيُّهٗ وَوَارِثُهٗ وَابْنُ عَمِّهٖ وَمَنْ اَحَقُّ بِهٖ مِنِّيْ۔

ترجمہ :۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ علی مرتضےٰ رضہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ کیا پس اگر پیغمبر وفات پاوے یا قتل ہو جائے تو پھر جاؤ گے تم اپنی ایڑیوں پر قسم ہے خدا کی اور ہم نہ پھریں گے اپنی ایڑیوں پر بعد اس کے کہ خدا نے ہم کو ہدایت کی اور قسم ہے خدا کی اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاویں یا قتل ہو جاویں اور پھر جاؤ تم اپنی ایڑیوں پر تو البتہ لڑوں میں اس چیز پر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر لڑائی کی یعنی کافروں سے جہاد کیا۔ یہاں تک کہ میں مروں یا قتل ہو جاؤں قسم ہے خدا کی البتہ میں اس کا بھائی ہوں اور اس کا ولی ہوں اور اس کا وارث ہوں اور ان کے چچا کا بیٹا ہوں اور کون ہے زیادہ حقدار ساتھ ان کے مجھ سے یعنی میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے زیادہ تر حقدار ہوں۔

حدیث (۶۵)

اَخْبَرَنِى الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ

عَنْ اَبِی صَادِقٍ عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ نَاجِدٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍؓ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ لِمَ وَرِثْتَ ابْنَ عَمِّكَ دُوْنَ عَمِّكَ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَصَنَعَ لَهُمْ مُدًّا مِّنْ طَعَامٍ قَالَ فَاَكَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا وَبَقِیَ الطَّعَامُ كَمَا هُوَ كَاَنَّهٗ لَمْ یُمَسَّ ثُمَّ دَعَا بِغُمَرَةٍ فَشَرِبُوْا حَتّٰی رَوُوْا وَبَقِیَ الشَّرَابُ كَاَنَّهٗ لَمْ یُمَسَّ اَوْلَمْ یُشْرَبْ فَقَالَ یَا بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنِّیْ بُعِثْتُ اِلَیْكُمْ خَاصَّةً وَّ اِلَی النَّاسِ عَامَّةً وَقَدْ رَاَیْتُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ مَا قَدْ رَاَیْتُمْ فَاَیُّكُمْ یُبَایِعُنِیْ عَلٰی اَنْ یَّكُوْنَ اَخِیْ وَصَاحِبِیْ وَوَارِثِیْ وَوَزِیْرِیْ فَلَمْ یَقُمْ اِلَیْهِ اَحَدٌ فَقُمْتُ اِلَیْهِ وَكُنْتُ اَصْغَرَ الْقَوْمِ سِنًّا فَقَالَ اجْلِسْ ثُمَّ قَالَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ اَقُوْمُ اِلَیْهِ فَیَقُوْلُ اجْلِسْ حَتّٰی كَانَ فِی الثَّالِثَةِ فَضَرَبَ بِیَدِهٖ عَلٰی یَدِیْ ثُمَّ قَالَ اَنْتَ اَخِیْ وَصَاحِبِیْ وَوَزِیْرِیْ فَبِذٰلِكَ وَرِثْتُ ابْنَ عَمِّیْ دُوْنَ عَمِّیْ۔

ترجمہ :۔ ربیعہ بن ناجدؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضرت علیؓ کو کہا کہ اے امیر المومنین کس طرح وارث ہوا تو اپنے چچا کے بیٹے کا (یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا) سوائے چچا اپنے کے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد المطلب کی اولاد بلائی اور ان کے لئے ایک مد یعنی بقدر دس چھٹانک کے کھانا پکانا سو سب نے کھایا

یہاں تک کہ سیر ہو گئے اور باقی رہا کھانا جتنا کہ پہلے تھا گویا کہ کسی نے
اس کو ہاتھ نہ لگایا تھا، پھر آپ نے پانی منگایا سو انھوں نے پیا
یہاں تک کہ سیراب ہو گئے اور باقی رہا پانی اس قدر جتنا کہ پہلے تھا
گویا کسی نے اس کو ہاتھ نہ لگایا تھا یا کہا کہ کسی نے نہ پیا تھا۔ پھر
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اولاد عبدالمطلب کی، میں
بھیجا گیا ہوں طرف تمہاری خاص طور سے اور لوگوں کی طرف عام طور
سے اور تحقیق دیکھا تم نے اس امت سے جو کچھ کہ دیکھا تم نے پس
تم میں سے کون بیعت کرتا ہے میری اس پر کہ ہو بھائی میرا اور صاحب
میرا اور وارث میرا اور وزیر میرا، سو نہ کھڑا ہوا آپ کی طرف کوئی سو میں
آپ کی طرف کھڑا ہوا اور میں سب سے کم عمر تھا، حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بیٹھ جا۔ پھر آپ نے تین بار یہ فرمایا ہر بار کھڑا ہوتا تھا میں
طرف آپ کی سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے بیٹھ جا، یہاں تک کہ
جب تیسری بار ہوئی تو آپ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا پھر فرمایا
تو ہے بھائی میرا اور صاحب میرا اور وزیر میرا۔ پس اسی واسطے وارث
ہوا میں اپنے چچا کے بیٹے کا یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سوائے
اپنے چچا کے۔

حدیث (۶۶)

اَخْبَرَنِیْ زَکَرِیَّا بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنِ مِغْوَلٍ
عَنِ الْحَرْبِ ابْنِ حُصَیْنٍ عَنْ اَبِیْ سُلَیْمَانَ الْجُهَنِیِّ
قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا رض عَلَی الْمِنْبَرِ یَقُوْلُ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَ

وَاَخُوْرَسُوْلِہٖ۔

ترجمہ :- ابو سلیمان جہنی رض سے روایت ہے کہ میں نے علی رض سے سُنا منبر پر کہتے تھے کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کے رسول کا بھائی ہوں۔

ذِکْرُ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِیٌّ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْہُ :

یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا بیان کہ علی مجھ سے ہے اور میں اُس سے :——

حدیث (٦٧)

اَنْبَاَنَا بُشْرُ بْنُ ھِلَالٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَیْمَانَ عَنْ یَزِیْدَ الرِّشْکِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَلِیًّا مِنِّیْ وَاَنَا مِنْہُ وَھُوَ (وَھُوَ وَلِیٌّ وولیّ کل مؤمن) وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ بعدی۔

ترجمہ :- عمران بن حصین رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر علی رض مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ دوست ہے ہر ایمان دار کا۔

ذِکْرُ اخْتِلَافِ عَلٰی اَبِیْ اِسْحٰقَ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ

اس حدیث میں ابی اسحٰق پر راویوں کے اختلاف کا بیان :——

حدیث (۶۸)

اَنۡبَانَا اَحۡمَدُ بۡنُ سُلَیۡمَانَ قَالَ (قال اخبرنا زید
بن حباب قال حدثنا شریک قال حدثنا (ابو اسحاق) حدثنا
یَحۡیَی بۡنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسۡرَائِیۡلُ عَنۡ اَبِیۡ اِسۡحٰقَ
قَالَ حَدَّثَنَا حُبۡشِیُّ بۡنُ جُنَادَةَ السَّکُوۡنِیُّ قَالَ سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یَقُوۡلُ عَلِیٌّ مِنِّیۡ وَاَنَا مِنۡہُ
فَقُلۡتُ لِاَبِیۡ اِسۡحَاقَ اَنۡتَ سَمِعۡتَہٗ مِنۡہُ فَقَالَ وَقَفَ عَلِیٌّ
ھٰہُنَا فَحَدَّثَنِیۡ بِہٖ وَرَوَاہُ اِسۡرَائِیۡلُ فَقَالَ عَنۡ اَبِیۡ
اِسۡحَاقَ عَنِ الۡبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ اَنۡتَ مِنِّیۡ وَاَنَا مِنۡکَ رَوَاہُ الۡقَاسِمُ
بۡنُ یَزِیۡدَ الۡمَخۡزُوۡمِیُّ عَنۡ اِسۡرَائِیۡلَ عَنۡ اَبِیۡ اِسۡحٰقَ
عَنۡ ھُبَیۡرَةَ وَھَانِیۡ عَنۡ عَلِیٍّ۔

ترجمہ: حبشی بن جنادہ رض سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرماتے تھے کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے سو میں نے ابی اسحٰق سے کہا کہ کیا تو نے یہ حدیث حبشی بن جنادہ سکونی سے سنی ہے اس نے کہا کہ حضرت علی رض اس جگہ کھڑے ہوئے اور یہ حدیث مجھ سے بیان کی اور روایت کی یہ حدیث اسرائیل نے ابی اسحٰق سے اس نے براء سے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو فرمایا کہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے، روایت کی یہ حدیث قاسم بن یزید نے اسرائیل سے، اس نے ابی اسحاق سے، اس نے ہبیرہ اور ہانی سے اس نے علی رض سے۔

حدیث (۶۹)

اَنبانا اَحمدُ بن حربٍ قالَ حدَّثنا قاسمٌ وَّھو ابنُ یَزیدَ الحرمیُّ قالَ حدَّثنا اِسرائیلُ عن اَبی اِسحٰق عن ھُبیرۃ ابنِ مریمَ وھانئ بنِ ھانی. عن علیٍّ رض قالَ لمَّا صدرنا من مکّۃَ اِذا بنتُ (ابنۃ) حمزۃَ تُنادی یاعمّ یاعمّ فتناولھا علیٌّ رض وَاَخذھا فقالَ لِفاطمۃَ (لصاحبہ) دُونکِ ابنۃَ عمّکِ فحملتُھا فاختصمَ فیھا علیٌّ وّجعفرٌ وَّزیدٌ فقالَ علیٌّ اَنا اَخذتُھا (اخذتھا) وَھی ابنۃُ عمّی قالَ جعفرٌ ابنۃُ عمّی وخالتُھا تحتی وَقالَ زیدٌ ابنۃُ اَخی فقضی بِھا رسولُ اللّٰہِ صلَّی اللّٰہُ علیہِ وسلَّمَ لِخالتِھا وَقالَ الخالۃُ بِمنزلۃِ الاُمِّ وَقالَ لِعلیٍّ اَنتَ مِنّی وَاَنا مِنکَ وَقالَ لِجعفرٍ اَشبھتَ خَلقی وَخُلقی قالَ لِزیدٍ اَنتَ اَخُونا ومولانا.

ترجمہ:۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جب ہم مکّہ سے پھرے تو اچانک حمزہ کی بیٹی (پیچھے سے) پکارتی تھی کہ اے چچا اے چچا سو حضرت علی رض وہاں پہونچے اور اس کو اٹھایا اور فاطمہ سے کہا کہ لے اپنے چچا کے بیٹے کو حضرت فاطمہ رض نے اس کو اٹھایا سو علیؓ اور جعفر رض اور زید رض اس کی پرورش میں جھگڑے ہر ایک شخص چاہتا تھا کہ اس کو ہم پالیں. علی رض نے کہا کہ میں اس کو لیتا ہوں کہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور حضرت جعفر رض نے کہا کہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے اور زیدؓ نے کہا کہ میری بھتیجی ہے. سو حکم کیا حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پرورش کا واسطے خالہ اس کی کے اور فرمایا کہ
خالہ بجائے ماں کے ہے یعنی ماں کے برابر ہے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے وہ لڑکی جعفر کو دلائی کہ اس کی خالہ اس کے نکاح میں تھی اور
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رض سے فرمایا کہ میں تجھ سے ہوں اور تو مجھ
سے اور جعفر رض سے فرمایا کہ تو مانند ہے میری پیدائش اور خلق میں اور
زید رض سے فرمایا کہ تو ہمارا بھائی ہے اور ہمارا غلام۔

ذِکْرُ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِیٌّ کَنَفْسِیْ:

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا بیان کہ علی رض مانند ذات میری
کی ہے:

حدیث (۷۰)

اَنْبَاَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِیُّ حَدَّثَنَا الْاَحْوَصُ بْنُ
جَوَّابٍ قَالَ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ زَیْدِ بْنِ
یُثَیْعٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ لَیَنْتَھِیَنَّ بَنُوْ وَلِیْعَۃَ اَوْ لَاَبْعَثَنَّ اِلَیْھِمْ رَجُلًا
کَنَفْسِیْ یَتَقَدَّمُ فِیْھِمْ اَمْرِیْ فَیَقْتُلُ الْمُقَاتِلَۃَ
وَیَسْبِیْ الذُّرِّیَّۃَ فَمَا رَاعَنِیْ اِلَّا وَکَفُّ عُمَرَ فِیْ حُجْزَتِیْ
مِنْ خَلْفِیْ قَالَ مَنْ یَعْنِیْ قَالَ (قُلْتُ) مَا اِیَّاکَ یَعْنِیْ
وَلَا صَاحِبَکَ قَالَ فَمَنْ تَعْنِیْ قَالَ خَاصِفَ النَّعْلِ قَالَ

وَعَلِیٌّ یَخْصِفُ نَعْلًا (النعل)

ترجمہ :. ابی ذرؓ سے روایت ہے کہ مقرر باز رہیں اولاد وکیع کی (کہ کفار عرب میں سے ایک قبیلہ تھا) نہیں تو میں بھیجوں گا طرف ان کی ایک مرد کو کہ وہ مانند جان میری کی ہے میرا حکم انھیں پہونچا دے گا سو قتل کرے گا بڑوں کو اور قید کرے گا چھوٹوں کو سو مجھ کو خوف میں نہ ڈالا مگر کہ عمر نے اپنی ہتھیلی پیچھے سے میرے کولھے میں ماری کہا کہ آپ کس کو مراد رکھتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نہ تجھ کو مراد رکھتا ہوں اور نہ تیرے ساتھی کو یعنی ابوبکرؓ کو. عمرؓ نے کہا کہ آپ کس کو مراد رکھتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جوتا سینے والے کو. عمرؓ نے کہا کہ علیؓ جوتا سیتے تھے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ٹوٹا جوتا سیتے تھے.

ذِکْرُ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ اَنْتَ صَفِیِّیْ وَاَمِیْنِیْ

یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا بیان کہ اے علی تو میرا دوست ہے اور میرا امانت دار ہے :

حدیث (۱۷)

اَنْبَاَنَا زَکَرِیَّا بْنُ یَحْیٰی قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرٍ وَّ اَبُوْمَرْوَانَ قَالَ (قَالَا) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ عَنْ یَزِیْدَ ابْنَ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اُسَامَۃَ بْنِ الْھَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ نَافِعٍ

ابْنِ عَجِيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنْتَ يَا عَلِيُّ صَفِيِّيْ وَ اَمِيْنِيْ۔

ترجمہ:۔ علی رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ سے فرمایا خبردار ہو اے علی کہ تو میرا دوست اور امانتدار ہے۔

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤَدِّيْ عَنِّيْ اِلَّا اَنَا اَوْ عَلِيٌّ

یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا بیان کہ نہ ادا کرے میری طرف سے کوئی مگر میں یا علی:۔ ـــــــــــ

حدیث (۷۲)

اَنْبَاَنَا بَشَارَةٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ وَعَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا حَدَّثَنَا حَدِيْثَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ اَنَسٍ رضؓ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَاءَةً مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُبَلِّغَ هٰذَا عَنِّيْ اِلَّا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِيْ فَدَعَا عَلِيًّا فَاَعْطَاهُ اِيَّاهَا۔

ترجمہ:۔ انس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ براۃ ابوبکر رضؓ کے ساتھ بھیجی پھر اس کو بلایا اور فرمایا کہ نہیں لائق ہے کہ پہونچادے میری طرف سے یہ سورہ مگر کوئی مرد میرے اہلبیت سے

سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو بلایا اور وہ سورہ اس کو دی۔

حدیث (۷۳)

اَنبَانَا اَحمَدُ بنُ سُلَیمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا یَحیَی بنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسرَائِیلُ عَن اَبِی اِسحَاقَ عَن حُبشِیِّ بنِ جُنَادَۃَ السَّکُونِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ عَلِیٌّ مِنِّیْ وَاَنَا مِنہُ وَلَا یُؤَدِّی عَنِّیْ اِلَّا اَنَا اَوْ عَلِیٌّ۔

ترجمہ: حبشی بن جنادہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی مجھ سے ہے اور میں اس سے نہ ادا کرے میری طرف سے کوئی مگر کہ میں یا علی۔

ف۔ عرب کی عادت تھی کہ جب ان کے درمیان کوئی گفتگو ہوتی تھی بیچ نقض ابرام اور صلح اور بند عہد کے تو ادا نہیں کرتا تھا یہ امور مگر وہ شخص کہ سردار قوم کا ہوتا یا وہ شخص کہ قریب اس کا ہوتا اس کے قرابتیوں میں سے اور نہیں قبول کرتے تھے غیر ان کے سے، پس جبکہ وہ سال ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکرؓ کو حج کے لیے بھیجا تھا اور امیر حاجیوں کا کیا تو بعد ان کے نکلنے کے ان کے پیچھے حضرت علیؓ کو بھیجا تاکہ نقض کریں مشرکوں سے عہد کو اور سورۂ براۃ کہ اس میں اس باب میں آیتیں اتری ہیں پڑھیں اور پکار دیں کہ مشرک نجس ہیں مسجد حرام کے نزدیک نہ ہوں بعد اس سال کے اس وقت یہ حدیث فرمائی واسطے تکریم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے۔

ذِكْرُ تَوْجِيهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علیؓ کے ہاتھ سورۂ براۃ بھیجنے کا بیان:۔

حدیث (۷۴)

اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ وَ عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَرَاءَةٍ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّبَلِّغَ هٰذَا اِلَّا رَجُلٌ مِنْ اَهْلِيْ فَدَعَا عَلِيًّا وَ اَعْطَاهُ اِيَّاهَا۔

ترجمہ:۔ انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ براۃ ابوبکرؓ کے ساتھ بھیجی پھر اس کو بلایا اور فرمایا کہ نہیں لائق ہے یہ کہ پہنچا دے یہ سورہ مگر کوئی مرد کہ ہو میرے اہل بیت سے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کو بلایا اور وہ سورہ اس کو دی۔

حدیث (۷۵)

اَنْبَانَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ الدُّوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُوْحٍ قُرَادٌ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَرَاءَةَ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ ثُمَّ

اَتبَعَهٗ بِعَلِيٍّ فَقَالَ لَهٗ خُذْ هٰذَا الْكِتَابَ فَامْضِ بِهٖ
اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ قَالَ فَلَحِقْتُهٗ وَ اَخَذْتُ الْكِتَابَ مِنْهُ
قَالَ فَانْصَرَفَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّهُوَ كَئِيْبٌ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ
أُنْزِلَ فِيَّ شَيْئٌ قَالَ لَا اِلَّا اِنِّيْ اُمِرْتُ اَنْ اُبَلِّغَهٗ
اَنَا اَوْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ۔

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ براۃ ابوبکرؓ کے ساتھ اہل مکہ کی طرف بھیجی پھر ان کے پیچھے علیؓ کو بھیجا اور اس کو کہا کہ تو اس سے یہ کتاب لے اور اس کو اہل مکہ کی طرف لے جا۔ علیؓ نے کہا کہ میں اس کو جا ملا اور اس سے یہ کتاب لی اور ابوبکرؓ پھر آئے اور وہ غمناک تھے سو عرض کی کہ یا حضرتؐ کیا میرے حق میں وحی اتری۔ فرمایا نہیں مگر مجھ کو حکم ہوا کہ وہ سورہ میں پہنچاؤں یا کوئی مرد میرے اہل بیت سے۔

حدیث (۷۶)

اَخْبَرَنِيْ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا اَسْبَاطٌ عَنْ فِطْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَرِيْكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَقِيْمٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ بِبَرَاءَةٍ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ اَرْسَلَ عَلِيًّا فَاَخَذَهَا مِنْهُ ثُمَّ سَارَ بِهَا فَوَجَدَ اَبُوْ بَكْرٍ فِيْ نَفْسِهٖ قَالَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ لَا يُؤَدِّيْ عَنِّيْ اِلَّا اَنَا اَوْ رَجُلٌ مِّنِّيْ

ترجمہ :- سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کو سورہ براۃ کے ساتھ بھیجا یہاں تک کہ جب کچھ راہ گئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کو بھیجا سو علیؓ نے اس سے لی اور اس کو مکہ کی طرف لے گئے۔ سو ابوبکرؓ کو اپنے دل میں رنج ہوا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ نہ ادا کرے گا میری طرف سے مگر میں یا کوئی مرد میرے اہل بیت سے۔

حدیث (۷۷)

أَنبَأَنَا إِسحٰقُ بنُ إِبرَاهِيمَ بنِ رَاهوِيَةَ قَالَ قَرَأتُ عَلَى أَبِي قُرَّةَ بنِ مُوسَى بنِ طَارِقٍ عَن أَبِي جُرَيجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبدُ اللهِ بنِ عُثمَانَ بنِ خُثَيمٍ عَن أَبِي الزُّبَيرِ عَن جَابِرٍؓ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَجَعَ مِن عُمرَةِ الجِعرَّانَةِ بَعَثَ أَبَا بَكرٍ عَلَى الحَجِّ فَأَقبَلنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالعَرجِ ثُوِّبَ بِالصُّبحِ (قرب الصبح) ثُمَّ استَوَى لِيُكَبِّرَ فَسَمِعَ الرَّغوَةَ خَلفَ ظُهرِهِ فَوَقَفَ عَلَى (عن) التَّكبِيرِ فَقَالَ هٰذَا رَغوَةُ نَاقَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لَقَد بَدَأَ رَسُولُ (رسول الله) صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِي الحَجِّ فَلَعَلَّهُ أَن يَكُونَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَنُصَلِّيَ مَعَهُ فَإِذَا عَلِيٌّ كَرَّمَ اللهُ وَجهَهُ عَلَيهَا فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكرٍ أَمِيرٌ أَم رَسُولٌ قَالَ بَل رَسُولٌ أَرسَلَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بِبَرَاءَةَ أَقرَأُهَا عَلَى النَّاسِ

فِی مَوْسِمِ الْحَجِّ (مُوَافِقاً بِحَجٍّ) فَقَدِمْنَا مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِيَوْمٍ قَامَ أَبُوْبَكْرٍ فَخَطَبَ فِی النَّاسِ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ مَنَاسِكِهِمْ حَتّٰى إِذَا فَرَغَ قَامَ عَلِیٌّ رض فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةَ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ خَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ قَامَ أَبُوْبَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ مَنَاسِكِهِمْ حَتّٰى إِذَا فَرَغَ قَامَ عَلِیٌّ رض فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةَ حَتّٰى خَتَمَهَا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَأَفَضْنَا فَلَمَّا رَجَعَ أَبُوْبَكْرٍ خَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ إِفَاضَتِهِمْ وَعَنْ نَحْرِهِمْ وَعَنْ مَنَاسِكِهِمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِیٌّ فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةَ حَتّٰى خَتَمَهَا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّفْرِ الْأَوَّلِ قَامَ أَبُوْبَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ كَيْفَ يَنْفِرُوْنَ وَكَيْفَ يَرْمُوْنَ فَعَلَّمَهُمْ مَنَاسِكَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ فَقَرَأَ عَلِیٌّ بَرَاءَةَ حَتّٰى خَتَمَهَا۔

ترجمہ:۔ جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ عمرہ جعرانہ (نام ہے ایک جگہ کا نزدیک حدیبیہ کے) سے پھرے تو ابوبکرؓ کو امیر حج کر کے بھیجا سو ہم ان کے ساتھ چلے یہاں تک کہ جب ہم عرج (ایک جگہ کا نام ہے) میں پہونچے تو ابوبکرؓ نے صبح کی اذان کہی پھر کھڑے ہوئے تاکہ تکبیر کہیں سو اپنے پیچھے اونٹ کی آواز سنی تو تکبیر پر کھڑے ہوئے اور کہا کہ یہ رسول اللہؐ کی اونٹنی کی آواز ہے۔ البتہ تحقیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج شروع کیا پس شاید کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

سو ہم ان کے ساتھ نماز پڑھیں گے سو کیا دیکھتے ہیں کہ اچانک وہ حضرت علیؓ تھے سو حضرت ابو بکرؓ نے ان سے کہا کہ تم امیر ہو یا پیغام پہونچانے والے۔ علیؓ نے کہا کہ میں امیر نہیں بلکہ قاصد ہوں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو براۃ کے ساتھ بھیجا کہ میں اس کو ایام حج میں لوگوں پر پڑھوں۔ سو ہم مکہ میں آئے سو جب آٹھویں تاریخ سے ایک دن پہلے ہوا تو ابو بکرؓ کھڑے ہوئے اور لوگوں میں خطبہ پڑھا اور ان کو افعال حج کا طریقہ بتلایا یہاں تک کہ جب فارغ ہوئے تو حضرت علیؓ کھڑے ہوئے اور سورۂ براۃ لوگوں پر پڑھی یہانتک کہ اس کو ختم کیا۔ پھر ہم ابو بکر کے ساتھ۔ یہاں تک کہ جب عرفہ یعنی نویں کا دن ہوا تو ابو بکر پھر کھڑے ہوئے اور لوگوں میں خطبہ پڑھا اور ان کو افعال حج کے طریقے بتلائے یہاں تک کہ جب فارغ ہوئے تو حضرت علیؓ کھڑے ہوئے اور لوگوں پر سورہ براۃ پڑھی یہاں تک کہ اس کو ختم کیا سو جب قربانی یعنی دسویں ذی الحجہ کا دن ہوا تو عرفات سے پھرے سو جب ابو بکر عرفات سے پھرے تو لوگوں میں خطبہ پڑھا سو ان کو عرفات سے پھرنے اور قربانی اور حج کے احکام بتلائے سو جب فارغ ہوئے تو حضرت علیؓ کھڑے ہوئے اور لوگوں پر برأت پڑھی یہاں تک کہ ختم کی، سو جب پہلا پھرنے کا یعنی بارہویں کا دن ہوا تو ابو بکرؓ کھڑے ہوئے اور لوگوں میں خطبہ پڑھا اور ان کو پھرنے اور کنکرے پھینکنے اور حج کا طریق بتلایا سو جب فارغ ہوئے تو حضرت علیؓ کھڑے ہوئے اور سورۂ براۃ پڑھی یہاں تک کہ ختم کی۔

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُنْتُ وَلِيُّهُ (فَهٰذَا) فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا بیان کہ جس کا میں دوست ہوں اس کا علیؓ بھی دوست ہے: ———

حدیث (۷۸)

اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رضؓ قَالَ لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَنَزَلَ غَدِيْرَ خُمٍّ اَمَرَ بِدَرَجَاتٍ فَقُمِمْنَ ثُمَّ قَالَ كَاَنِّيْ قَدْ دُعِيْتُ وَاِنِّيْ قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ كِتَابُ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلُ بَيْتِيْ فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِيْ فِيْهِمَا فَاِنَّهُمَا لَنْ يَّفْتَرِقَا حَتّٰى يَرِدَا الْحَوْضَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مَوْلَايَ وَاَنَا وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رضؓ فَقَالَ مَنْ كُنْتُ وَلِيُّهُ فَهٰذَا وَلِيُّهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ فَقُلْتُ لِزَيْدٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَ فِي الدَّرَجَاتِ اَحَدٌ اِلَّا رَاٰهُ بِعَيْنَيْهِ

وَسَمِعَهٗ بِاُذُنَيْهِ۔

ترجمہ:۔ زید بن ارقم سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے پھرے اور غدیر خم (ایک جگہ کا نام ہے) میں اُترے تو منبر کے رکھنے کا حکم کیا سو منبر رکھا گیا، پھر فرمایا کہ گویا کہ میں بلایا گیا ہوں اور میں نے قبول کیا سو میں تم میں دو چیزیں چھوڑتا ہوں کہ ایک دوسری سے بڑی ہے ایک تو کتاب اللہ یعنی قرآن مجید ہے اور دوسری میری آل پس نظر کرو کہ کس طرح معاملہ کرو گے تم بعد میرے بیچ ان کے کہ وہ ایک دوسرے سے کبھی جُدا نہیں ہوں گے یہانتک کہ آویں میرے حوض پر، پھر فرمایا کہ خدا دوست میرا ہے اور میں ہر ایمان دار کا دوست ہوں پھر آپ نے علی کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ جس کا میں دوست ہوں اس کا یہ بھی دوست ہے الٰہی دوست رکھ اس شخص کو کہ دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھ اس کو کہ دشمن رکھے علیؑ کو۔ ابی طفیل کہتا ہے کہ میں نے زید سے کہا کہ تو نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سُنی ہے اس نے کہا کہ منبر کے پاس کوئی نہ تھا مگر کہ اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اپنے کانوں سے سُنا ہے۔

حدیث (۷۹)

اَنْبَاَنَا (مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ) ابو کریب محمد بن العراقی الکوفی قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ ابن سعد بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ ابی بُرَيْدَةَ (سعید بن عمیر عَنْ اَبِیْ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَرِيَّةٍ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْنَا عَلِيًّا

فَلَمَّا رَجَعْنَا سَأَلَنَا كَيْفَ رَأَيْتُمْ صُحْبَةَ صَاحِبِكُمْ فَأَمَّا أَنَا شَكَوْتُهُ وَأَمَّا شَكَاهُ غَيْرِي فَرَفَعْتُ رَأْسِي وَكُنْتُ رَجُلاً مُكِبًّا فَإِذَا وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ احْمَرَّ فَقَالَ مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَعَلِيٌّ وَّلِيُّهُ۔

ترجمہ:۔ بریدہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک چھوٹے سے لشکر میں بھیجا اور علیؓ کو ہم پر امیر کیا سو جب ہم جنگ سے پھرے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے پوچھا کہ تم نے اپنے صاحب کی صحبت کس طرح دیکھی یعنی علیؓ تمہارے ساتھ اچھی طرح سے پیش آئے یا بری طرح سے، سو میں نے تو ان کی شکایت کی اور میرے سوا کسی نے ان کی شکایت نہ کی سو میں نے اپنا سر اٹھایا اور تھا میں نیچے سر رکھنے والا اور کیا دیکھتا ہوں کہ اچانک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ سرخ ہوا اور فرمایا کہ جس کا میں دوست ہوں اس کا علیؓ بھی دوست ہے۔

حدیث (۸۰)

أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غُنِيَّةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ حَدَّثَنِي بُرَيْدَةُ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَلِيٍّ إِلَى الْيَمَنِ فَرَأَيْتُ مَعَهُ (منه جفوة) جَفْوَةً فَلَمَّا رَجَعْتُ شَكَوْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَقَالَ يَا بُرَيْدَةُ مَنْ كُنْتُ

مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ۔

ترجمہ:۔ بریدہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو علیؓ کے ساتھ یمن کی طرف بھیجا سو میں نے اس کی تکلیف دیکھی سو جب میں پھر آیا تو میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی شکایت کی سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف سر اٹھایا اور فرمایا کہ اے بریدہ جس کا میں دوست ہوں اس کا علیؓ بھی دوست ہے۔

حدیث (۸۱)

اَنْبَانَا اَبُوْدَاؤدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْنَعِیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِیْ غُنِیَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَکَمُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ حَدَّثَنِیْ بُرَیْدَۃُ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِیًّا عَلَی الْیَمَنِ) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ خرجت مَعَ عَلِیٍّؓ اِلَی الْیَمَنِ فَرَاَیْتُ مِنْہُ جفوۃ فقدمت علی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْتُ عَلِیًّاؓ فَتَنَقَّصْتُہُ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَغَیَّرُ وَجْہُہٗ وَقَالَ یَا بُرَیْدَۃُ اَلَسْتُ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ۔

ترجمہ:۔ بریدہ سے روایت ہے کہ میں حضرت علیؓ کے ساتھ یمن کی طرف نکلا سو میں نے اس سے برائی دیکھی سو میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور علیؓ کی شکایت کی سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

چہرہ بدلنے لگا اور فرمایا اے بریدہ کیا میں دوست تر نہیں ہوں، ساتھ مومنوں کے ان کے نفسوں سے یعنی میں حکم نہیں کرتا مومنوں کو مگر اس چیز کا کہ اس میں خیریت دُنیا اور آخرت اُن کی ہو بخلاف ان کے نفسوں کے کہ کبھی ان کو شر کی طرف بھی بلاتے ہیں) میں نے عرض کی کہ کیوں نہیں یا حضرت، فرمایا جس کا میں دوست ہوں اس کا علی بھی دوست ہے۔

حدیث (۸۲)

اَخۡبَرَنِیۡ زَکَرِیَّا بۡنُ یَحۡیٰی قَالَ حَدَّثَنَا نَصۡرُ بۡنُ عَلِیٍّ قَالَ اَنۡبَاَنَا عَبۡدُ اللّٰہِ بۡنِ دَاؤُدَ عَنۡ عَبۡدِ الۡوَاحِدِ ابۡنِ اَیۡمَنَ عَنۡ اَبِیۡہِ اَنَّ سَعۡدًا قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ مَنۡ کُنۡتُ مَوۡلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوۡلَاہُ۔

ترجمہ:۔ سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا میں دوست ہوں اس کا علیؓ بھی دوست ہے۔

حدیث (۸۳)

اَنۡبَاَنَا قُتَیۡبَۃُ بۡنُ سَعِیۡدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابۡنُ اَبِیۡ عَدِیٍّ عَنۡ عَوۡفٍ عَنۡ مَیۡمُوۡنِ بۡنِ اَبِیۡ عَبۡدِ اللّٰہِ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ مَنۡ کُنۡتُ مَوۡلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوۡلَاہُ۔

ترجمہ:۔ میمونؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا میں دوست ہوں اس کا علی بھی دوست ہے۔

حدیث (۸۴)

اَنْبَانَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ مَیْمُوْنِ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ زَیْدُ بْنُ اَرْقَمَ رضہ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ اَوْلٰی بِکُلِّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَۃٍ مِّنْ نَّفْسِہٖ قَالُوْا بَلٰی نَشْھَدُ لَاَنْتَ اَوْلٰی بِکُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِہٖ قَالَ فَاِنِّیْ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَھٰذَا مَوْلَاہُ وَاَخَذَ بِیَدِ عَلِیٍّ۔

ترجمہ:۔ زید بن ارقم رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے سو خدا کی حمد اور تعریف کی پھر فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ میں نزدیک تر اور دوست تر ہوں ساتھ ہر ایمان دار مرد اور عورت کے نفس اس کے سے، اصحاب نے عرض کی کہ کیوں نہیں یا حضرتؐ ہم گواہی دیتے ہیں کہ البتہ آپ دوست تر ہیں ساتھ ہر مومن کے نفس اس کے سے۔ فرمایا پس تحقیق جس کا میں دوست ہوں اس کا علیؓ بھی دوست ہے۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کا ہاتھ پکڑ لیا۔

حدیث (۸۵)

اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ النَّیْسَابُوْرِیُّ وَاَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَکِیْمٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ اَنْبَانَا ھَانِیُّ بْنُ اَیُّوْبَ عَنْ طَلْحَۃَ الْاَیَامِیِّ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَیْرُ بْنُ سَعْدٍ اَنَّہٗ سَمِعَ عَلِیًّا وَّھُوَ یُنْشِدُ

فِي الرَّحْبَةِ مَنْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ فَقَامَ بِضْعَةَ عَشَرَ فَشَهِدُوْا۔

ترجمہ:۔ عمیر بن سعدؓ سے روایت ہے کہ اس نے علیؓ سے سُنا ایک مکان میں اس حال میں کہ وہ سوال کرتے تھے کہ کس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ جس کا میں دوست ہوں اس کا علی رضؓ بھی دوست ہے، سو کچھ اوپر دس آدمی کھڑے ہوئے اور گواہی دی کہ ہم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سُنی ہے۔

حدیث (۸۶)

اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَامَ خَمْسَةٌ اَوْ سِتَّةٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔

ترجمہ:۔ سعید بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں پانچ چھ آدمی کھڑے ہوئے اور گواہی دی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کا میں دوست ہوں اس کا علی رضؓ بھی دوست ہے۔

حدیث (۸۷)

اَنْبَانَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَاضِي الْمِصِّيْصَةِ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ

قَالَ حَدَّثَنِی سَعِیْدُ بْنُ وَهْبٍ اَنَّهٗ قَامَ مِمَّا یَلِیْهِ سِتَّةٌ وَّقَالَ زَیْدُ بْنُ یُثَیْعٍ وَقَالَ مِمَّا یَلِیْنِیْ سِتَّةٌ فَشَهِدُوْا اَنَّهُمْ سَمِعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَّوْلَاهُ۔

ترجمہ:۔ سعید بن وہبؓ سے روایت ہے کہ میرے پاس والوں میں سے چھ آدمی کھڑے ہوئے اور انھوں نے گواہی دی کہ ہم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے فرماتے تھے کہ جس کا میں دوست ہوں اس کا علیؓ بھی دوست ہے۔

حدیث (۸۸)

اَنْبَانَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ اَبَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ زَیْدِ بْنِ یُثَیْعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍؓ یَقُوْلُ عَلٰی مِنْبَرِ الْکُوْفَةِ اِنِّیْ مُنْشِدُ اللّٰهِ رَجُلًا لَا اُنْشِدُ اِلَّا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ غَدِیْرِ خُمٍّ یَقُوْلُ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَّوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ فَقَامَ سِتَّةٌ مِنْ جَانِبِ الْمِنْبَرِ وَسِتَّةٌ (من جانب المنبر الآخر) مِنَ الْجَانِبِ الْاٰخَرِ فَشَهِدُوْا اَنَّهُمْ سَمِعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ذٰلِکَ قَالَ شَرِیْکٌ فَقُلْتُ لِاَبِیْ اِسْحَاقَ هَلْ سَمِعْتَ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ یُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

قَالَ نَعَمْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ۔ عِمْرَانُ بْنِ اَبَانِ الْوَاسِطِیُّ لَیْسَ بِقَوِیٍّ فِی الْحَدِیْثِ۔

ترجمہ:۔ زید بن یثیع سے روایت ہے کہ میں نے علیؓ سے سُنا کوفہ کے منبر پر کہتے تھے کہ میں قسم دیتا ہوں اس مرد کو اور نہیں دیتا مگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو کہ کیا اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ غدیر خم کے دن فرماتے تھے کہ جس کا میں دوست ہوں اس کا علیؓ بھی دوست ہے الٰہی دوست رکھ اس شخص کو کہ دوست رکھے علیؓ کو اور دشمن رکھ اس شخص کو دُشمن رکھے علی کو۔ سو چھ آدمی منبر کی ایک طرف سے کھڑے ہوئے اور چھ دوسری طرف سے اور گواہی دی کہ ہم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے یہ حدیث فرماتے تھے۔ شریک نے کہا کہ میں نے ابی اسحاقؓ سے کہا کہ کیا تو نے براء بن عازب کو سنا ہے کہ یہ حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے تھے اس نے کہا کہ ہاں، امام نسائی نے کہا کہ عمران بن ابان واسطی حدیث میں قوی نہیں۔

ذِکْرُ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِیٌّ وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِیْ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا بیان کہ علیؓ دوست ہے ہر ایماندار کا پیچھے مرے:۔

حدیث (۸۹)

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ

قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ يَعْنِي ابْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ رِيَزِيدَ عَنْ مُطَرِّفٍ) يَزِيدَ الرِّشكَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رض قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا وَّ اسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ فَمَضَى فِي السَّرِيَّةِ فَاَصَابَ جَارِيَةً فَانْكَرُوا عَلَيْهِ وَتَعَاقَدَ اَرْبَعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا اِذَا بَعَثْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَشْكُوا (اخبرناه ماصنع) عَلَيْهِ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ اِذَا رَجَعُوا مِنْ سَفَرٍ بَدَأُوا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفُوا اِلَى رِحَالِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ فَسَلَّمُوا عَلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَقَامَ اَحَدُ الْاَرْبَعَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَمْ تَرَ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رض صَنَعَ كَذَا اَوْ كَذَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِي فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَامَ الثَّالِثُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالُوا فَاَقْبَلَ اِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْغَضَبُ يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ اِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِي -

ترجمہ :- عمران بن حصین رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور علی رض کو اس پر سردار کیا سو حضرت علی رض لشکر